e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 139 Tuesday , February 17 2026 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۵)شمارہ نمبر(۱۳۹) لکھنؤ، بروز منگل ۱۷-فروری ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۸-شعبان المعظم -۱۴۴۷ھ صفحات-۸

بھیواڑی کی کیمیکل فیکٹری میں زوردار دھماکہ: 8 مزدور ہلاک

بھیواڑی (ایجنسی) راجستھان کے بھیواڑی کے خوش کھیڑا-کرولی صنعتی علاقے میں پیر کی صبح ایک کیمیکل فیکٹری میں زبردست دھماکے اور آگ نے پورے علاقے کو ہلا کر رکھ دیا۔ انتظامیہ کے مطابق آٹھ مزدوروں کے جاں بحق ہونے کی تصدیق ہو چکی ہے، جب کہ شدید جھلسنے والے چار مزدوروں کو بہتر علاج کے لیے دہلی ریفر کر دیا گیا ہے۔ حادثے کے وقت فیکٹری میں 25 کے قریب مزدور کام کر رہے تھے۔ کئی گھنٹوں کی کوششوں کے بعد ریسکیو اور ریلیف آپریشن مکمل کر لیا گیا اور فیکٹری کو سیل کر دیا گیا ہے۔ صبح تقریباً 9:22 بجے پولیس کنٹرول روم کو آگ لگنے کی اطلاع ملی۔ عینی شاہدین کے مطابق زوردار دھماکے کے بعد آگ تیزی سے پھیل گئی۔ بہت سے کارکنوں کو فرار ہونے کا موقع بھی نہیں ملا۔ خوش کھیڑا اور RIICO بھیواڑی فائر اسٹیشنوں کے فائر انجنوں نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔

بھارتی لڑکی بھی جنسی مجرم جیفری ایپسٹین کا شکار، نئی فائلوں میں انکشاف

واشنگٹن (ایجنسی) جنسی مجرم جیفری ایپسٹین سے متعلق جاری نئی فائلوں میں انکشاف ہوا ہے کہ ایک بھارتی لڑکی بھی اس کا شکار ہوئی تھی۔ دستاویزات کے مطابق امریکی حکام نے متاثرہ کو متاثرین کے معاوضہ فنڈ سے ادائیگی دلانے کے لیے بھارت میں اس کی تلاش شروع کی تھی۔ 13 جنوری 2020 کی ایک ای میل، جو امریکی حکام کے درمیان ہوئی، منظر عام پر آئی ہے۔ اس میں بھارت میں موجود متاثرہ کا پتہ اور دیگر معلومات جمع کرنے کی ہدایت دی گئی تاکہ بھارت میں واقع امریکی سفارت خانے کے ذریعے اس سے رابطہ کیا جا سکے۔ یہ ای میل اگست 2019 میں جیل میں ایپسٹین کی موت کے بعد کی ہے۔ جاری کردہ دستاویزات میں اس ای میل کا عنوان "ایپسٹین کے متاثرین" ہے، تاہم حکام کے نام اور کچھ معلومات مخفی رکھی گئی ہیں۔ نئی فائلوں میں 5 جون 2014 کی ایک ای میل شامل ہے جس میں بل گیٹس اور ایپسٹین کے درمیان گفتگو کا ذکر ہے۔

اے آئی امپیکٹ سمٹ: نئی دہلی بنا عالمی ٹیک مباحثے کا مرکز

پی ایم مودی نے مصنوعی ذہانت اثر سمٹ کا کیا افتتاح، دہلی میں اے آئی ٹیکنالوجیز کا بڑے پیمانے پر مظاہرہ، 300 سے زائد کمپنیوں نے جدید اختراعات پیش کیں

نئی دہلی: (ایجنسی) ہندوستان میں اے آئی امپیکٹ سمٹ 2026 کا باقاعدہ آغاز ہو گیا ہے، جس کے تحت دنیا بھر سے ٹیکنالوجی ماہرین، پالیسی سازوں اور صنعت سے وابستہ نمائندوں کی بڑی تعداد نئی دہلی میں جمع ہو رہی ہے۔ پانچ روزہ اس عالمی کانفرنس میں مصنوعی ذہانت کے مستقبل، اس کی گورننس، معیشت اور سماج پر مرتب ہونے والے اثرات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نریندر مودی آج شام پانچ بجے نئی دہلی کے بھارت منڈپم میں 'انڈیا اے آئی امپیکٹ ایکسپو' کا افتتاح کیا۔ یہ ایکسپو 16 سے 20 فروری تک جاری رہے گا اور سمٹ کی مرکزی سرگرمیوں کا حصہ ہوگا۔ 100 سے زائد ممالک کی شرکت نے اس تقریب کو عالمی سطح پر غیر معمولی اہمیت عطا کر دی ہے اور ہندوستان کو مصنوعی ذہانت کے بین الاقوامی مکالمے کا مرکز بنا دیا ہے۔

فرانسیسی صدر ایمانوئل میخوں اور برازیل کے صدر لولا ڈا سلوا سمیت کئی سربراہان مملکت، وزراء، ٹیکنالوجی کے ماہرین اور اسٹارٹ اپ بانی اس میں شرکت کریں گے۔ صدر میخوں آج ممبئی پہنچیں گے جہاں ان کے استقبال کے لیے بڑے پیمانے پر پوسٹرز اور ہورڈنگز لگائے گئے ہیں، جس کے بعد وہ دہلی میں سمٹ میں شرکت کریں گے۔ سمٹ کے پہلے دن بھارت منڈپم میں شرکاء کی غیر معمولی بھیڑ کا مشاہدہ کیا گیا۔ اس سمٹ کی تمام اہم تقاریب، بشمول وزراء کے مذاکرے اور سی ای او سیشنز، انڈیا اے آئی کے آفیشل یوٹیوب چینل پر براہِ راست نشر کی جا رہی ہیں تاکہ دنیا بھر کے لوگ اس اہم ایونٹ سے جڑ سکیں۔

یہ ایکسپو 70 ہزار مربع میٹر سے زائد رقبے پر محیط 10 مختلف میدانوں میں پھیلا ہوا ہے، جہاں عالمی ٹیکنالوجی کمپنیاں، اسٹارٹ اپس، تعلیمی و تحقیقی ادارے، مرکزی وزارتیں، ریاستی حکومتیں اور بین الاقوامی شراکت دار ایک ہی پلیٹ فارم پر اپنی صلاحیتوں اور منصوبوں کی نمائش کریں گے۔ تیرہ ممالک کے قومی پویلین بھی قائم کیے گئے ہیں جن میں آسٹریلیا، جاپان، روس، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی، نیدرلینڈ، سوئٹزرلینڈ، سربیا، ایسٹونیا، تاجکستان اور افریقہ کے نمائندہ پویلین شامل ہیں۔

ٹیکنالوجی کے شعبے میں خود انحصاری اور محفوظ ڈیجیٹل صلاحیت کے وژن کے مطابق خود کو ڈیٹا پر مبنی، اے آئی سے لیس فورس کے طور پر تیار کرنے کی سمت میں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہندوستانی فوج نے پیر سے یہاں شروع ہونے والی 'انڈیا اے آئی امپیکٹ سمٹ' میں دوہرے استعمال والی اے آئی ٹیکنالوجیز کا بڑے پیمانے پر مظاہرہ کیا ہے۔ فوج نے کانفرنس میں مقامی طور پر تیار کردہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی ایپلی کیشنز کی نمائش کی جن کا تعلیم، آفات کے بندوبست، سائبر سکیورٹی، ٹرانسپورٹ سکیورٹی اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کے تحفظ جیسے شعبوں میں وسیع تر دوہرا استعمال اور اہمیت ہے۔ کانفرنس میں پیش کی گئی فوج کی یہ کوششیں ایک محفوظ، نیٹ ورک سے لیس اور اے آئی کے حامل ایکو سسٹم کی جانب ایک فیصلہ کن قدم ہیں۔ ہر مقامی نظام دفاعی تیاریوں کو مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ شہری تحفظ، آفات سے نمٹنے کی صلاحیت، ڈیجیٹل سکیورٹی اور قوم کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ فوج نے جن ٹیکنالوجیز کی نمائش کی ہے ان میں ایک اے آئی سے لیس خودکار تشخیصی نظام کو کسی بھی 'لرننگ مینجمنٹ سسٹم' سے جوڑا جا سکتا ہے۔ یہ امتحان، جوابات کے تجزیے، نمبر دینے کے ساتھ ساتھ فیڈ بیک بھی دیتا ہے۔ سیم یو این ٹیکنالوجی جغرافیائی ذہانت، منظم رپورٹنگ اور اے آئی تجزیہ کو یکجا کرنے والا مقامی ویب پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو مشن کی منصوبہ بندی، نگرانی، ہم آہنگی اور فوری ردعمل کے لیے حقیقی وقت میں صورتحال سے آگاہی فراہم کرتا ہے۔ یہ ڈیزاسٹر مینجمنٹ سینٹرز اور اسمارٹ سٹی کنٹرول رومز کے لیے مفید ہے۔ 'اکیم' محفوظ، ماڈیولر، ایئر گیپڈ کلاؤڈ پلیٹ فارم ہے جو اے آئی چیٹ، دستاویز اور پریزنٹیشن، کثیر لسانی ترجمہ اور ملٹی میڈیا جنریشن بوٹس جیسی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ یہ مکمل ڈیٹا خودمختاری کو یقینی بناتا ہے۔ اے آئی پر مبنی فوجی موسمیاتی اور آفات کی پیش گوئی کا نظام ہندوستان کا پہلا ہائبرڈ فوجی موسمیاتی فیصلہ ساز معاون نظام ہے جو کثیر ایجنسی سائنسی اعداد و شمار اور اے آئی/ایم ایل ماڈلنگ کے ذریعے 3 سے 7 دن پہلے زمین کھسکنے، سیلاب اور برفانی تودوں کے تعلق سے پیش گوئی کرتا ہے۔ یہ آفات کے بندوبست کی اتھارٹیوں اور سرحدی علاقوں کے لیے انتہائی مفید ہے۔ 'اے آئی فیشل ریکگنیشن سسٹم' تصویر اور ویڈیو پر مبنی شناخت اور تصدیق کا نظام ہے جو حفاظتی تنصیبات، ہوائی اڈوں اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے مددگار ہے۔ 'نبھ درشتی'، موبائل سے لیس ٹیلی میٹری رپورٹنگ سسٹم ہے جو مقام، تصاویر اور وقت کے نشان زد مشاہدات کو اے آئی بیک اینڈ کے ذریعے حقیقی وقت میں ظاہر کرتا ہے۔ یہ آفات کی رپورٹنگ اور تلاش و بچاؤ کی مہمات میں معاون ہے۔

لینڈ فار جاب معاملہ
لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کو بڑی راحت

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی کی راؤز ایوینیو کورٹ میں لینڈ فار جاب گھوٹالہ معاملے میں لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی پیر کو پیش ہوئے۔ عدالت نے اس دوران لالو خاندان پر عائد تمام الزامات کے متعلق معلومات فراہم کیں، جسے انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لالو خاندان نے کہا کہ وہ مقدمے کا سامنا کریں گے۔ حالانکہ صحت کی خرابی کی بنیاد پر عدالت نے انہیں ذاتی طور پر پیشی سے چھوٹ بھی دے دی ہے۔ راؤز ایوینیو کورٹ میں لالو پرساد یادو سے پوچھا گیا کہ کیا آپ الزامات کو قبول کرتے ہیں یا مقدمے کا سامنا کریں گے؟ انہوں نے الزامات کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے واضح لفظوں میں کہا کہ وہ مقدمہ لڑیں گے۔ واضح رہے کہ الزام طے کرتے وقت یہ ایک عمومی قانونی عمل ہے کہ جب عدالت باضابطہ طور پر الزامات کی تفصیل بتاتی ہے اور ملزمان سے اس بارے میں سوال کرتی ہے۔ راؤز ایوینیو کورٹ نے لالو پرساد یادو اور رابڑی دیوی کو ذاتی طور پر پیشی سے چھوٹ دے دی ہے، جب تک کہ ذاتی طور پر پیشی کا کوئی آرڈر نہ ہو۔ لالو پرساد یادو کی بیٹی اور رکن پارلیمنٹ میسا بھارتی نے کہا کہ عدالت نے ان کی عمر اور صحت کو دیکھتے ہوئے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ پیش ہونے کو کہا ہے۔ واضح رہے کہ سابق وزیر اعلیٰ بہار رابڑی دیوی نے راؤز ایوینیو کورٹ کے پرنسپل ڈسٹرکٹ اور سیشن جج کے سامنے ایک عرضی دی تھی۔

ہیمنت بسوا کی متنازع تقریر کا معاملہ
عدالت عظمیٰ کا سماعت سے انکار
درخواست گزار کو ہائی کورٹ سے رجوع کی ہدایت

نئی دہلی۔(ایجنسی) آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی متنازع تقریر اور پوسٹ کے خلاف داخل عرضی پر سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ جانے کا مشورہ دیا ہے۔ اس دوران چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) نے کچھ سخت تبصرے بھی کیے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کو لے کر ہائی کورٹ جانے میں کیا مسئلہ ہے، وہاں قابل جج بھی ہیں اور وکیل بھی۔ عرضی گزار نے جب کہا کہ یہ ایک طبقہ کو نشانہ بنانے کا معاملہ ہے، پورے ملک کا مسئلہ ہے اور سپریم کورٹ کو اسے سننا چاہیے تو سی جے آئی سوریہ کانت نے کہا کہ یعنی ملک کے ہر واقعہ پر سپریم کورٹ ہی سماعت کرے۔ ہندی نیوز پورٹل 'اے بی پی نیوز' پر شائع خبر کے مطابق سماعت کے دوران عرضی گزار کے وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ اگر اس معاملے کی سماعت عدالت میں نہیں ہو سکتی تو پھر کورٹ کو آرٹیکل 32 کی حدود متعین کرنی ہوں گی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وہ اس معاملے میں ایس آئی ٹی کی تشکیل کا مطالبہ کر رہے ہیں اور یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ایس آئی ٹی آسام کے باس کے خلاف کیا کر سکتی ہے۔ سی جے آئی نے کہا کہ وہ سیاسی پارٹیوں سے تحمل کا مظاہرہ کرنے اور آئینی اخلاقیات کی حدود میں رہنے کی تلقین کریں گے، لیکن یہ ایک نیا رجحان شروع ہو گیا ہے کہ جب بھی کسی ریاست میں انتخاب ہوتا ہے سپریم کورٹ سیاسی میدان جنگ بن جاتا ہے۔

ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ ہیمنت بسوا سرما بار بار ایسا کہہ رہے ہیں اور آرٹیکل 32 کے اختیارات کے تحت یہ ایک مثالی کیس ہے۔ یہاں بلقیس بانو اور ونود دُوا جیسے معاملے کو سپریم کورٹ نے براہ راست سنا ہے۔ اس پر سی جے آئی نے کہا کہ یہ ایسے معاملے تھے جہاں لوگوں کے خلاف تادیبی کارروائی ہوئی تھی۔ یہاں آپ کارروائی کا مطالبہ کر رہے ہیں، پھر ابھیشیک سنگھوی نے کہا کہ یہ بڑے عہدے پر بیٹھے شخص کا معاملہ ہے۔ عدالت نے عرضی گزار کو بار بار کہا کہ وہ ہائی کورٹ جانے کے بجائے سپریم کورٹ کیوں آئے ہیں۔

شادی سے پہلے جسمانی تعلقات سمجھ سے پرے، سپریم کورٹ کا اہم تبصرہ

نئی دہلی۔(ایجنسی) پیر کو سپریم کورٹ نے عصمت دری کے الزامات سے جڑے ایک معاملے میں شادی سے پہلے جسمانی تعلقات کے امکان پر حیرت کا اظہار کیا۔ جسٹس بی وی ناگارتھنا نے کہا کہ ہم یہ نہیں سمجھ سکتے کہ لڑکا اور لڑکی شادی سے پہلے جسمانی تعلقات کیسے رکھ سکتے ہیں۔ جسٹس ناگارتھنا نے کہا، "ہو سکتا ہے ہم پرانے زمانے کے ہوں، لیکن شادی تک لڑکا اور لڑکی اجنبی ہوتے ہیں۔ انہیں بہت محتاط رہنا چاہیے اور کسی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔" جسٹس ناگارتھنا اور جسٹس اجول بھویان پر مشتمل بنچ ایک ایسے شخص کی ضمانت کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی جس پر ایک خاتون سے شادی کا وعدہ کرنے کے بعد اس کے ساتھ جسمانی تعلقات کا الزام ہے۔ اس پر یہ بھی الزام تھا کہ وہ پہلے سے شادی شدہ تھا اور بعد میں دوسری عورت سے شادی کر لی۔ سرکاری وکیل کے مطابق، خاتون، جس کی عمر تقریباً 30 سال ہے، 2022 میں ایک شادی شدہ سائٹ پر اس شخص سے ملی تھی۔ الزام ہے کہ اس شخص نے اس سے شادی کرنے کا وعدہ کیا اور اس کے ساتھ دہلی اور بعد میں دبئی میں کئی بار جسمانی تعلقات بنائے۔ خاتون نے دعویٰ کیا کہ وہ شخص کے اصرار پر دبئی گئی تھی۔ وہاں، ملزم نے اس کی رضامندی کے بغیر فحش ویڈیو ریکارڈ کی اور دھمکی دی کہ اگر وہ اعتراض کرے تو اسے وائرل کر دے گی۔ شکایت کنندہ کو بعد میں معلوم ہوا کہ اس شخص نے 19 جنوری 2024 کو پنجاب میں دوسری شادی کی تھی۔ اس معاملے میں نچلی عدالت اور دہلی ہائی کورٹ نے ملزم کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی تھی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ ملزم کا شادی کا وعدہ شروع سے ہی جھوٹا تھا، کیونکہ وہ پہلے سے شادی شدہ تھا۔

خاتون گِگ ورکرز کے احترام پر توجہ دینا ضروری ہے: راہل گاندھی

نئی دہلی، 16 فروری (یو این آئی) کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے گِگ اکانومی میں کام کرنے والی خواتین کی حفاظت، احترام اور سماجی تحفظ کو 'انتہائی حساس محنت اور خواتین کے وقار سے وابستہ اہم حساس مسئلہ' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ یہ صرف روزگار کا نہیں، بلکہ خواتین کی خودداری، مساوات اور سماجی انصاف کا سب سے بڑا سوال ہے۔ مسٹر گاندھی نے پیر کے روز فیس بک پر ایک پوسٹ میں الزام لگایا کہ لاکھوں خاتون مزدور مستحکم آمدنی، انشورنس، زچگی کے تحفظ اور قانونی تحفظ کے بغیر کام کرنے پر مجبور ہیں، جو جدید معیشت میں گہری عدم مساوات کو بے نقاب کرتا ہے۔ 'جن سنسد' میں گِگ ورکرز کے وفد سے ملاقات کے بعد مسٹر گاندھی نے کہا کہ ملک کی ڈیلیوری، رائیڈ شیئرنگ اور دیگر پلیٹ فارم پر مبنی خدمات میں بڑی تعداد میں خواتین کام کر رہی ہیں، لیکن ان کے پاس نہ تو سماجی تحفظ ہے، نہ صحت کی سہولیات اور نہ ہی آمدنی کی ضمانت۔ ان کا کہنا تھا کہ جب ایک خاتون رات کے وقت ڈیلیوری کرتی ہے یا سارا دن سڑکوں پر کام کرتی ہے، تو وہ صرف کما نہیں رہی ہوتی بلکہ وہ اپنے کنبے کا مستقبل سنبھال رہی ہوتی ہے۔ لیکن بدلے میں اسے عدم تحفظ اور غیر یقینی صورتحال ملتی ہے جو کہ خواتین کے احترام کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ انتہائی تشویشناک صورتحال ہے کہ خاتون "گِگ ورکرز" دوہرے استحصال کا سامنا کر رہی ہیں۔ وہ ایک طرف معاشی عدم استحکام اور دوسری طرف کام کی جگہ پر تحفظ اور احترام کے فقدان کو جھیل رہی ہیں۔ کئی معاملات میں انہیں کسی مؤثر شکایتی طریقۂ کار یا ادارہ جاتی تحفظ کے بغیر غیر محفوظ علاقوں میں کام کرنا پڑتا ہے۔ زچگی کے فوائد، ہیلتھ انشورنس اور ہنگامی تحفظ جیسی بنیادی سہولیات بھی میسر نہیں ہیں۔ دلت اور قبائلی برادریوں سے تعلق رکھنے والی خاتون مزدوروں کی حالت کو مزید حساس قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہاں طبقہ، ذات اور جنس کی بنیاد پر ہونے والا امتیاز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اسمبلی میں نجی اسپتالوں اور آشا کارکنان کے مسائل کی گونج
صحت سہولیات اور جل جیون مشن اسکیم پر حکمراں جماعت-حزب اختلاف آمنے سامنے

لکھنؤ۔ اتر پردیش اسمبلی کے اجلاس میں پیر کو صحت خدمات اور جل جیون مشن میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے پر حکمراں جماعت اور اپوزیشن کے درمیان شدید بحث دیکھنے کو ملی۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے پر الزامات عائد کیے گئے۔ دونوں جانب سے ایک دوسرے پر الزامات عائد کیے گئے۔ بجٹ پر بحث کے دوران پیر کو وقفہ سوالات میں نجی اسپتالوں کی مبینہ من مانی اور آشا کارکنوں کے مسائل کی گونج بڑے شد و مد کے ساتھ سنائی دی۔ سماجوادی پارٹی کے رکن اتل پردھان نے حکومت سے سوال کیا کہ نجی اسپتالوں کو کنٹرول کرنے کے لیے کیا ٹھوس اقدامات کیے جا رہے ہیں اور مریضوں سے مبینہ طور پر من مانی فیس وصول کرنے کی شکایات پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سرکاری اسپتالوں میں نہ ادویات ہیں، نہ ڈاکٹر، کہیں اسٹریچر خراب ہے تو کہیں بستر پر کتا لیٹا دکھائی دیتا ہے، جس کے باعث عام آدمی نجی اسپتالوں کا رخ کرتا ہے۔ انہوں نے استفسار کیا کہ کیا نجی اسپتالوں میں مشاورت اور جانچ کی فیس مقرر کی جائے گی۔ اس کے جواب میں نائب وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت نے اپوزیشن پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے اراکین اب بھی پرانے دور کی عینک سے موجودہ نظام کو دیکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے قبل کے حالات کا حوالہ دیا جا رہا ہے۔ وزیر صحت نے بتایا کہ نجی اسپتالوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، 281 اسپتالوں کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی، 533 کے لائسنس منسوخ کیے گئے اور 1541 کو نوٹس جاری کیے گئے۔ اس کے علاوہ 426 ڈائگناسٹک مراکز کو نوٹس دیے گئے جبکہ 57 نجی اسپتالوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے ضبطی کی کارروائی کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نجی اسپتالوں میں بے ضابطگیوں کے خلاف مسلسل کارروائی کر رہی ہے اور کسی کو بھی من مانی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بعض عناصر اسپتالوں سے غیر قانونی وصولی میں ملوث ہیں اور حکومت ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ صحت خدمات میں شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانا حکومت کی ترجیح ہے۔ دریں اثنا ایوان میں آشا کارکنوں کو ریاستی ملازم کا درجہ دینے کا مطالبہ بھی اٹھا۔ سماجوادی پارٹی کے رکن آر کے ورما نے آشا کارکنوں کو ریاستی ملازم کا درجہ دینے اور ان کے اعزازیہ میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ دیہی صحت نظام کی ریڑھ کی ہڈی سمجھی جانے والی آشا کارکن محدود معاوضے میں وسیع ذمہ داریاں نبھا رہی ہیں، اس لیے انہیں مناسب مشاہرہ اور سماجی تحفظ ملنا چاہیے۔

بجٹ یوپی کی تعمیر نو کی بنیاد رکھے گا: سی ایم یوگی

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے 'یوگی کا خط' کے عنوان سے ریاست کے عوام کے نام جاری اپنے پیغام میں ریاستی بجٹ کو اختراع اور ٹیکنالوجی پر مبنی ترقی کی ایک تاریخی پہل قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کا یہ بجٹ تعمیر نو کے اس سفر کا اگلا مرحلہ ہے جس کی مضبوط بنیاد گزشتہ برسوں میں رکھی جا چکی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے پیغام میں کہا کہ ریاست کی معیشت کو ایک ٹریلین ڈالر تک پہنچانے کے ہدف کے حصول کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں اسٹیٹ ڈیٹا اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور یوپی اے آئی مشن، اے آئی ڈیٹا لیب، اے آئی سینٹر آف ایکسیلینس اور ڈیٹا سینٹر کلسٹر قائم کیے جائیں گے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ان اقدامات سے اتر پردیش عالمی تکنیکی نقشے پر نئی شناخت قائم کرے گا۔ 'ٹیک یوا سمردھ یوا' اسکیم کے تحت 25 لاکھ نوجوانوں کو نئی ٹیکنالوجی میں تربیت دینے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اسکل ڈیولپمنٹ ٹریننگ مراکز نوجوانوں کو مستقبل کی ضروریات کے مطابق تیار کریں گے۔ ایم ایس ایم ای، اسٹارٹ اپ اور صنعت کاری کو فروغ دے کر روزگار کے نئے مواقع پیدا کیے جائیں گے۔

ووٹر لسٹوں کی نظر ثانی میں مبینہ بدانتظامی پر مغربی بنگال کے 7 اہلکار معطل

نئی دہلی۔ (یو این آئی) الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے انتخابی فہرستوں کی خصوصی جامع نظر ثانی کے سلسلے میں سنگین گڑبڑی، فرائض میں غفلت اور قانونی اختیارات کے غلط استعمال کے الزام پر مغربی بنگال کے سات افسران کو فوری طور پر معطل کر دیا ہے۔ کمیشن نے عوامی نمائندگی ایکٹ 1950 کی دفعہ 13 سی سی کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ان افسران کو معطل کیا اور مغربی بنگال کے چیف سکریٹری کو ہدایت دی کہ ان کے خلاف بلا تاخیر محکمانہ کارروائی شروع کی جائے۔ پیر کو جاری ایک سرکاری بیان میں کمیشن نے کہا کہ "یہ کارروائی انتخابی فہرستوں کی نظر ثانی سے متعلق قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں پائی گئی سنگین کوتاہیوں کے پیش نظر کی گئی ہے۔ اس طرح کی بدعنوانی انتخابی عمل کی سالمیت کو متاثر کرتی ہے اور اسے ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔" کمیشن نے مزید ہدایت دی ہے کہ معطل کیے گئے افسران کے متعلقہ کیڈر کنٹرولنگ حکام کی جانب سے تادیبی کارروائی شروع کی جائے۔ اس نے یہ بھی ہدایت دی کہ اسے ان کارروائیوں میں ہونے والی پیش رفت سے باخبر رکھا جائے۔

منی شنکر ایئر کے بیان پر کانگریس میں ہنگامہ، پارٹی نے لاتعلقی کا اظہار کیا
ایئر نے کہا: ششی تھرور وزیر خارجہ بننا چاہتے ہیں، میں گاندھی وادی-نہرو وادی ہوں، راہل وادی نہیں، پون کھیڑا جے رام رمیش کا طوطا ہے

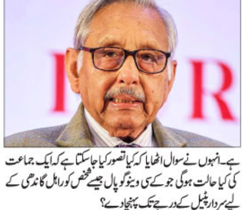

نئی دہلی۔ کانگریس کے سینئر رہنما ڈاکٹر منی شنکر ایئر کے کیرالہ اسمبلی انتخابات سے ٹھیک پہلے پارٹی کے بارے میں دیے گئے بیان پر کانگریس کی اعلیٰ قیادت نے کہا ہے کہ یہ پارٹی کا موقف نہیں ہے بلکہ ان کا ذاتی خیال ہو سکتا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ ایئر نے کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پینارائی وجین کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے پیش گوئی کی ہے کہ آئندہ انتخابات میں دوبارہ بائیں محاذ (ایل ڈی ایف) کی حکومت ہی اقتدار میں آئے گی۔

ایئر نے پون کھیڑا کو ترجمان کے بجائے طوطا قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ وہی دہراتے ہیں جو جے رام رمیش انہیں بتاتے ہیں۔ اس پر پون کھیڑا نے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ پر لکھا کہ منی شنکر ایئر کا گزشتہ چند برسوں سے کانگریس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ اپنی ذاتی حیثیت میں بیان دیتے ہیں۔

ایئر نے کہا کہ پون کھیڑا گزشتہ دو برس سے ان پر الزامات عائد کر رہے ہیں۔ اگر کانگریس کو ترجمان کے طور پر پون کھیڑا کے سوا کوئی نہیں ملتا تو جماعت کی حالت ویسی ہی رہے گی جیسی آج ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جے رام رمیش کو صرف اپنی ملازمت بچانے کی فکر ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا تصور کیا جا سکتا ہے کہ ایک جماعت کی کیا حالت ہوگی جو کے سی وینوگوپال جیسے شخص کو راہل گاندھی کے لیے سردار پٹیل کے درجے تک پہنچا دے؟

کیرالہ میں ایل ڈی ایف کے حق میں دیے گئے اس بیان سے پارٹی قیادت نے واضح طور پر فاصلہ بنا لیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے کہا کہ یہ ان کے ذاتی خیالات ہیں اور پارٹی کا سرکاری موقف نہیں ہے۔ کانگریس رہنما رمیش چنی تھلا نے بھی اس تبصرے کو نامناسب قرار دیتے ہوئے کہا کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی واضح کر چکی ہے کہ ایئر اب کانگریس کا حصہ نہیں ہیں۔ وہیں کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین پون کھیڑا نے اسے بڑھاپے کا اثر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے بیانات سے اپوزیشن کو بلاوجہ حملہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ راجستھان کے رہنما سچن پائلٹ نے بھی ایئر پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ وہ پارٹی کا حصہ نہیں ہیں اور ان کے خیالات کانگریس کی نمائندگی نہیں کرتے۔ کیرالہ اسمبلی انتخابات میں بائیں محاذ کی واپسی کی پیش گوئی کے بعد پیدا ہوئے تنازع نے صاف کر دیا ہے کہ کانگریس قیادت ایئر کے بیانات سے مکمل طور پر لاتعلق ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے لوک سبھا میں اپوزیشن کے رہنما راہل گاندھی کے بارے میں بھی متنازعہ بیان دیا ہے۔ ایئر نے مبینہ طور پر کہا ہے کہ وہ گاندھی وادی، نہرو وادی اور راجیو وادی ہو سکتے ہیں، لیکن راہل وادی نہیں۔ انہوں نے ڈاکٹر امبیڈکر کی سوانح عمری 'A Part Apart' کا حوالہ دیتے ہوئے یہی بات دہرائی کہ وہ گاندھی وادی، نہرو وادی اور راجیو وادی ہو سکتے ہیں، لیکن "راہل وادی نہیں"۔

'فارم-7 کے ذریعہ پی ڈی اے ووٹروں کی 'ٹارگیٹیڈ ڈکیتی' ہو رہی ہے'
یوپی میں ایس آئی آر پر اکھلیش یادو کا بڑا دعویٰ، کئی معاملات میں نامعلوم افراد کے نام سے درخواستیں دے کر ووٹروں کے نام حذف کیے گئے

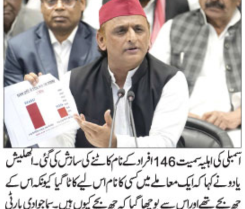

لکھنؤ۔(یو این آئی) سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے ایس آئی آر عمل کے حوالے سے الیکشن کمیشن اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعداد و شمار سے واضح ہو رہا ہے کہ پی ڈی اے کے ووٹوں کی منظم ڈکیتی کی جا رہی ہے۔ فارم-7 کے ذریعے منصوبہ بند طریقے سے لوگوں کے نام ووٹر لسٹ سے خارج کیے جا رہے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ جعلی دستخط کر کے بڑی تعداد میں ووٹروں، خصوصاً مسلم برادری کے افراد کے نام کاٹے گئے ہیں۔ پیر کو پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اکھلیش یادو نے کہا کہ کئی معاملات میں نامعلوم افراد کے نام سے درخواستیں دے کر ووٹروں کے نام حذف کیے گئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گووندرائے کے جعلی دستخط استعمال کر کے 16 ووٹروں کے نام ہٹائے گئے، جبکہ بابا گنج اسمبلی حلقے میں جعلی دستخط کے ذریعے فارم-7 بھر کر تقریباً 100 ووٹ کاٹ دیے گئے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ بھوری پورا اسمبلی حلقے میں سماجوادی پارٹی سے وابستہ عتیق احمد کا ووٹ بھی اسی عمل کے تحت کٹوایا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک گاؤں میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے ایک رکن اسمبلی کی اہلیہ سمیت 146 افراد کے نام کاٹنے کی سازش کی گئی۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ایک معاملے میں کسی کا نام اس لیے کاٹا گیا کیونکہ اس کے چھ بچے تھے اور اس سے پوچھا گیا کہ چھ بچے کیوں ہیں۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی کی ایک خفیہ میٹنگ میں یہ طے کیا گیا تھا کہ جہاں جہاں سماجوادی پارٹی مضبوط ہے یا کامیاب ہوئی ہے وہاں ووٹروں کے نام کٹوائے جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ پی ڈی اے طبقے کے ووٹروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اعداد و شمار کے مطابق 76 فیصد نوٹس اسی طبقے کے لوگوں کو ملے ہیں جن میں بڑی تعداد یادو اور مسلم ووٹروں کی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بی جے پی سے وابستہ افراد دیہات جا کر بڑی تعداد میں فارم-7 بھر رہے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کہتے ہیں کہ گدی وراثت میں مل سکتی ہے لیکن عقل نہیں، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم چاندی کا چمچ لے کر پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر اگلی بار تفصیلی پریس کانفرنس کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ سیکڑوں کی تعداد میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے لوگ پی ڈی اے کے ووٹ کٹوا رہے ہیں اور اب بھی فارم-7 کے ذریعے ووٹ کٹوائے جا رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ جب یہ باتیں سامنے آئیں تو الیکشن کمیشن کو اپنی کوتاہی چھپانے کے لیے پریس کانفرنس کرنی پڑی۔ اس پریس کانفرنس میں جب سروجنی نگر کے ووٹوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو الیکشن کمیشن کے رویے بدل گئے اور وہ جواب نہیں دے سکے۔ اکھلیش یادو نے الیکشن کمیشن کے کردار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ سماجوادی پارٹی کی شکایات کے باوجود اب تک کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی۔

اسرائیل کی مغربی کنارے کی زمینیں 'ریاستی ملکیت' قرار دینے کی منظوری

فلسطینی علاقوں میں کشیدگی میں اضافہ □ لبنان پر اسرائیلی فضائی حملہ: 4 افراد جاں بحق □ ایران سے معاہدہ نہ ہوا تو اسرائیلی حملوں کی حمایت کریں گے، ٹرمپ کی نیتن یاہو کو یقین دہانی: امریکی میڈیا

مغربی کنارہ، 16 فروری (یو این آئی)اسرائیلی کابینہ نے مقبوضہ مغربی کنارے (ویسٹ بینک) میں زمینوں کی رجسٹریشن کا عمل دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس منصوبے کا مقصد ان زمینوں کو سرکاری تحویل میں لینا ہے جن کی ملکیت کے دستاویزی ثبوت فلسطینی فراہم نہیں کر سکیں گے۔ نئے قانون کے تحت، اگر کوئی فلسطینی اپنی زمین کی ملکیت ثابت کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو وہ زمین خود بخود اسرائیل کی "ریاستی ملکیت" بن جائے گی۔ یہ فیصلہ خاص طور پر "ایریا سی" پر لاگو ہوگا، جو مغربی کنارے کا وہ حصہ ہے جہاں اسرائیل کا مکمل انتظامی اور فوجی کنٹرول ہے۔یہ علاقہ 1990 کی دہائی میں ہونے والے اوسلو معاہدوں کے تحت تین حصوں میں تقسیم کے بعد مکمل طور پر اسرائیلی کنٹرول میں ہے۔اس علاقے میں تقریباً تین لاکھ فلسطینی آباد ہیں جن کا ذریعہ معاش ان زرعی زمینوں سے وابستہ ہے۔زمینوں کی رجسٹریشن کا یہ عمل 1967 کی جنگ کے بعد سے معطل تھا، جسے اب دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔اس فیصلے کے بعد فلسطینی قیادت اور عالمی برادری کی جانب سے شدید احتجاج دیکھنے میں آیا ہے۔ فلسطینی صدارتی دفتر نے اسے "سنگین اشتعال انگیزی" اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے امریکہ اور اقوام متحدہ سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔حماس نے موقف اختیار کیا ہے کہ اسرائیل اس حربے کے ذریعے ناجائز قبضے کو قانونی شکل دینا چاہتا ہے۔اردن، قطر، مصر اور ترکی نے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اسے امن کی کوششوں کے لیے مہلک قرار دیا ہے۔ اسرائیلی تنظیم پیس ناؤ نے اسے "زمینوں پر بڑے قبضے" کی کوشش قرار دیا ہے۔اقوام متحدہ کی اعلیٰ عدالت نے 2024 میں اپنی رائے میں واضح کیا تھا کہ فلسطینی علاقوں پر اسرائیلی قبضہ اور وہاں بستیوں کا قیام غیر قانونی ہے۔ صدر ٹرمپ کی انتظامیہ نے بستیوں کی تعمیر پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے، تاہم وہ ماضی میں باضابطہ الحاق کی مخالفت کر چکے ہیں۔

☆لبنان کے مشرقی علاقے میں شامی سرحد کے قریب ایک اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں چار افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ یہ حملہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب خطے میں جنگ بندی کے باوجود کشیدگی برقرار ہے۔لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق، ایک اسرائیلی ڈرون نے لبنان-شام سرحد پر موجود ایک گاڑی کو نشانہ بنایا۔لبنان کی وزارتِ صحت نے تصدیق کی ہے کہ گاڑی میں سوار چاروں افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ یہ کارروائی لبنان کے علاقے مجدل عنجر میں کی گئی۔ اسرائیلی فوج نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے فلسطینی عسکری تنظیم اسلامی جہاد کے اہلکاروں کو نشانہ بنایا ہے، جنہیں وہ دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔نومبر 2024 میں اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا تھا، تاہم رپورٹس کے مطابق اسرائیل لبنان میں باقاعدگی سے فضائی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔رپورٹ کے مطابق، جنگ بندی کے معاہدے کے بعد سے اب تک لبنان میں اسرائیلی کارروائیوں کے نتیجے میں 370 سے زائد افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔

☆امریکی میڈیا کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ دسمبر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اگر ایران کے ساتھ کسی معاہدے تک رسائی ممکن نہ ہو سکی تو وہ ایران کے میزائل پروگرام کے خلاف اسرائیلی حملوں کی حمایت کریں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ بات فلوریڈا میں دسمبر کے دوران دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ایک ملاقات میں کہی گئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ نے واضح کیا تھا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات میں پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں اسرائیل کی جانب سے ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو نشانہ بنانے کی کارروائی کی حمایت کی جا سکتی ہے۔امریکی میڈیا کے مطابق صدر ٹرمپ نے اس ملاقات میں اسرائیلی قیادت کو یہ پیغام بھی دیا کہ واشنگٹن ایران کے ساتھ کسی ممکنہ معاہدے کے حوالے سے نتائج کا انتظار کرے گا، تاہم اگر سفارتی کوششیں ناکام رہیں تو فوجی کارروائی کے امکان کو مسترد نہیں کیا جائے گا۔امر ملحوظ رہے کہ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ایران کے جوہری اور میزائل پروگرام کے حوالے سے خطے میں کشیدگی برقرار ہے اور امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان تعلقات مسلسل دباؤ کا شکار ہیں۔تاہم اس حوالے سے امریکی انتظامیہ یا اسرائیلی حکومت کی جانب سے باضابطہ طور پر کوئی تصدیق یا ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

بنگلہ دیش کے عام انتخابات میں اقلیتی امیدواروں کی کامیابی

بی این پی کو دو تہائی اکثریت، چار اقلیتی ارکان پارلیمنٹ منتخب

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں حالیہ عام انتخابات میں اقلیتی برادریوں کے چار امیدواروں نے کامیابی حاصل کی۔ ان میں دو ہندو بھی شامل ہیں۔ سبھی بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے امیدوار ہیں، جو منگل کو حکومت بنانے کے لیے تیار ہے۔ گویشور چندر رائے اور نیتائی رائے چودھری دو ہندو امیدوار ہیں جنہوں نے بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے ٹکٹ پر کامیابی حاصل کی۔انہوں نے ڈھاکہ کے حلقے اور مغربی ماگورا حلقے میں جماعت اسلامی سے اپنے مخالفین کو شکست دی۔ رائے بی این پی کی اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ہیں، جو اعلیٰ ترین پالیسی ساز ادارہ ہے، جب کہ چودھری ایک ممتاز نائب صدر اور پارٹی کی اعلیٰ قیادت کے سینئر مشیر اور حکمت عملی ساز ہیں۔ تیسرے منتخب اقلیتی رکن پارلیمنٹ سچن پرو ہیں، جو بی این پی کے ایک سینئر رہنما اور بدھ مت کے پیروکار ہیں۔ وہ بندربن کے جنوب مشرقی پہاڑی ضلع میں مارما نسلی برادری کی نمائندگی کرتے ہیں، جہاں سے وہ منتخب ہوئے ہیں۔ چوتھے اقلیتی امیدوار، دیپن دیوان، چکما نسلی اقلیتی گروپ سے، بدھ مت کی اکثریت والے جنوب مشرقی رنگاماٹی ہلز ڈسٹرکٹ میں ایک سیٹ جیت گئے۔ تاہم، ان کی مذہبی شناخت واضح نہیں ہے اور بہت سے لوگ ان کی شناخت ہندو کے طور پر کرتے ہیں۔ 170 ملین آبادی والے مسلم اکثریتی ملک میں ہندوؤں کی آبادی تقریباً آٹھ فیصد ہے۔ دیوان نے اپنے قریب ترین حریف، ایک آزاد چکما امیدوار کو شکست دی، جب کہ پرو نے طلبہ کی زیر قیادت نیشنل سٹیزن پارٹی کے امیدوار کو شکست دی۔ یہ پارٹی گزشتہ سال اسٹوڈنٹس اگینسٹ ڈسکریمینیشن کی طرف سے بنائی گئی تھی، جس نے اگست 2024 میں معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کے خلاف بڑے پیمانے پر مظاہرے کیے تھے۔ الیکشن کمیشن کے مطابق جمعرات کے انتخابات میں 79 امیدواروں نے حصہ لیا، جن میں مذہبی اقلیتی برادریوں کی 10 خواتین بھی شامل تھیں، جن میں زیادہ تر ہندو تھے۔ 22 سیاسی جماعتوں نے 67 امیدواروں کو نامزد کیا، جب کہ 12 نے آزاد امیدواروں کے طور پر انتخاب لڑا۔ بنگلہ دیش کی کمیونسٹ پارٹی (CPB) نے سب سے زیادہ 17 اقلیتی امیدوار کھڑے کیے۔ بائیں طرف جھکاؤ رکھنے والی بنگلہ دیش کمیونسٹ پارٹی (BSD) نے آٹھ اقلیتی امیدوار کھڑے کیے، غیر معروف بنگلہ دیش اقلیتی جنتا پارٹی (BMJP) نے آٹھ اور بائیں طرف جھکاؤ رکھنے والی بنگلہ دیش سماج بادی دل (BASOD) نے سات امیدوار کھڑے کیے۔ بی این پی نے چھ امیدوار کھڑے کیے اور قومی پارٹی نے چار کو نامزد کیا۔ جماعت اسلامی نے اپنی تاریخ میں پہلی بار اقلیتی ہندو امیدوار کو نامزد کیا۔ سب سے بڑی اسلامی پارٹی نے تجربہ کار تاجر کرشنا نندی کو جنوب مغربی کھلنا سیٹ سے میدان میں اتارا ہے۔ لیکن وہ ہار گئے، لیکن جماعت کے امیدوار کے طور پر ان کی شرکت نے کافی توجہ حاصل کی۔ وہ کھلنا-1 سیٹ پر دوسرے نمبر پر رہے، تاہم بی این پی کے امیدوار سے ہار گئے۔ 2024 کے انتخابات میں ہندو ایم پیز کی تعداد 17 تھی اور اتنی ہی تعداد میں ہندوؤں نے 2018 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی، جن میں سے زیادہ تر کا تعلق حسینہ کی عوامی لیگ سے تھا۔ جمعرات کو ہونے والے انتخابات میں طارق رحمان کی قیادت میں بی این پی نے 97.49 فیصد ووٹوں اور 209 نشستوں کے ساتھ دو تہائی اکثریت حاصل کی، جس کے نتائج کا اعلان جمعہ کو کیا گیا۔ جماعت اسلامی، جس نے 1971 میں پاکستان سے ملک کی آزادی کی مخالفت کی تھی، نے 76.31 فیصد ووٹوں اور 68 نشستوں کے ساتھ اپنی اب تک کی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ نیشنل سٹیزن پارٹی (این سی پی) نے چھ اور 05.3 فیصد ووٹوں کے ساتھ تیسری سب سے زیادہ نشستیں حاصل کیں۔

5 ہزار سے زائد داعش جنگجوؤں کی شام سے عراق منتقلی

دمشق، 16 فروری (یو این آئی) امریکی سینٹرل کمانڈ نے ایک بڑے آپریشن کے بعد شام کی جیلوں میں قید داعش کے 5 ہزار سے زائد جنگجوؤں کو عراق منتقل کرنے کا عمل مکمل کر لیا ہے۔امریکی فوج کے مطابق یہ مشن علاقائی سلامتی کو یقینی بنانے اور شام کی غیر مستحکم جیلوں سے قیدیوں کے فرار کے خطرے کو کم کرنے کے لیے انجام دیا گیا ہے۔ 23 روزہ طویل آپریشن کا اختتام 12 فروری 2026 کو آخری پرواز کے ساتھ ہوا۔عراقی حکام نے تصدیق کی ہے کہ مجموعی طور پر 5,704 قیدی لائے گئے ہیں۔ان قیدیوں کا تعلق 60 سے زائد ممالک سے ہے۔عراق کے نیشنل سینٹر فار انٹرنیشنل جوڈیشل کوآپریشن کے مطابق 5 ہزار 704 قیدی عراق پہنچے ہیں، جن میں 3 ہزار 543 شامی، 467 عراقی اور 710 دیگر عرب ممالک کے شہری شامل ہیں، جبکہ 980 سے زائد افراد یورپ، ایشیا، آسٹریلیا اور امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپریشن کا آغاز 21 جنوری 2026 کو ہوا اور یہ 12 فروری تک جاری رہا۔ شام میں کرد فورسز اور شامی سرکاری افواج کے درمیان بدلتی ہوئی صورتحال کے باعث جیلوں کے ٹوٹنے اور داعش کے دوبارہ منظم ہونے کا شدید خطرہ تھا۔عراقی وزیرِ اعظم محمد شیاع السوڈانی کے مطابق، یہ فیصلہ قومی اور بین الاقوامی سلامتی کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے تاکہ خطرناک دہشت گردوں پر عراقی قانون کے مطابق مقدمات چلائے جا سکیں۔عراق نے واضح کیا ہے کہ ان قیدیوں کے کھانے پینے اور دیگر اخراجات بین الاقوامی اتحاد برداشت کر رہا ہے۔داعش نے 2014 میں عراق اور شام کے بڑے حصوں پر قبضہ کر لیا تھا، تاہم 2017 میں عراق اور 2019 میں شام میں اس گروہ کی خلافت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ تب سے ہزاروں جنگجو کرد فورسز کی زیرِ نگرانی عارضی جیلوں میں قید تھے، جنہیں اب مستقل اور محفوظ حراستی مراکز میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

تھائی لینڈ: ڈبل ڈیکر بس اُلٹنے سے 40 سے زائد مسافر زخمی

بنکاک، 16 فروری (یو این آئی) جنوبی تھائی لینڈ کے صوبہ ٹرانگ میں ایک تیز رفتار ڈبل ڈیکر بس سڑک پر توازن برقرار نہ رکھ سکی اور الٹ گئی۔ اس حادثے نے مسافروں میں شدید خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔ حادثے میں 40 سے زائد مسافر زخمی ہوئے ہیں۔زخمیوں میں سے 10 سے زائد افراد کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے، جن کا علاج اسپتال میں جاری ہے۔ حادثے کے وقت بس میں کل 52 افراد سوار تھے۔ بس میں سوار مسافروں کا دعویٰ ہے کہ ڈرائیور بظاہر شدید تھکن کا شکار تھا اور اسی حالت میں گاڑی چلا رہا تھا، جس کی وجہ سے وہ بس پر قابو نہ رکھ سکا۔ مقامی پولیس اور ریسکیو حکام نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا ہے اور حادثے کی اصل وجوہات جاننے کے لیے باضابطہ تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

تہران منصفانہ جوہری مذاکرات کیلئے تیار ہے: سیکریٹری سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل

ایران ایک مکمل ٹیم کے ساتھ جنیوا گیا ہے: ترجمان ایرانی وزارت خارجہ ★ منصفانہ معاہدے کے لیے جنیوا آئے ہیں / دھمکیوں کے آگے سر نہیں جھکائیں گے: ایرانی وزیر خارجہ ★ پاکستانی فوج کے سربراہ کی متحدہ عرب امارات کے قومی سلامتی کے مشیر سے ملاقات

تہران (ایجنسی) ایران کی سپریم نیشنل سیکیورٹی کونسل کے سیکریٹری نے کہا ہے کہ تہران منصفانہ جوہری مذاکرات اور خدشات دور کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایران کی سپریم نیشنل سیکورٹی کونسل کے سیکریٹری علی لاریجانی نے الجزیرہ کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ تہران منصفانہ جوہری مذاکرات کے لیے تیار ہے جو ہماری سلامتی کو خطرے میں ڈالے بغیر خدشات کو دور کرنے میں مددگار ہوں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایران نے اپنی تیاری کی سطح بڑھا دی ہے۔

☆ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ ہم ایک سیاسی، قانونی، اقتصادی اور تکنیکی ٹیم مکمل ٹیم کے ساتھ پہنچیں جنیوا پہنچے ہیں۔ مذاکرات کے دوسرے دور کے لیے جنیوا روانگی سے قبل وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ارنا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ تہران سمجھتا ہے کہ مذاکرات کو طول دینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ارنا کے مطابق اسلامی جمہوریہ ایران کی مذاکراتی ٹیم اتوار 16 فروری کی شام ایٹمی مذاکرات کے دوسرے دور میں حصہ لینے کے لیے تہران سے سوئٹزرلینڈ پہنچ گئی ہے۔ ایران اور امریکہ کے درمیان مذاکرات کا یہ دور بھی عمان کے وزیر خارجہ کی وساطت سے انجام پائے گا۔ امریکی صدر کے خصوصی نمائندے سٹیو وائٹکاف اور ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی کے درمیان بالواسطہ بات چیت ایسے وقت میں ہوگی جب دونوں فریقوں نے مسقط میں ہونے والے پہلے دور کے مذاکرات کو مثبت قرار دیا تھا۔ ایرانی وفد کی جنیوا روانگی سے قبل وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ارنا کو بتایا کہ تہران مذاکرات کو کم سے کم وقت میں منطقی انجام تک پہنچانے کا خواہاں ہے اور اس مقصد کے لیے ایک مکمل سیاسی، تکنیکی، قانونی اور اقتصادی ٹیم کے ساتھ جنیوا میں موجود ہے۔

☆ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے اپنے دورہ جنیوا کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ ہم ایک منصفانہ اور متوازن معاہدے کے لیے یہاں آئے ہیں لیکن دھمکیوں پر سر نہیں جھکائیں گے۔ اپنے سوشل میڈیا پیغام میں وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ میں اپنے ملک کے جوہری ماہرین کے ہمراہ آئی اے ای اے کے ڈائریکٹر جنرل رافیل گروسی سے ملاقات اور فنی معاملات پر تفصیل سے بات چیت کروں گا۔ انہوں نے کہا منگل کو امریکہ کے ساتھ سفارتی مشاورت کے آغاز سے قبل بدر البوسید (عمان کے وزیر خارجہ) سے بھی ملاقات کروں گا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ میں ایک منصفانہ اور متوازن معاہدے کے حصول کے لیے حقیقی اقدامات کی انجام دہی میرے دورہ جنیوا کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ انہوں نے دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ دھمکیوں کے سامنے سر جھکانا سرے سے ہمارے ایجنڈے میں شامل ہی نہیں۔

☆ پاکستان کی ڈیفینس فورسز کے سربراہ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے ابوظہبی کے دورے کے دوران متحدہ عرب امارات کے قومی سلامتی کے مشیر شیخ طحنون بن زید النہیان سے ملاقات کی۔ پاکستانی فوج کے شعبہ تعلقات عامہ کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ فیلڈ مارشل سید عاصم منیر اور متحدہ عرب امارات کے قومی سلامتی کے مشیر شیخ طحنون بن زید النہیان درمیان ہونے والی ملاقات میں خطے کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ فریقین نے علاقائی امن و استحکام برقرار رکھنے کی غرض سے باہمی رابطوں اور مشاورت کا سلسلہ جاری رکھنے پر بھی اتفاق کیا۔

ڈونالڈ ٹرمپ کا غزہ کے لیے 5 ارب امریکی ڈالر کے وعدے کا اعلان

واشنگٹن/نئی دہلی، 16 فروری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ٹرتھ سوشل پر جاری ایک بیان میں غزہ کو مستحکم اور تعمیر نو کے لیے بڑے عالمی اقدام کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ رکن ممالک نے انسانی امداد اور تعمیر نو کی کوششوں کے لیے 5 ارب ڈالر سے زیادہ رقم دینے کا وعدہ کیا ہے امریکی صدر ٹرمپ کے مطابق اس اقدام کو 19 فروری 2026 کو واشنگٹن ڈی سی میں ڈونالڈ جے ٹرمپ انسٹی ٹیوٹ آف پیس میں باضابطہ طور پر آگے بڑھایا جائے گا جہاں ان کے بقول "بورڈ آف پیس" کے اراکین کی ملاقات متوقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ رکن ممالک نے غزہ میں سکیورٹی برقرار رکھنے کے لیے بین الاقوامی استحکام فورس اور مقامی پولیس یونٹس میں خدمات انجام دینے کے لیے ہزاروں اہلکار دینے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ ٹرمپ نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ اکتوبر پیش کیا گیا ان کا منصوبہ، جس کا مقصد غزہ تنازع کا مستقل خاتمہ تھا، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے متفقہ طور پر منظور کیا اور اس کے ذریعے ریکارڈ رفتار سے انسانی امداد کی فراہمی اور تمام زندہ و مردہ یرغمالیوں کی حوالگی ممکن ہوئی، تاہم اس منصوبے کی تفصیلات فوری طور پر دستیاب نہیں ہو سکیں۔ امریکی صدر نے گزشتہ ماہ ڈیووس، سوئٹزرلینڈ میں ہونے والی ایک میٹنگ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ دو درجن بانی اراکین نے "بورڈ آف پیس" کا باقاعدہ آغاز کیا اور غزہ کے شہریوں کے لیے ایک جرات مندانہ وژن پیش کیا جو آگے چل کر عالمی امن کی بنیاد بن سکتا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ پائیدار امن کے لیے حماس کو مکمل اور فوری غیر مسلح ہونے کے وعدے پر عمل کرنا ہوگا، جبکہ حماس کی جانب سے اس بیان پر ابھی کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ غزہ برسوں سے تنازعات، سیاسی عدم استحکام اور انسانی بحران کا شکار رہا ہے جہاں بار بار کی جھڑپوں نے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا اور شہریوں کو بے گھر کیا۔ ٹرمپ نے "بورڈ آف پیس" کو تاریخ کا ممکنہ طور پر سب سے اہم بین الاقوامی ادارہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں اس کا چیئرمین بننے پر فخر ہے، جبکہ اس کے اراکین، شریک ممالک اور مجوزہ استحکامی فورس کی ساخت سے متعلق مزید تفصیلات 19 فروری کے اجلاس میں سامنے آنے کی توقع ہے۔

شمالی کوریا میں قیادت کی تبدیلی کے آثار، کم جوائے کو جانشین بنانے کی تیاری

پیانگ یانگ، 16 فروری (یو این آئی) شمالی کوریا میں اقتدار کی منتقلی کا وقت قریب آ رہا ہے، جنوبی کوریا کی خفیہ ایجنسی نے انکشاف کیا ہے کہ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کی کم عمر بیٹی کم جوائے کو آئندہ رہنما کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے جس سے خاندان کے اندر طاقت کی کشمکش کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ جنوبی کوریا کی نیشنل انٹیلیجنس سروس نے قانون سازوں کو بریفنگ میں بتایا ہے کہ تقریباً 13 سالہ کم جو اے کو جلد کم جونگ اُن کا باضابطہ طور پر وارث نامزد کیا جا سکتا ہے۔ جنوبی کوریا میں اس ماہ ہونے والی ورکرز پارٹی کی بڑی اور اہم کانفرنس میں بھی اس حوالے سے اہم اشارے دیے گئے۔ واضح رہے کہ کم جوائے پہلی بار نومبر 2022ء میں طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل کے تجربے کے موقع پر منظرِ عام پر آئی تھیں۔ اس کے بعد وہ اپنے والد کے ساتھ فوجی پریڈز، ہتھیاروں کے تجربات اور فیکٹری دوروں میں نظر آتی رہی ہیں، گزشتہ برس ستمبر میں وہ چین بھی گئی تھیں، کم جوائے کے اس دورے کو جانشینی کی تیاری کا حصہ قرار دیا گیا تھا۔ رپورٹ کے مطابق ابتدا میں جنوبی کوریا کے اعلیٰ حکام کو شبہ تھا کہ مردانہ غلبے والے نظام میں کسی لڑکی کو قیادت نہیں دی جا سکتی، تاہم کم جوائے کی سیاسی سطح پر مسلسل موجودگی نے اس سوچ کو غیر یقینی میں بدل دیا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق جنوبی کوریا میں اقتدار کی دوڑ میں ایک بڑا نام کم یو جونگ کا بھی ہے۔ 38 سالہ کم یو جونگ کو شمالی کوریا کی دوسری طاقتور شخصیت سمجھا جاتا ہے اور وہ ورکرز پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں اعلیٰ عہدہ بھی رکھتی ہیں۔ کم یو جونگ اپنے سخت بیانات کی وجہ سے مشہور ہیں، 2022ء میں اُنہوں نے جنوبی کوریا کے وزیرِ دفاع کو شدید دھمکیاں دیتے ہوئے خبردار کیا تھا کہ اشتعال انگیز بیانات کے سنگین نتائج نکل سکتے ہیں۔ بین الاقوامی میڈیا کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی کوریا کے سابق انٹیلیجنس اہلکار رہ جونگ پل کے مطابق اگر کم یو جونگ کو موقع ملا تو وہ قیادت حاصل کرنے کی کوشش سے پیچھے نہیں ہٹیں گی۔

ایل سلواڈور کی بحریہ نے 6.6 ٹن کوکین ضبط کی

میکسیکو سٹی، 16 فروری (یو این آئی/اسپوتنک) ایل سلواڈور کی بحریہ نے 6.6 ٹن کوکین لے جانے والے ایک جہاز کو پکڑ لیا ہے، جو ملک کی تاریخ کی سب سے بڑی منشیات ضبطی ہے۔ ایل سلواڈور کے صدر نایب بکیلے نے پیر کو یہ اعلان کیا۔ اس کوکین کی مالیت تقریباً 16 کروڑ 50 لاکھ ڈالر بتائی گئی ہے۔ مسٹر بکیلے نے سوشل میڈیا پر لکھا ہے کہ 'ہماری قومی بحریہ نے ایل سلواڈور کی تاریخ کی سب سے بڑی منشیات ضبطی کو انجام دیا ہے'۔ مسٹر بکیلے کے مطابق یہ کارروائی ایل سلواڈور کے ساحل سے 380 سمندری میل (7.703 کلومیٹر) جنوب مغرب میں کی گئی۔ بحریہ نے 54 میٹر لمبے ایف ایم ایس ایگل نامی جہاز کو روکا، جو تنزانیہ کے پرچم کے تحت رجسٹرڈ ایک معاون جہاز ہے۔ مسٹر بکیلے نے کہا کہ 'خفیہ خانوں میں 330 پیکٹ تھے، جو 6.6 ٹن کوکین کے برابر تھے، جس کی مالیت تقریباً 16 کروڑ 50 لاکھ ڈالر ہے'۔ انہوں نے واضح کیا کہ منشیات کو بیلسٹ ٹینکوں میں چھپایا گیا تھا۔ بحریہ کے غوطہ خوروں کو ان کی تلاش، جہاز کے نچلے حصے ہل کی جانچ اور منشیات کی موجودگی کی تصدیق کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔ جہاز پر سوار تمام 10 افراد کو حراست میں لے لیا گیا، جن میں چار کولمبین، تین نکاراگوآئی، دو پناما ئی اور ایک ایکواڈورین شامل تھا۔ مسٹر بکیلے نے اس کارروائی کو منشیات اسمگلنگ کے خلاف ایک اور بڑا دھچکا قرار دیا اور اسمگلروں پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ نئے جہاز کے لیے شکریہ ادا کیا۔

نیوزی لینڈ میں طوفان سے فضائی آمدورفت ٹھپ 30,000 گھروں کی بجلی منقطع

ویلنگٹن، 16 فروری (یو این آئی) نیوزی لینڈ کے شمالی جزیرے میں شدید بارش اور تیز ہواؤں کے باعث فضائی آمدورفت متاثر ہو گئی ہے۔ اس وجہ سے کئی پروازیں منسوخ کر دی گئی ہیں اور 000,30 سے زیادہ گھروں میں بجلی منقطع ہو گئی ہے۔ 'نیوزی لینڈ ہیرالڈ' اخبار نے پیر کو مقامی حکام کے حوالے سے یہ اطلاع دی۔ ویلنگٹن ایئرپورٹ کے مطابق آج صبح اوشیانک جزیرے اور ملک کے دارالحکومت کے درمیان چلنے والی بیشتر پروازیں منسوخ یا تاخیر کا شکار رہیں۔ ایئر نیوزی لینڈ نے ویلنگٹن، نیپئر اور پامرسٹن نارتھ ایئرپورٹس پر عارضی طور پر پروازیں معطل کر دی ہیں۔ خراب موسم کے باعث کچھ سڑکیں بند کر دی گئی ہیں اور ٹرین و فیری خدمات بھی معطل کر دی گئی ہیں۔ ویلنگٹن کے حکام نے ڈرائیوروں سے سفر سے گریز کرنے کی اپیل کی ہے۔ قدرتی آفت کے بعد کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے ایمرجنسی سروسز کام کر رہی ہیں۔ نیوزی لینڈ کی فائر اینڈ ایمرجنسی سروس کے اسسٹنٹ کمانڈر کین کوپر نے بتایا کہ رات بھر میں تقریباً 850 ایمرجنسی کالز موصول ہوئیں جن میں سے نصف سے زیادہ دارالحکومت کے علاقے سے تھیں۔ ریڈیو نیوزی لینڈ نے قومی موسمیاتی ادارے 'میٹ سروس' کے حوالے سے کہا کہ شمالی جزیرے پر ہواؤں کے جھونکے 149 میل فی گھنٹہ تک ریکارڈ کیے گئے۔ میٹ سروس کے ماہر موسمیات جان لا نے کہا کہ یہ شدید موسم جزیرے کے مشرق میں موجود کم دباؤ والے نظام کے آہستہ آہستہ جنوب کی طرف بڑھنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔

سعودی عرب: ایک ہفتے میں 13 ہزار سے زائد غیر ملکی ملک بدر

ریاض، 16 فروری (یو این آئی) سعودی وزارتِ داخلہ کی حالیہ رپورٹ کے مطابق، 5 سے 11 فروری 2026 کے دوران مملکت بھر میں مختلف قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بھرپور کارروائی کی گئی، سعودی عرب میں ایک ہفتے کے دوران اقامہ، لیبر اور سرحدی قانون کی مزید 21 ہزار 29 خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں جبکہ 13 ہزار 213 غیر قانونی تارکین کو ملک بدر کیا گیا۔ جن میں 875,12 افراد کو اقامہ قوانین کی خلاف ورزی پر پکڑا گیا۔ جبکہ 376,3 افراد کو روزگار کے ضوابط کی خلاف ورزی پر گرفتار کیا گیا۔ 778,4 افراد کو غیر قانونی طور پر سرحد عبور کرنے کی کوشش پر حراست میں لیا گیا۔ رپورٹس کے مطابق غیر قانونی طور پر مملکت میں داخل ہونے کی کوشش پر 2 ہزار 307 افراد کو حراست میں لیا گیا، ان میں 52 فیصد ایتھوپین، 47 فیصد یمنی اور ایک فیصد دیگر ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس وقت مجموعی طور پر 212,23 تارکین (جن میں 040,22 مرد اور 272,1 خواتین شامل ہیں) کے خلاف قانونی کارروائی جاری ہے۔ حالیہ رپورٹنگ پیریڈ کے دوران 213,13 غیر قانونی تارکین کو تمام قانونی تقاضے پورے کرنے کے بعد ملک بدر کر دیا گیا ہے۔ سعودی حکام نے خبردار کیا ہے کہ غیر قانونی تارکین کو رہائش، سفر یا ملازمت فراہم کرنا سنگین جرم ہے۔ اس سلسلے میں 29 افراد کو غیر قانونی تارکین کو پناہ یا سفری سہولت دینے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔ 75 افراد کو مملکت سے پڑوسی ممالک میں غیر قانونی طور پر فرار ہونے کی کوشش کے دوران پکڑا گیا۔

ہر مسلمان مرد وعورت پر علم کا سیکھنا فرض ہے: مفتی ابوالعرفان

روزے کے احکام ومسائل سے واقفیت نہایت ضروری: مولانا خالد رشید

ادارہ شرعیہ فرنگی محل اور اسلامک سنٹر نے جاری کیا رمضان ہیلپ لائن

لکھنؤ۔ پریس ریلیز/16 فروری مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ صدر ادارہ شرعیہ دارالافتاء والقضا فرنگی محل نے رمضان المبارک کے موقع پر رمضان ہیلپ لائن جاری کرتے ہوئے کہا دین کو نہ جاننا غلطی کرتے رہنا بھی گناہ میں شامل ہے۔ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی محلی نے کہا کہ فرمان ہے کہ ہر مسلمان مرد وعورت پر علم کا سیکھنا فرض ہے۔ علم دین بھی اور علم دنیا دونوں اور اگر علم نہیں ہے تو علم والوں کے پاس جا کر علم سیکھو تمہارے ہر قدم پر ثواب ہے اور پھر پرہیزگار عالم کی زیارت کا ثواب الگ ہے۔ لیکن اگر یہ سب ممکن نہیں ہے تو کم از کم آن لائن ہی معتبر عالم سے جانکاری حاصل کرو جو بتائے گیں تراویح کی نماز کا ثواب حافظ جی کے ساتھ کھڑے ہو کر ہی قرآن کو خشوع وخضوع کے ساتھ سننے سے ثواب ملے گا۔ کاہلوں کی طرح بیٹھ کر اور رکوع میں کھڑے ہونے سے نہ نماز صحیح ہوگی اور نہ ہی قرآن مکمل ہوگا شیطان کو ہنسنے کا موقع ملے گا رسم دنیا ادا ہوگی آخرت برباد ہوگی۔

مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سکریٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل نے بتایا کہ ادارہ شرعیہ فرنگی محل تقریباً پچھلے سو سال سے زیادہ وقت سے قوم اور ملت اسلامیہ کی رہنمائی کے لیے کام کر رہا ہے۔ ادارہ شرعیہ فرنگی محل کو میرے دادا حضور علامہ مفتی ابوالقاسم محمد عتیق میاں فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ نے قائم کیا تھا تب سے لے کر آج تک شریعت کے تمام معاملات میں آس پاس کی اضلاع کے لوگ رابطہ کرتے رہے ہیں جس میں خاص طور پر علاقے کے ذمہ دار علماء سے لے کر عام مسلمان تک فائدہ اٹھا کر شرعی معاملوں کو دینی اعتبار سے عمل کر کے فیضیاب ہوتے آئے ہیں۔ ادارہ شرعیہ فرنگی محل نے ہمیشہ ملت اسلامیہ کی رہنمائی کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے اور اسی پر عمل کرتے ہوئے لوگوں کے لیے مثال قائم کی جس کا ایک نمونہ ادارہ شرعیہ فرنگی محل ہے۔ رمضان ہیلپ لائن کے نمبر جاری کرتے ہوئے مولانا عفان عتیق فرنگی محلی نے کہا کہ ان نمبروں پر رمضان المبارک کے تعلق سے سوال کر کے رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ جس میں خاص طور سے روزہ، نماز، حج، زکوۃ، فطرہ، تراویح اور کسی بھی طرح کے دینی مسائل کے علاوہ جسمانی تکلیفوں کے تعلق سے بھی سوال کئے جاسکتے ہیں۔ جس کا اہل حکیم گھریلو نسخہ بتا کر کریں گے۔ جس سے عوام کی صحیح رہنمائی ہو اور عوام جسمانی طور پر تندرست رہ کر اپنی زندگی کو دینی اعتبار سے گزار سکے۔

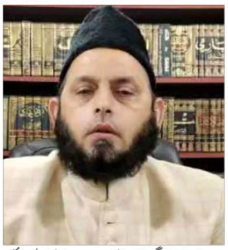

☆ روزہ اور دیگر عبادتوں کے درست ہونے کے لیے مسائل سے واقفیت ضروری ہے۔ اس کے بغیر رب کریم کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کریم میں ایمان والوں کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم کو کسی چیز کے متعلق معلومات نہ ہو تو اہل علم سے دریافت کرلو۔ ان خیالات کا اظہار ناظم دارالعلوم فرنگی محل مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ نے آج دارالعلوم فرنگی محل میں ''رمضان ہیلپ لائن'' کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے زیر اہتمام ۲۰۰۲ء میں والد گرامی حضرت مولانا احمد میاں فرنگی محلیؒ کی سرپرستی میں ''رمضان ہیلپ لائن'' قائم کی گئی تھی۔

انہوں نے اس ہیلپ لائن کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس میں رمضان کی اہمیت وافادیت کے ساتھ ساتھ روزہ، زکوۃ، تراویح، افطار، سحری، نماز ودیگر مسائل سے متعلق سوالات کیے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ اس سے بڑے پیمانے پر لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ رمضان ہیلپ لائن اپنے پرانے طریقے کے مطابق کام کرے گی۔ مولانا نعیم الرحمن صدیقی نے کہا کہ یہ رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ یہ عام مسلمانوں کی دینی رہ نمائی کے لیے قائم کی گئی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کو بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ اس ہیلپ لائن پر لوگ روزہ، نماز، زکوۃ، صدقہ فطر اور دیگر شرعی امور سے متعلق سوالات کرتے ہیں جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی نگرانی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ ملک کے دیگر حصوں اور بیرون ملک سے بھی لوگوں کے فون اور ای میل آتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل وکرم اور علمائے فرنگی محل کی بے مثال قربانیوں کا فیض ہے جو آج بھی جاری ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

مولانا محمد مشتاق نے کہا کہ یہ ہیلپ لائن یکم رمضان المبارک سے روزانہ دوپہر ۲ بجے سے شام ۴ بجے تک کام کرے گی۔ اس ہیلپ لائن سے درج ذیل ٹیلی فون نمبروں اور ای میل پر رابطہ کر کے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ سہولت درج ذیل موبائل نمبروں، وہاٹس ایپ اور ای میل پر بھی مہیا ہے۔

لکھنؤ کورٹ کو بم کی دھمکی کا ای میل موصول، خوف وہراس پھیلا

لکھنؤ: 16 فروری (پی این ایس) کورٹ میں پولیس انتظامیہ کو پیر کی صبح بم کی دھمکی کا ای میل موصول ہوا، جس سے خوف وہراس پھیل گیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس، ڈاگ اسکواڈ اور بم ڈسپوزل اسکواڈ جائے وقوعہ پر پہنچے اور عدالت کے احاطے کی مکمل تلاشی لی۔ تفتیش کے دوران کوئی مشکوک چیز یا افراد نہیں ملے۔ جمعہ کو عدالت کے احاطے میں بھی اسی طرح کی تلاشی لی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ تین دن پہلے ایک ای میل نے لکھنؤ سمیت 18 اضلاع میں خوف وہراس پھیلا دیا تھا۔ لکھنؤ کے ڈسٹرکٹ جج کو ای میل کے ذریعے دھمکی آمیز پیغام بھیجا گیا۔ پیغام ملنے پر عدالت کے احاطے کو فوری طور پر خالی کرا لیا گیا۔ اس کے بعد بم اسکواڈ اور پولیس نے عدالت کے احاطے کی مکمل تلاشی لی تاہم کوئی بم نہیں ملا۔ دھمکی آمیز پیغام بھیجنے والے نے کہا کہ دوپہر 2 بجے لکھنؤ کورٹ ہاؤس میں بم دھماکہ کیا جائے گا۔ جمعہ کی نماز کے بعد، اور اگر ممکن ہو تو احاطے کو بچائیں۔ وزیر گنج پولیس کو الرٹ کر دیا گیا، انٹیلی جنس ایجنسیوں کو الرٹ کرنے کا اشارہ کیا گیا۔ عدالت کے احاطے میں پولیس کی بھاری نفری تعینات تھی۔ دھمکی ملنے کے بعد وکلاء کو لکھنؤ کورٹ ہاؤس خالی کرنے کو کہا گیا اور جج بھی احاطے سے چلے گئے۔ طویل تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ حملہ کی دھمکی کسی شرپسند نے دی تھی۔ واقعے سے عدالتی کارروائیوں میں خلل پڑا۔ عدالت کے تمام دروازوں پر سیکورٹی اہلکار تعینات تھے اور عدالت کے جج نے وزیر گنج پولیس اسٹیشن میں نامعلوم شخص کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی۔

علامہ حیدر مہدی زیدی لباس تقویٰ سے مزین

لکھنؤ 16/فروری 2026ء شریعت کدہ آیت اللہ سید حمید الحسن پر ایک باوقار اور روح پرور تقریب منعقد ہوئی۔ اس مبارک موقع پر قائد ہند، امیر العلماء، سربراہ جامعہ ناظمیہ لکھنؤ آیت اللہ سید حمید الحسن کے دست مبارک علما، خطبا اور مومنین کی موجودگی میں علامہ حیدر مہدی زیدی بجنوری (حجۃ الاسلام والمسلمین، سرمایہ ملت جعفریہ، فخر بجنور) کو لباس روحانی ولباس تقویٰ سے مزین کیا گیا۔ عمامہ پوشی کے بعد آیت اللہ سید حمید الحسن نے دعائیہ کلمات سے نوازا۔ اس بابرکت تقریب میں خصوصی دعاؤں سے نوازنے میں مولانا فرید الحسن (پرنسپل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ)، مولانا ایمان احمد، علامہ باقر کاظمی نجفی، مولانا اصغر مہدی زیدی، نیز جناب تنویر صاحب اور جناب ظہیر صاحب (فرزندان امیر العلماء) شریک بزم رہے۔ آخر میں تمام موجود افراد نے آیت اللہ سید حمید الحسن کی طول عمر اور صحت کاملہ کی دعا کی۔

سڑک حادثے میں 3 کی موت

بدایوں: 16 فروری (یواین آئی) اتر پردیش کے ضلع بدایوں میں ایک تیز رفتار بولیرو گاڑی کی مبینہ ہٹ اینڈ رن واردات میں تین افراد ہلاک اور دیگر دو شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق یہ حادثہ اتوار کی شام تقریباً پانچ بجے بھیدی موڑ کے نزدیک پیش آیا۔ جب ضلع بریلی باشندہ مکیش (25) اپنے بہنوئی مدن لال (50) کے ساتھ موٹر سائیکل پر جا رہا تھا کہ پیچھے سے آنے والی تیز رفتار بولیرو نے انہیں ٹکر ماردی۔ عینی شاہدین کے مطابق ٹکر اتنی زوردار تھی کہ دونوں سڑک پر جا گرے۔ مکیش موقع پر ہی ہلاک ہوگیا جبکہ مدن لال شدید زخمی ہوگیا۔

کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج میں میگا جاب ڈرائیو

لکھنؤ۔ کرامت حسین مسلم گرلز پی۔جی کالج، لکھنؤ میں کالج کے منیجر جناب سید ناوید احمد صاحب کی قیادت اور سربراہی میں اور پرنسپل پروفیسر تھما خواجہ صاحبہ کی قابل رہنمائی میں 2026.02.16 کو میگا جاب ڈرائیو کا انعقاد کیا گیا یہ جاب ڈرائیو AMP ایسوسی ایشن آف مسلم پروفیشنلز کے تعاون منعقد کیا گیا اس موقع پر AMP کے پریزیڈنٹ فاؤنڈر جناب عامر ادریسی صاحب بھی موجود تھے۔ اس میگا جاب ڈرائیو میں 10 ویں جماعت سے گریجویشن تک کے 516 امیدواروں کو مختلف کارپوریٹ اداروں کی ایک متنوع رینج جیسے جینیس کنسلٹنٹ، بلنکٹ، آئی ٹی ایم اسکلز، ہی وائی فیوچر، اسائن ویز، RSV گروپ، ٹیمپلو، مائنز 2K وغیرہ ان کے ذیلی برانڈز جیسے ایس بی آئی کارڈز، ہاپر پیور، بسترو، آئی سی آئی سی آئی بینک، ای پی پاور کارپوریشن، ایلیٹ موٹرس، کسنا ڈائمنڈ، گولڈ جیولری، ٹیلی کام، بی پی او، ہاسپٹیلیٹی، لاجسٹک وغیرہ نے روزگار کے مواقع فراہم کئے۔ 79 امیدواروں کا سلیکیشن کیا گیا۔ 146 شارٹ لسٹ کئے گئے۔ اس پروگرام میں کرامت کالج کی کرئیر کاؤنسلنگ کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عاتکہ خاتون کی سربراہی میں ان کی کمیٹی ممبران اور تمام معلمات نے سرگرمی سے حصہ لیا۔

انٹرنیشنل غنڈہ گردی کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے، ہندوستان امن کا ساتھی ہے: مولانا سید صفی حیدر

ایران ہو یا وینزویلا، کسی بھی ملک کے خلاف دھمکیاں برداشت نہیں کریں گے: مولانا سید صفی حیدر

لکھنؤ: معروف عالم دین تنظیم المکاتب کے سکریٹری مولانا سید صفی حیدر نے کہا ہے کہ عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی دھمکی آمیز سیاست اور انٹرنیشنل غنڈہ گردی کے خلاف مل کر مضبوط آواز اٹھانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ انصاف پسند ہندوستانی کسی بھی طاقت کو یہ اجازت نہیں دیں گے کہ وہ دنیا کے امن وانصاف کو مٹائے یا کسی بھی ملک کو دھمکیوں کے ذریعے دبانے کی کوشش کرے۔ مولانا نے کہا کہ ہندوستان ہمیشہ سے امن، رواداری اور باہمی احترام کا علمبردار رہا ہے۔ ہمارا ملک عالمی سطح پر امن کا پیغام دیتا آیا ہے اور ہم اپنے امن وانصاف پسند ملک کے شہری ہونے کے ناطے یہ ذمہ داری محسوس کرتے ہیں کہ جہاں کہیں بھی ناانصافی اور دھمکی کی سیاست ہو اس کے خلاف آواز بلند کریں۔ انہوں نے کہا کہ چاہے ایران ہو یا وینزویلا کسی بھی خودمختار ملک کے خلاف دھمکیاں ناقابل برداشت ہیں اور ہم اس کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ مولانا سید صفی حیدر نے امریکہ کی حالیہ پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ نام نہاد عالمی طاقت کا یہ رویہ تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای کے خلاف اغوا یا جان سے مارنے جیسی دھمکیاں دینا نہ صرف بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے بلکہ یہ پوری دنیا کے امن کے لیے خطرناک اشارہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ آیت اللہ خامنہ ای صرف ایران کے سپریم لیڈر نہیں بلکہ دنیا بھر کے شیعوں کے رہبر کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے ان کے خلاف کسی بھی قسم کی جارحیت یا سازش کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی بھی مذہبی یا قومی رہنما کے خلاف اس طرح کا قدم اٹھایا گیا تو ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے بلکہ جمہوری اور آئینی دائرے میں رہتے ہوئے بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔ مولانا نے اس بات پر بھی زور دیا کہ یہ مسئلہ صرف ایک مذہب یا مسلک تک محدود نہیں بلکہ انسانی وقار اور عالمی انصاف کا مسئلہ ہے۔ مولانا صفی حیدر نے حکومت ہند سے مطالبہ کیا کہ وہ ایسے پروپیگنڈے اور جھوٹی خبروں کے خلاف سخت کارروائی کرے جو کسی بھی مذہبی رہنما کی شخصیت کو نشانہ بناتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بعض میڈیا چینل سنسنی خیزی کی خاطر غیر ذمہ دارانہ خبریں نشر کرتے ہیں جو سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتی ہیں ایسے عناصر کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ 'امن وانصاف تحریک' کے بینر تلے آج سے ایک دستخطی مہم کا آغاز کیا جا رہا ہے جس میں مختلف مذاہب کے علماء، خطباء، دانشوران اور سماجی شخصیات کے ساتھ ساتھ سارے شہریوں سے دستخط لیے جائیں گے۔ اس مہم کا مقصد عالمی سطح پر امن، انصاف اور مذہبی احترام کے حق میں ایک مشترکہ بیانیہ پیش کرنا ہے۔ مزید مولانا نے کہا کہ رمضان المبارک کے بعد امریکہ کی جانب سے مبینہ ظلم اور عالمی دباؤ کی سیاست کے خلاف ایک انٹرفیتھ کانفرنس کا بھی پلان ہے جس میں مختلف مذاہب کے رہنماؤں کو مدعو کیا جائے گا تاکہ مشترکہ طور پر امن، انصاف اور انسانی حقوق کے تحفظ کا پیغام دیا جاسکے۔ آخر میں مولانا سید صفی حیدر نے کہا کہ ہمارا مقصد کسی ملک یا قوم سے دشمنی نہیں بلکہ عالمی سطح پر انصاف، خودمختاری اور باہمی احترام کو فروغ دینا ہے۔ ہندوستان کی سرزمین ہمیشہ سے امن کی علمبردار رہی ہے اور ہم اسی روایت کو آگے بڑھاتے رہیں گے۔

لکھنؤ: سڑک حادثے میں ایم بی بی ایس طالب علم کی موت

لکھنؤ: 16 فروری (یو این آئی) لکھنؤ کے سشانت گولف سٹی علاقے میں دیر شب پیش آئے سڑک حادثے میں 23 سالہ ایم بی بی ایس طالب علم کی موت ہوگئی جبکہ اس کا دوست شدید طور سے زخمی ہوگیا۔ متوفی کی شناخت دھروا گروال کے طور پر ہوئی ہے جو ڈاکٹر رام منوہر لوہیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں آخری سال کے طالب علم تھے اور ادارے کے ہاسٹل میں مقیم تھے۔ وہ ضلع بجنور کے رہائشی راجیو اگروال کے بیٹے تھے۔ اس حادثے میں زخمی ہونے والا ان کا دوست ہاردک، جو میرٹھ کا باشندہ زیر علاج ہے۔ پولیس کے مطابق حادثہ رات تقریباً ڈیڑھ بجے پولیس ہیڈ کوارٹر کی سروس لین، ڈائل 112 کے سامنے پیش آیا۔ دھروا اور ہاردک موٹر سائیکل پر چائے پینے نکلے تھے کہ تیز رفتار اور بے قابو کنٹینر ٹرک نے ان کی بائیک کو ٹکر ماردی۔

درگاہ شاہ قوام الدین عباسیؒ پر مبینہ بلڈوزر کارروائی، ایف آئی آر کی درخواست

آل انڈیا محمدی مشن کا وفد تھانہ چوک پہنچا، غیر قانونی انہدام کی جانچ کا مطالبہ

لکھنؤ (نامہ نگار) آل انڈیا محمدی مشن کے جنرل سکریٹری سید بابر اشرف کی قیادت میں ایک نمائندہ وفد نے تھانہ چوک کمشنریٹ لکھنؤ پہنچ کر وقف میں درج درگاہ حضرت شاہ قوام الدین عباسی عرف حاجی حرمین شاہؒ پر مبینہ غیر قانونی بلڈوزر کارروائی کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لیے تحریری درخواست پیش کی۔ درخواست میں بتایا گیا کہ مذکورہ وقف درگاہ (وقف رجسٹریشن نمبر 94/2) پر 26 اپریل 2025 کو مبینہ طور پر بغیر کسی مجاز عدالت کے حکم اور وقف بورڈ کی اجازت کے بلڈوزر داخل کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں مذہبی ڈھانچے کو نقصان پہنچا اور زائرین وعقیدت مندوں میں خوف وہراس پیدا ہوا۔ وفد نے الزام عائد کیا کہ اس کارروائی سے مذہبی مقام کی حرمت متاثر ہوئی ہے جو قانون اور آئینی اصولوں کے منافی ہے۔ نمائندہ وفد کی جانب سے دی گئی درخواست میں کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی کی وائس چانسلر پروفیسر سونیا نتیا نند اور ڈاکٹر کے کے سنگھ سمیت دیگر متعلقہ افراد کے کردار کی جانچ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

ر.इ.सू.प्रौ.सं
NIELIT

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان
(وزارت تعلیم، محکمہ اعلیٰ تعلیم)، حکومت ہند
فروغ اردو بھون، FC-33/9، انسٹی ٹیوشنل ایریا، جسولہ،
110025 نئی دہلی۔

نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف الیکٹرانکس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی
(وزارت برائے الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی)، حکومت ہند
این آئی ای ایل آئی ٹی، چنڈی گڑھ
بڑاپھول، روپڑ۔ 140001 (پنجاب)

نوٹس برائے عوامی احتیاط

عام لوگوں کو بشمول تعلیمی اداروں، تربیتی مراکز اور تسلیم شدہ مراکز کو مطلع کرنے کے لیے کہ این سی پی یو ایل/این آئی ای ایل آئی ٹی (NIELIT) چنڈی گڑھ کے لوگو، مہروں، یا نجی سرٹیفکیٹس، پروموشنل مواد، ویب سائٹس یا کسی بھی پلیٹ فارم پر ناموں کا استعمال سختی سے ممنوع ہے جب تک کہ متعلقہ ادارے این سی پی یو ایل/این آئی ای ایل آئی ٹی چنڈی گڑھ سے پیشگی تحریری اجازت حاصل نہ کی گئی ہو۔

اس نوٹس کی کسی بھی خلاف ورزی کے نتیجے میں عدالت میں مناسب قانونی کارروائی کی جائے گی۔ مجرموں کو جرمانے کا بھی سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جیسے کہ الحاق کی منسوخی، بلیک لسٹ کرنا یا دیگر کارروائیاں جیسا کہ ضروری سمجھا جاتا ہے۔

این سی پی یو ایل، نئی دہلی اور این آئی ای ایل آئی ٹی (NIELIT) چنڈی گڑھ مشترکہ طور پر ایک پروجیکٹ کو چلا رہے ہیں جس کے تحت 'کمپیوٹر ایپلی کیشنز، بزنس اکاؤنٹنگ اور ملٹی لسانی ڈی ٹی پی' کے عنوان سے ایک سال کا کمپیوٹر ڈپلومہ دیا جاتا ہے۔

این سی پی یو ایل اور این آئی ای ایل آئی ٹی (NIELIT) چنڈی گڑھ تمام اسٹیک ہولڈرز کو سختی سے مشورہ دیتے ہیں کہ سرٹیفکیشن قبول کرنے یا معاہدہ کرنے سے پہلے ان تنظیموں سے متعلق کسی بھی دعوے یا وابستگی کی صداقت کی تصدیق کریں۔

تصدیق یا شکایات کی اطلاع دینے کے لیے، متعلقہ این سی پی یو ایل، نئی دہلی / این آئی ای ایل آئی ٹی (NIELIT) چنڈی گڑھ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

یہ نوٹس مفاد عامہ میں جاری کی جاتی ہے۔
تاریخ: 10 فروری 2026

چند روزہ تراویح سے اجتناب ضروری: ذکی نور عظیم ندوی

اسپتالوں واسٹیشنوں کے قریب اور امتحانات کے پیش نظر ختم قرآن کے بغیر مختصر تراویح پر بھی زور

لکھنؤ! رمضان بے پایاں رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے، جس میں دن کے فرض روزہ اور رات کے مسنون تراویح دونوں کو اس مہینہ کا امتیازی عمل بنا کر بے شمار اجر وثواب کا ذریعہ بنا دیا گیا، اور دونوں کو پورے مہینہ پابندی سے کرنے پر مغفرت کا وعدہ کیا گیا۔ لیکن بعض جگہوں پر چند ہی دنوں میں تین یا پانچ پارے یومیہ کے ذریعہ اس کے مختلف منفی پہلوؤں کو نظر انداز کرتے ہوئے جلد ہی تراویح ختم کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے جو نہایت تشویشناک ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا ذکی نور عظیم ندوی ڈائرکٹر سینٹر فار سوشل اینڈ ایجوکیشنل اویرنیس لکھنؤ نے کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس کی وجہ سے بہت سے بزرگ اور بیمار افراد اس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لمبی نمازوں کے عادی نہ رہنے والے حضرات جماعت میں شریک نہیں ہوتے یا انتظار کرتے ہیں کہ امام رکوع میں جائے تو دوڑ کر شریک ہوتے ہیں، اور بہت سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہوتے ہیں، بچے دوران تلاوت کھیلتے رہتے ہیں اور چند دنوں میں ختم کرنے والوں کی اکثریت یا تو بعد میں تراویح پڑھتی نہیں یا اس کے ساتھ کھلواڑ کا ثبوت دیتی ہے۔ اور جو لوگ تراویح پڑھ سکتے تھے ان کیلئے پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے اور رمضان کے ایام گزرتے گزرتے نمازیوں کی تعداد گھٹتی چلی جاتی ہے اور پانچ یا دس دن میں قرآن مکمل کرنے کے بعد اکثر لوگ تراویح نہیں پڑھتے۔ تراویح کا مقصد صرف ختم قرآن نہیں بلکہ پورے ماہ مستقل تراویح پڑھنا ہے۔ اور کسی بھی معتبر نص سے تراویح میں ختم قرآن کا حکم نہ ہونے کی وجہ سے اور اس لئے بھی کہ اسلام نے اعتدال اور آسانی کو اپنے تمام احکام میں ملحوظ رکھا ہے تین یا پانچ پارے کے بجائے ایک پارے کو عام کرنا چاہئے۔ اور اگر کہیں بیمار یا ضعیف افراد زیادہ ہوں اور اسپتالوں واسٹیشنوں کے قریب اور اس سال رمضان میں بورڈ امتحانات کے پیش نظر ختم قرآن کے بغیر مختصر تراویح کے انتظام میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن کہا جاسکتا ہے۔

صلاح الدین شیبو ایڈوکیٹ سوشلسٹ پارٹی کے ریاستی صدر نامزد

لکھنؤ۔ پریس کلب لکھنؤ میں ایک پریس کانفرنس کے دوران سوشلسٹ پارٹی کے قومی صدر نورالامین نے سینئر وکیل اور سوشلسٹ لیڈر صلاح الدین (شیبو) ایڈوکیٹ کو پارٹی کا ریاستی صدر نامزد کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج سیاست پیسے کی طاقت، جرائم اور میڈیا کے پروپیگنڈے کی بیماری میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے جمہوریت تیزی سے تسلط پسندی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ سرمایہ دارانہ، اقربا پروری اور انفرادیت پارٹی نظام پر حاوی ہے جس کی وجہ سے اچھے لوگوں کو سیاست میں جگہ نہیں مل رہی، اور جمہوریت کمزور پڑ رہی ہے۔ سوشلسٹ پارٹی سب سے پہلے اپنی پارٹی کے اندر اندرونی جمہوریت کو مضبوط کرے گی۔ صلاح الدین (شیبو) اپنے طالب علمی کے زمانے سے ہی ایک کٹر سوشلسٹ اور ایک صاف ستھری شبیہ کے حامل رہنما ہیں۔ ان کے آنے سے تنظیم مزید مضبوط ہوگی۔ ڈاکٹر رام منوہر لوہیا، کرپوری ٹھاکر، اور جے پرکاش نارائن کی پالیسیوں کے فروغ کو تقویت دی جائے گی۔ اس موقع پر موجودہ ریاستی صدر صلاح الدین (شیبو) ایڈوکیٹ نے کہا کہ سوشلزم کمزور ہو گیا ہے جس سے فرقہ پرستی کو عروج حاصل ہوا ہے۔ چونکہ سوشلزم اقربا پروری کا شکار ہو چکا ہے، اس لیے صرف سوشلسٹ نظریہ ہی فرقہ واریت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''میں نے کبھی اقتدار کے لیے سیاست نہیں کی، میرا مقصد اتحاد، مساوات اور معاشرے کے آخری فرد کو مرکزی دھارے میں لانا رہا ہے۔ فرقہ پرستی کسی بھی ملک یا معاشرے کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے، میں اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کروں گا کہ سچے سوشلسٹ متحد ہو کر فرقہ پرستی کا مقابلہ کریں اور ملک کو ذات پات، علاقائیت اور نسل پرستی سے آزاد کرائیں۔'' اس موقع پر پریس کانفرنس میں پارٹی کے جنرل سکریٹری میگسیسے انعام یافتہ سندیپ پانڈے پریس کانفرنس میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ پارلیمانی بورڈ کے جنرل سکریٹری دھننجے سنہا، ٹریڈ یونین لیڈر گریش کمار پانڈے، پارلیمانی بورڈ کے سابق چیئرمین محمد شعیب ایڈوکیٹ، ریاستی جنرل سکریٹری سلیم خان، کسان سبھا کے جنرل سکریٹری راجیو یادو، ایڈوکیٹ عمران احمد، انیس احمد خان ایڈوکیٹ، ارشد صفی پوری، پاسن رائنسن، مکیش پال، ڈاکٹر محمد فرید خان، واثق خان، مینا کشی مارٹن سنگھ، قومی صدر مہیلا سبھا، وغیرہ نے صلاح الدین (شیبو) کو مبارکباد دی۔

اردو اکادمی دہلی اور گولڈ کنگ چیری ٹیبل ٹرسٹ، دہلی کے تحت مشاعرہ

معید رہبر لکھنوی کو احمد علی انصاری ایوارڈ سے نوازا گیا

لکھنؤ/دہلی (پریس ریلیز) اردو اکادمی دہلی کے مالی تعاون سے گولڈ کنگ چیری ٹیبل ٹرسٹ دہلی کے بینر تلے بٹلا ہاؤس، جامعہ نگر، اوکھلا نزد ہری مسجد نئی دہلی میں واقع حسن رائز پبلک اسکول'' میں احمد علی انصاری مرحوم کی یاد میں ایک کل ہند مشاعرہ اور ایوارڈ فنکشن کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت معروف ادیب عظیم اختر اور نظامت درد دہلوی نے کی۔ مہمانان کی حیثیت سے رئیس مظفرنگری، شہادت علی نظامی اور معید رہبر لکھنوی نے شرکت کی۔ نیز معید رہبر لکھنوی کی خدمت میں توصیفی سند کے ساتھ احمد علی میموریل ایوارڈ برائے 2026 پیش کیا گیا۔ قاری محمد آفاق کی تلاوت اور کریم درویش واشیم کی نعت پاک سے مشاعرے کا آغاز ہوا۔ شعراء کا منتخب کلام حاضر ہے۔

ہم نے کئی چراغ ادب میں جلائے ہیں
تب جا کے آج اتنے اجالے میں آئے ہیں
معید رہبر لکھنوی

بے حس کسی پہاڑ کا منظر نہیں ہوں میں
آوارگی کا شوق ہے، بے گھر نہیں ہوں میں
درد دہلوی

جو اپنی اک ستم کی داستاں معلوم ہوتی ہے
شمع کے پاس پروانے کی جاں معلوم ہوتی ہے
رئیس مظفرنگری

کسی بربریت کی کہانی یاد رکھنے کو
لہو کا ایک قطرہ بھی نشانی چھوڑ جاتا ہے
شہادت علی نظامی

درویش کا جلال ہواؤں سے کم نہیں
ممکن ہے پتھروں سے وہ پانی نچوڑ دے
کریم درویش واشیم

فاتحہ پڑھنے بھی آئی ہو تو ہے ساتھ رقیب
تم مسلمان ہو؟ مردے کو جلاتی کیوں ہو
محمد علی علوی

زباں وہ کہاں بول پاتی ہے رازی
نظر سے جو اہل نظر بولتے ہیں
اسرار رازی

کسی سے کیوں کہیں ہم حال دل کا
ہمارا عشق معیاری بہت ہے
ڈاکٹر افروز طالب

حسن ترا مطلع ہے غزل کا اور بدن ہے پوری غزل
دیکھ کے تجھ کو دل یہ مگن ہے اور مگن ہے پوری غزل
وفا اعظمی

ان کے علاوہ ندیم عاصم بجنوری، معین قریشی، رفیق ناگوری، عمران شجر، اقبال تقی شیرکوٹی، فرقان گوہر، احترام صدیقی، عاصم کرتپوری، محبوب امین، قلم بجنوری، سلمان دانش، شاہد سیانوی اور کمال تقی شیرکوٹی نے کلام سنایا۔

اسرائیل کی من مانی

اسرائیلی کابینہ نے مقبوضہ مغربی کنارے (ویسٹ بینک) میں زمینوں کی رجسٹریشن کا عمل دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔اس منصوبے کا مقصد ان زمینوں کو سرکاری تحویل میں لینا ہے جن کی ملکیت کے دستاویزی ثبوت فلسطینی فراہم نہیں کر سکیں گے۔ نئے قانون کے تحت، اگر کوئی فلسطینی اپنی زمین کی ملکیت ثابت کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو وہ زمین خود بخود اسرائیل کی ’’ریاستی ملکیت‘‘ بن جائے گی۔جی سے بھارت میں یہ قانون پاس کیا گیا ہے کہ جس کے پاس حکومت کے طے کردہ کاغزات نہیں ہوں گے وہ گھس پیٹھیا قرار دیا جائے گا اور اسے یا تو ملک بدر کیا جائے گا یا پھر پناہ گزیں کیمپ میں رہنا ہوگا۔اس پر عمل درآمد بعض ریاستی حکومتوں نے شروع بھی کر دیا ہے۔اور اس مین یہ بھ ی التزام رکھا گیا ہے کہ اگو کوئی گیر مسلم یعنی ہندو ایسا کرنے میں قاصر ہے وا سے بھارت کی شہریت دے دی جائے گی لیکن اگر ہو مسلم ہے تو اسے حکومت کے مقرر کردہ قانون کے مطابق کاروائی جھیلنا ہوگ۔ٹھیک اسی طرح اسرائیل نے بھی یہ طے کر یا ہے کہ فلسطین کے پاس کاغز نہیں ہوں گے تو وہ زمین اسرائیل کی ہوگی، خواہ اسرائیل کے پاس کاغز ہوں یا نہ ہوں، اسی کو کہتے ہیں اندھیر نگری چوپٹ راج۔

یہ فیصلہ خاص طور پر ’’ایریا سی‘‘ پر لاگو ہوگا، جو مغربی کنارے کا وہ حصہ ہے جہاں اسرائیل کا مکمل انتظامی اور فوجی کنٹرول ہے۔یہ علاقہ 1990 کی دہائی میں ہونے والے اوسلو معاہدوں کے تحت تین حصوں میں تقسیم کے بعد مکمل طور پر اسرائیلی کنٹرول میں ہے۔اس علاقے میں تقریباً تین لاکھ فلسطینی آباد ہیں جن کا ذریعہ معاش ان زرعی زمینوں سے وابستہ ہے۔زمینوں کی رجسٹریشن کا یہ عمل 1967 کی جنگ کے بعد سے معطل تھا، جسے اب دوبارہ شروع کیا جا رہا ہے۔اس فیصلے کے بعد فلسطینی قیادت اور عالمی برادری کی جانب سے شدید احتجاج دیکھنے میں آیا ہے: فلسطینی صدارتی دفتر نے اسے ’’سنگین اشتعال انگیزی‘‘ اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے امریکہ اور اقوام متحدہ سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔حماس نے موقف اختیار کیا ہے کہ اسرائیل اس حربے کے ذریعے ناجائز قبضے کو قانونی شکل دینا چاہتا ہے۔اردن، قطر، مصر اور ترکی نے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے اسے امن کی کوششوں کے لیے مہلک قرار دیا ہے۔اسرائیلی تنظیم پیس ناؤ ※ نے اسے زمینوں پر بڑے ’’قبضے‘‘ کی کوشش قرار دیا ہے۔اقوام متحدہ کی اعلیٰ عدالت نے 2024 میں اپنی رائے میں واضح کیا تھا کہ فلسطینی علاقوں پر اسرائیلی قبضہ اور وہاں بستیوں کا قیام غیر قانونی ہے۔صدر ٹرمپ کی انتظامیہ نے بستیوں کی تعمیر پر خاموشی اختیار کر رکھی ہے، تاہم وہ ماضی میں باضابطہ الحاق کی مخالفت کر چکے ہیں۔

☆لبنان کے مشرقی علاقے میں شامی سرحد کے قریب ایک اسرائیلی فضائی حملے کے نتیجے میں چار افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ یہ حملہ ایک ایسے وقت میں ہوا ہے جب خطے میں جنگ بندی کے باوجود کشیدگی برقرار ہے۔لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق، ایک اسرائیلی ڈرون نے لبنان-شام سرحد پر موجود ایک گاڑی کو نشانہ بنایا۔لبنان کی وزارتِ صحت نے تصدیق کی ہے کہ گاڑی میں سوار چاروں افراد موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ یہ کارروائی لبنان کے علاقے مجدل عنجر میں کی گئی۔اسرائیلی فوج نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے فلسطینی عسکری تنظیم اسلامی جہاد ※ کے اہلکاروں کو نشانہ بنایا ہے، جنہیں وہ دہشت گرد قرار دیتے ہیں۔نومبر 2024 میں اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا تھا، تاہم رپورٹس کے مطابق اسرائیل لبنان میں باقاعدگی سے فضائی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ رپورٹ کے مطابق، جنگ بندی کے معاہدے کے بعد سے اب تک لبنان میں اسرائیلی کارروائیوں کے نتیجے میں 370 سے زائد افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔

امریکی میڈیا کی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ دسمبر میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اسرائیلی وزیرِ اعظم بنیامین نیتن یاہو کو یقین دہانی کرائی تھی کہ اگر ایران کے ساتھ کسی معاہدے تک رسائی ممکن نہ ہو سکی تو وہ ایران کے میزائل پروگرام کے خلاف اسرائیلی حملوں کی حمایت کریں گے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یہ بات فلوریڈا میں دسمبر کے دوران دونوں رہنماؤں کے درمیان ہونے والی ایک ملاقات میں کہی گئی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ٹرمپ نے واضح کیا تھا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات میں پیش رفت نہ ہونے کی صورت میں اسرائیل کی جانب سے ایران کے بیلسٹک میزائل پروگرام کو نشانہ بنانے کی کارروائی کی حمایت کی جا سکتی ہے۔امریکی میڈیا کے مطابق صدر ٹرمپ نے اس ملاقات میں اسرائیلی قیادت کو یہ پیغام بھی دیا کہ واشنگٹن ایران کے ساتھ کسی ممکنہ معاہدے کے حوالے سے نتائج کا انتظار کرے گا، تاہم اگر سفارتی کوششیں ناکام رہیں تو فوجی کارروائی کے امکان کو مسترد نہیں کیا جائے گا۔ امر ملحوظ رہے کہ یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ایران کے جوہری اور میزائل پروگرام کے حوالے سے خطے میں کشیدگی برقرار ہے اور امریکہ، اسرائیل اور ایران کے درمیان تعلقات مسلسل دباؤ کا شکار ہیں۔ تاہم اس حوالے سے امریکی انتظامیہ یا اسرائیلی حکومت کی جانب سے باضابطہ طور پر کوئی تصدیق یا ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

آسام میں حد بندی کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب

آسام میں حد بندی سے قبل 126 میں سے 30 انتخابی حلقوں میں مسلم ووٹرس کا دبدبہ تھا۔ حد بندی کے بعد ایسے انتخابی حلقوں کی تعداد نصف ہو جانے کا اندازہ ھے

دیپرا سر ما بروا

آسام میں اس بار کا اسمبلی انتخاب 2023 میں ہونے والی متنازعہ حد بندی (Delimitation) کے بعد پہلا اسمبلی انتخاب ہوگا۔ حد بندی کے بعد 126 میں سے تقریباً 40 حلقے متاثر ہوئے ہیں، جس سے کافی ابہام پیدا ہوا ہے۔ اگرچہ حلقوں کی مجموعی تعداد وہی ہے، لیکن کئی کے نام بدل گئے ہیں۔ حدود تبدیل ہو چکی ہیں اور بعض صورتوں میں 2 الگ الگ حلقوں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ہاجو کا نیا نام سوالکوچی، اور بھبنی پور کا سور بھاگ ہو گیا۔ اس کے باعث گوہاٹی کے بہت سے ووٹرس کو بھی یہ اندازہ نہیں کہ وہ کس حلقے میں شامل ہیں۔ یہ ابہام سیاسی پارٹیوں کے اندر بھی پایا جاتا ہے۔ ریاست میں ووٹر لسٹ کی خصوصی نظر ثانی (ایس آر) کے بعد 10 فروری 2026 کو الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری حتمی فہرست کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے سامنے مزید ایک چیلنج یہ ہے کہ حلقوں کی بدلی ہوئی نوعیت اور آبادیاتی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے موزوں امیدوار تلاش کیے جائیں۔

2022 میں جموں و کشمیر میں بھی اسی نوعیت کی حد بندی کی گئی تھی تاکہ مخصوص نتائج حاصل کیے جا سکیں۔ جموں و کشمیر میں 6 نئے حلقے شامل کیے گئے، جبکہ آسام میں اسمبلی نشستوں کی تعداد برقرار رکھی گئی۔ تاہم آسام کابینہ نے 4 اضلاع کو دوبارہ ان کے پرانے اضلاع میں ضم کر دیا، جس سے اضلاع کی تعداد 35 سے کم ہو کر 31 رہ گئی۔ اس انضمام کے نتیجے میں کئی مسلم اکثریتی حلقے جنوبی سلمارا، بارپیٹا (2 نشستیں)، درانگ، نوگاؤں، سبھا گر، ہیلاکانڈی اور کریم گنج بی ختم ہو گئے، جبکہ ہندو اور قبائل اکثریتی نشستوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ جموں و کشمیر کی طرح آسام میں بھی حد بندی کے بعد مختلف آبادی والے حلقے ایک دوسرے سے متصل بنا دیے گئے۔ مختلف حد بندی کمیشنوں نے اقلیتوں کو مزید حاشیے پر ڈالنے کے لیے بڑی اور چھوٹی آبادی والے حلقے ساتھ ساتھ بنانے میں جھجک نہیں دکھائی۔

حد بندی سے پہلے 126 میں سے 30 حلقوں میں مسلم ووٹروں کا غلبہ تھا، جبکہ مزید 10 حلقوں میں وہ نتائج پر اثر انداز ہو سکتے تھے۔ حد بندی کے بعد ایسے حلقوں کی تعداد نصف رہ جانے کا اندازہ ہے (دلچسپ بات یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کا کہنا ہے کہ آئندہ 15-10 برسوں میں ریاست میں ہندو اقلیت بن جائیں گے)۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق ریاست کی آبادی میں مسلمانوں کا تناسب 34 فیصد تھا اور موجودہ اسمبلی میں مسلم اراکین کی تعداد 31 ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ ان کی تعداد کم ہو کر مجموعی اراکین کا چھٹا حصہ رہ جائے۔ شاید یہی وجہ تھی کہ گزشتہ انتخابات میں بی جے پی کی قیادت والے اتحاد کو 75 نشستیں جبکہ کانگریس کی قیادت والے اتحاد کو 50 نشستیں ملی تھیں۔ کانٹے کے مقابلے میں ہر نشست اہمیت رکھتی ہے۔ اسی تناظر میں بی جے پی نے حد بندی اور خصوصی نظر ثانی، دونوں کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ریاست میں یہ دونوں معاملات کوئی بڑا سیاسی مسئلہ نہیں بن سکے۔ اپوزیشن نے حد بندی اور ایس آر کو ’طے شدہ حقیقت‘ سمجھ کر شاید ایک موقع گنوا دیا۔

اگرچہ انتخابی تاریخوں کے اعلان سے پہلے دونوں اتحاد غیر مستحکم دکھائی دیتے ہیں۔ علاقائی پارٹی ’رائجور دل‘ کی جانب سے جنوری تک نشستوں کی تقسیم طے کرنے کے الٹی میٹم کے باوجود کانگریس سے مذاکرات فروری تک جاری رہے۔ کانگریس اور لورن جیوتی گگوئی کی ’آسام جاتیو پریشد‘ کے درمیان بھی بات چیت جاری ہے۔ اس دوران کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا نے 7 امیدواروں کا اعلان کر دیا، جو اتحاد میں دراڑ کی علامت ہے۔ اپوزیشن کے لیے مثبت پہلو یہ ہے کہ حکمراں این ڈی اے کو بھی اندرونی مشکلات درپیش ہیں۔ بی جے پی کے اندر بڑھتی کشمکش اور ہیمنت بسوا سرما مخالف گروپ کی سرگرمیوں کے علاوہ اتحادی پارٹیاں آسام گن پریشد (اے جی پی) اور بوڈولینڈ پیپلز فرنٹ (بی پی ایف) زیادہ نشستوں کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ بی پی ایف اور پرمود بورو کی قیادت والی ’یونائیٹڈ پیپلز پارٹی لبرل‘ (یو پی پی ایل) کے درمیان تناؤ نے نشستوں کی تقسیم مزید پیچیدہ بنا دی ہے۔ اے جی پی کو بی جے پی نچلے آسام کی مسلم اکثریتی نشستوں پر انتخاب لڑنے کے لیے کہہ رہی ہے۔ امکان ہے کہ انتخابات کے اعلان تک یہ معاملہ حل نہ ہو سکے۔

اسی تقسیم شدہ ماحول میں آسام بی جے پی کے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل سے ایک اینیمیشن شیئر کی گئی جس میں وزیر اعلیٰ کو کاؤبوائے کے روپ میں دکھایا گیا تھا، جو ایک داڑھی والے شخص پر قریب سے گولی چلا رہے تھے۔ کیپشن تھا ’غیر ملکیوں سے پاک آسام‘ اور ’کوئی رحم نہیں‘۔ اس پر شدید ردعمل آیا اور پارٹی کو ویڈیو ہٹانی پڑی۔ بسوا سرما نے اس سے لاتعلقی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نہ انہوں نے یہ ویڈیو بنائی اور نہ شیئر کی۔ تاہم انہوں نے زور دیا کہ بنگلہ دیش سے دراندازوں کو نشانہ بنانا ان کا فرض ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ جب وہ ’میاں مسلمان‘ کہتے ہیں تو ان کی مراد بنگلہ دیشی بنگلہ بولنے والے مسلمان ہوتے ہیں، نہ کہ آسامیہ مسلمان۔ اب تک ان پر نفرت انگیز تقاریر کے الزامات کا قانونی اثر نہیں پڑا تھا، لیکن 40 سے زائد سرکردہ شہریوں نے گوہاٹی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے عدالتی مداخلت کی اپیل کی۔ معروف دانشوروں (جن میں ہیرین گوہین، مصنف اور سابق ڈی جی پی ہری کرشن ڈیکا، سابق آرچ بشپ تھامس مینمپر مپل، راجیہ سبھا رکن اجیت کمار بھویان اور ’نارتھ ایسٹ ناؤ‘ کے ایڈیٹر ان چیف پریش مالاکار شامل ہیں) نے اس خط پر دستخط کیے، جس میں شاعروں، ادیبوں، سابق آئی اے ایس افسران، سائنسدانوں اور ماہرین تعلیم کی حمایت بھی شامل تھی۔

خط میں وزیر اعلیٰ کے ان بیانات کی نشاندہی کی گئی جن میں انہوں نے لوگوں سے کہا تھا کہ وہ یقینی بنائیں کہ ’میاؤں کو تکلیف ہو‘، اور حکام کو بھی اس کے لیے اوور ٹائم کام کرنے کا کہا تھا۔ دستخط کنندگان کا کہنا تھا کہ ایسے بیانات کسی آئینی منصب پر فائز شخص کو زیب نہیں دیتے۔ خط میں یہ بھی کہا گیا کہ وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کارکنوں کو ووٹر لسٹ میں ’میاؤں‘ کے خلاف اعتراضات داخل کرنے کی ہدایت دے کر خصوصی نظر ثانی کے نیم عدالتی عمل میں مداخلت کی کوشش کی۔ مزید برآں، ان کے اس بیان کا حوالہ دیا گیا کہ اگر کوئی رکشہ چلانے والا ’میاں‘ ہے اور کرایہ 5 روپے بنتا ہے تو لوگوں کو صرف 4 روپے دینے چاہئیں۔ اسے ایک برادری کے خلاف جسمانی نقصان، معاشی امتیاز اور سماجی تذلیل کی براہ راست ترغیب قرار دیا گیا۔ کئی برسوں سے ہیمنت بسوا سرما ’میاں مسلمانوں‘ کو مختلف مسائل، حتیٰ کہ سبزیوں کی بڑھتی قیمتوں تک کا ذمہ دار ٹھہراتے رہے ہیں۔ 2023 میں انہوں نے کہا تھا کہ دیہات میں قیمتیں کم ہیں، لیکن یہاں (مسلم فروش) مقامی آسامی لوگوں کو زیادہ قیمت پر سبزیاں فروخت کرتے ہیں۔ میڈیا نے ان بیانات کو نمایاں طور پر نشر کیا۔

کیا اس بار وہ حد سے آگے بڑھ گئے ہیں؟ کیا اقلیتوں کے خلاف بیانیہ اب مؤثر نہیں رہا؟ ہیمنت بسوا سرما کی جانب سے رکن پارلیمنٹ اور ریاستی کانگریس صدر گورو گگوئی کو ’پاکستانی ایجنٹ‘ قرار دینے کا وہ اثر نہیں ہوا جس کی توقع کی گئی تھی۔ آسام پولیس کی ایس آئی ٹی کی 2 گھنٹے طویل پریس کانفرنس سے 2 باتیں سامنے آئیں... گگوئی کی برطانوی اہلیہ نے ایک سال تک ایک پاکستانی این جی او کے لیے کام کیا تھا، اور گگوئی 2013 میں (رکن پارلیمنٹ بننے سے پہلے) پاکستان گئے تھے۔ بار بار لگائے جانے والے ان الزامات کا اثر مدھم پڑ چکا ہے۔ گگوئی نے سوال اٹھایا کہ اگر وہ واقعی قومی سلامتی کے لیے خطرہ تھے تو ایس آئی ٹی نے ان سے کبھی پوچھ گچھ کیوں نہیں کی؟ رائجور دل کے سربراہ اکھل گگوئی نے کہا کہ ’’وزیر اعلیٰ نے فیس بک پوسٹس اور نظموں پر لوگوں کو گرفتار کروایا ہے، لیکن وہ ایک ایسے لیڈر کو گرفتار نہیں کر پا رہے جس پر وہ سلامتی کے لیے خطرہ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں!‘‘

مغربی کنارے میں اسرائیل کی توسیع پسندانہ جارحیت

اسد مرزا

اسرائیل مغربی کنارے میں اپنی توسیع پسندانہ پالیسی کو بلا روک ٹوک جاری رکھے ہوئے ہے۔ امریکہ، اقوام متحدہ اور کئی عرب ریاستوں نے اسرائیل کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے کیونکہ وہ مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی اسرائیلیوں کو براہ راست مغربی کنارے کی زمین خریدنے کی اجازت دے کر، اور ان علاقوں پر زیادہ اسرائیلی کنٹرول بڑھا کر فلسطینی اتھارٹی کے کنٹرول کم کرنا ہے۔

وائٹ ہاؤس کے ایک اہلکار نے اسرائیل کے مغربی کنارے کے الحاق کے خلاف ڈونلڈ ٹرمپ کی مخالفت کا اعادہ کیا ہے، اسرائیلی منصوبوں کے اعلان کے بعد جو مقبوضہ فلسطینی علاقے میں مزید بستیوں کی تعمیر کی راہ ہموار کریں گے۔ اتوار (8 فروری) کو اعلان کردہ اقدامات میں، یہودی اسرائیلیوں کو مغربی کنارے کی زمین براہ راست خریدنے کی اجازت دینا، اور ان علاقوں پر زیادہ اسرائیلی کنٹرول کو بڑھانا شامل ہے جہاں فلسطینی اتھارٹی طاقت کا استعمال کرتی ہے۔ یہ ابھی تک واضح نہیں ہے کہ اسرائیل کی سیکیورٹی کابینہ کی طرف سے منظور کیے گئے نئے قوانین کب نافذ العمل ہوں گے لیکن انہیں مزید منظوری کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں ایک جانب علاقائی ممالک اور دیگر عالمی تنظیموں نے اس منصوبے کی مذمت کی ہے، وہیں دوسری جانب حیران کن طور پر وائٹ ہاؤس کے ایک اہلکار نے پیر (9 فروری) کو کہا کہ ’’مستحکم مغربی کنارے اسرائیل کو محفوظ رکھتا ہے اور خطے میں امن کے حصول کے لیے اس انتظامیہ کے ہدف کے مطابق ہے۔اقوام متحدہ کے ترجمان اسٹیفن ڈوجارک نے ایک بیان میں کہا کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوٹیرس صورتحال پر ’’شدید فکر مند‘‘ ہیں، انہوں نے کہا کہ یو این سکریٹری جنرل گوٹیرس نے متنبہ کیا کہ ’’اس فیصلے سمیت زمین پر موجودہ رفتار دو ریاستی حل کے امکانات کو ختم کر رہی ہے۔ 500,000 سے زیادہ اسرائیلی مغربی کنارے میں بستیوں اور چوکیوں میں رہتے ہیں جو کہ بین الاقوامی قوانین کے تحت غیر قانونی ہیں۔ وہاں تقریباً تیس لاکھ فلسطینی رہتے ہیں۔

فلسطینی صدر محمود عباس- جو فلسطینی اتھارٹی (PA) کے سربراہ ہیں، جو مغربی کنارے کے کچھ حصوں پر حکمرانی کرتے ہیں، نے ان اقدامات کو ’’خطرناک‘‘ اور فلسطینی خودمختاری کے تحت آنے والے علاقوں میں بھی یہودی بستیوں کی توسیع، زمین کی ضبطی اور فلسطینی املاک کی مسماری کو قانونی حیثیت دینے کی اسرائیل کی کھلی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے امریکہ اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ اسرائیلی این جی او پیس ناؤ کے مطابق کابینہ کے فیصلے سے PA کو کمزور کرنے کا خطرہ ہے اور اس میں معاہدوں کو منسوخ کرنا اور ڈی فیکٹو الحاق نافذ کرنا شامل ہے۔ اس نے اسرائیلی حکومت پر ’’مغربی کنارے میں بڑے پیمانے پر زمین کی چوری کے راستے میں ہر ممکنہ رکاوٹ ختم کرنے کا‘‘ الزام بھی لگایا ہے۔

برطانیہ نے کہا ہے کہ اس نے اس اقدام کی ’’سختی سے مذمت‘‘ کی ہے اور اسرائیل سے فیصلہ واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے، اور کہا ہے کہ ’’فلسطین کے جغرافیائی یا آبادیاتی ہیئت کو تبدیل کرنے کی کوئی بھی یکطرفہ کوشش مکمل طور پر نا قابل قبول ہے اور یہ بین الاقوامی قانون سے متصادم ہوگی۔‘‘

مصر، اردن، متحدہ عرب امارات، انڈونیشیا، پاکستان، ترکی، سعودی عرب اور قطر کے وزرائے خارجہ نے اس اعلان کو اس کے غیر قانونی الحاق اور فلسطینی عوام کی نقل مکانی کی کوششوں میں تیزی‘‘ قرار دیا۔ ان کے بیان میں ’’مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی حکومت کی جانب سے جاری توسیع پسندانہ پالیسیوں اور غیر قانونی اقدامات کے خلاف خبردار کیا گیا ہے، جو خطے میں تشدد اور تنازعات کو ہوا دیتے ہیں‘‘۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ اس اقدام کا مقصد مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں کو مسلط کرنا، فلسطینیوں کو بے گھر کرنا اور وہاں غیر قانونی اسرائیلی خودمختاری مسلط کرنا ہے۔ علاقے کا الحاق نیتن یاہو کے اتحاد میں انتہائی دائیں بازو کی جماعتوں کی ایک طویل عرصے سے ترجیح رہی ہے۔

متنازعہ فیصلہ

اسرائیل کی سکیورٹی کابینہ کے اس حالیہ فیصلے سے یہودی آبادکاروں کے لیے مغربی کنارے میں زمین خریدنا آسان ہو جائے گا اور اسرائیلی حکام کو ان علاقوں میں کارروائی کرنے کے لیے مزید اختیارات دیں گے جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مکمل طور پر فلسطینی کنٹرول میں ہیں۔ ان میں سے ایک، الٹرا نیشنلسٹ وزیر خزانہ بیزلیل سموٹریچ نے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت فلسطینی ریاست کے تصور کو ختم کرنا جاری رکھے گی۔‘‘

زیادہ تر ممالک نے طویل عرصے سے اسرائیل کے ساتھ فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کی ہے جو نسلوں پرانے تنازعے کو حل کرنے کا بہترین طریقہ ہے اور مغربی کنارے کو، جس پر اسرائیل نے 1967 سے قبضہ کر رکھا ہے، اس مستقبل کی ریاست کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز اور سموٹریچ نے ایک مشترکہ بیان جاری کیا جس میں پانچ رکنی سیکیورٹی کابینہ کے فیصلوں کی وضاحت کی گئی، جنہیں مکمل طور پر شائع نہیں کیا گیا ہے۔

سیکیورٹی کابینہ نے 1967 سے پہلے اردن کے مغربی کنارے کے کنٹرول سے متعلق قانون کو منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ زمین کی رجسٹریوں کو خفیہ رکھنے کی بجائے عوامی بنایا جائے، اور سول انتظامیہ کے دفتر سے اجازت نامے کی شرط کو ختم کیا جائے۔ اسرائیلی سیٹلمنٹ واچ ڈاگ گروپ پیس ناؤ سے تعلق رکھنے والے ہاگیٹ آفران نے کہا کہ اس فیصلے کو بین الاقوامی قانون نے روکا ہے اور یہ مغربی کنارے کے الحاق کی طرف ایک قدم کی نمائندگی کرتا ہے۔ یشا کونسل، جو کہ غیر قانونی بستیوں کا ایک اجتماع ہے، نے اس فیصلے کو ’’58 سالوں میں سب سے اہم‘‘ قرار دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی حکومت اب عملی طور پر اعلان کر رہی ہے کہ ’’اسرائیل کی سرزمین یہودیوں کی ملکیت ہے‘‘۔

اس اقدام میں کیا شامل ہے۔

نئی ہدایات میں شاید سب سے زیادہ جارحانہ تبدیلی اسرائیلی فورسز کو ایریا ’اے‘ اور ’بی‘ زونز میں نفاذ اور مسمار کرنے کی اجازت دینا ہے، جو اوسلو معاہدے کے تحت، فلسطینی شہری اور سلامتی کے کنٹرول میں ہیں۔ ایریا ’سی‘، جو کل اسرائیلی کنٹرول میں ہے، مغربی کنارے کا 60 فیصد بنتا ہے۔ 700,000 سے زیادہ غیر قانونی اسرائیلی آبادکار ایریا ’سی‘، اور مقبوضہ مشرقی یروشلم میں 250 سے زیادہ غیر قانونی بستیوں میں رہتے ہیں۔

بین الاقوامی قانون کو نظر انداز کرنے کے لیے، اسرائیل نے ایک نیا قانونی طریقہ کار متعارف کرایا ہے: ’’قدرت اور ماحولیات کا تحفظ‘‘۔ یہ فیصلہ کلیدی فلسطینی شہروں میں ’’میونسپل اپر تھائیڈ‘‘ کے نظام کو بھی ادارہ بناتا ہے، انہیں PA کے دائرہ اختیار سے ہٹا کر۔ مجموعی طور پر، یہ فیصلے اسرائیل کی توسیع پسندانہ پالیسیوں کے تسلسل کے طور پر شمار کیا جا سکتا ہے جو تمام بین الاقوامی اصولوں اور قانون کی حکمرانی کی خلاف ورزی بھیہے، لیکن ان کے طویل مدتی مذہبی اور سیاسی اثرات بھی ہیں۔ مثلاً ای، جی ابراہیمی مسجد جو کہ ایک مسلم مقدس مقام ہے جس کا انتظام پہلے فلسطینی اوقاف کے زیر انتظام تھا، اب اسے مسلم سائٹ نہیں سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس کا انتظام اب کریات اربع میں یہودی مذہبی کونسل کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ اسرائیل نے نہ صرف طاقت کے ذریعے بلکہ قانون کے ذریعے اپنی شناخت کو مؤثر طریقے سے یہودی بنایا ہے۔‘‘ 2010 میں، اسرائیلی حکومت نے پہلے ہی ہیبرون میں واقع ابراہیمی مسجد کو ’’یہودی ثقافتی ورثہ‘‘ کے طور پر شمار کیا تھا۔

اگر عالمی برادری اس معاملے پر خاموشی اختیار کرتی رہی تو وہ دن دور نہیں جب اسرائیل اپنے امریکی حامیوں کے فائدے کے لیے غزہ کے ساحل کو عیش و آرام کا مرکز بنا کر پورے مغربی کنارے اور دیگر فلسطینی بستیوں پر بھی اپنا قبضہ جمالے۔

☆☆☆

جیفری اپسٹین نامی بھوت سے کیسے بچا جائے

سرمایہ، اقتدار اور احتساب کے درمیان نازک توازن ضروری ہے۔ جب پیسہ مقصد پر غالب آجائے تو نظریہ کمزور پڑ جاتا ہے۔ اپسٹین معاملہ طاقت، دولت اور سیاست میں مفادات کے ٹکراؤ اور شفافیت کے سوالات اٹھاتا ہے

سید خرم رضا

ہر دور میں سماجی تبدیلی کی کہانی میں ایک مستقل کردار سرمائے کا رہا ہے۔ نظریات، جذبہ اور قیادت اپنی جگہ اہم سہی، مگر کسی بھی بڑے خواب کو حقیقت کا روپ دینے کے لیے وسائل درکار ہوتے ہیں، اور وسائل کی بنیاد اکثر پیسہ بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں مصلحین، مہم جو رہنماؤں اور سماجی کارکنوں کو کسی نہ کسی شکل میں سرمایہ فراہم کرنے والوں کی ضرورت پیش آئی۔ تاہم اس تعلق کے ساتھ ایک نازک توازن بھی جڑا رہا یعنی فاصلہ۔ جب یہ فاصلہ برقرار رہتا ہے تو تعاون ثمر آور ثابت ہوتا ہے، اور جب یہ متاثر ہوتا ہے تو مفادات کے ٹکراؤ جنم لیتے ہیں۔ سرمائے دار اور سماجی تبدیلی کے داعی یعنی اقتدار میں بیٹھے افراد کے درمیان یہ فاصلہ دراصل شفافیت، جواب دہی اور حدود کے احترام کا نام ہے۔ اگر سرمایہ مقصد پر غالب آ جائے تو نظریہ کمزور پڑ جاتا ہے، اور اگر نظریہ وسائل کی حقیقت سے آنکھ چرالے تو منصوبہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ اس لیے دونوں کے درمیان ایک ایسا رشتہ درکار ہے جس میں نہ اندھی وابستگی ہو اور نہ ہی بے جا مداخلت۔ سماج اسی توازن کو قبول کرتا ہے جہاں سرمایہ سہارا بنے، سایہ نہیں۔

اس پورے منظرنامے میں ذرائع ابلاغ کا کردار بھی غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ میڈیا نہ صرف معلومات پہنچاتا ہے بلکہ رائے عامہ تشکیل دیتا ہے، سوال اٹھاتا ہے اور طاقت کے مراکز کا احتساب کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوری معاشرے میں میڈیا یہ دیکھتا ہے کہ سرمایہ کہاں سے آ رہا ہے، کن شرائط پر آ رہا ہے، اور اس کے سماجی اثرات کیا ہوں گے۔ اگر میڈیا آزاد، ذمہ دار اور تحقیق پر مبنی ہو تو وہ طاقت اور دولت کے بیچ موجود دھند کو صاف کر سکتا ہے، اگر وہ سنسنی یا جانبداری کا شکار ہو جائے تو اعتماد مجروح ہوتا ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں سرمائے داروں اور اقتدار کے ایوانوں کے تعلقات میں نمایاں تبدیلی محسوس کی گئی ہے۔ عالمی معیشت کی رفتار، کارپوریٹ اثر و رسوخ اور سیاست کی بڑھتی ہوئی لاگت نے اس رشتے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بعض ناقدین کے نزدیک اب فوری فائدے کی دوڑ نے طویل مدتی قومی مفاد کو پس منظر میں دھکیل دیا ہے۔ اقتدار میں بیٹھے افراد پر یہ دباؤ بھی بڑھا ہے کہ وہ سرمایہ کاری کو راغب رکھیں، جب کہ سرمایہ کار فوری نتائج کے متلاشی رہتے ہیں۔ اس کشمکش میں اصول، ضوابط اور اخلاقیات کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

جیفری اپسٹین کا معاملہ محض ایک فرد کی مجرمانہ سرگرمیوں تک محدود نہیں رہا بلکہ اس نے طاقت، دولت اور احتساب کے سوالات کو بھی نمایاں کیا۔ اسی لئے جیفری اپسٹین نامی اشخاص نمودار ہوتے ہیں جن کے پاس اتنی دولت ہوتی ہے کہ وہ دھیرے دھیرے خود کو حکمراں سمجھنے لگ جاتے ہیں اور اقتدار میں بیٹھے لوگ ان کے پیسوں کے ذرائع کے بارے میں جاننے سے زیادہ بس اپنی دولت میں اضافہ اور خود کو اقتدار میں بنائے رکھنے کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ جیفری اپسٹین کے بارے میں پوری دنیا میں یہ بحث رہی ہے کہ اس کے پاس دولت کس ذریعے سے آئی اور اقتدار کے ایوانوں میں اس کی کس قدر رسائی تھی۔ بعض حلقوں کے مطابق اس صورتِ حال کے پس منظر میں اسرائیل کا کردار بھی زیرِ بحث آیا، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے دنیا بھر میں برسرِ اقتدار افراد اور سرمائے داروں کے تعلقات پر اثر انداز ہوا۔ پیسہ اور اقتدار میں اس کی گرفت کہاں سے آ رہی تھی، اس سوال پر اکثر توجہ نہیں دی گئی۔ جیفری اپسٹین نامی شخص کے حوالے سے کئی دعوے سامنے آئے، جن میں اسرائیلی خفیہ ایجنسی سے ممکنہ تعلق کی بات بھی کی جاتی رہی ہے۔

جس طرح انتخابی مہم کے دوران واعدے کئے جاتے ہیں کچھ اس طرح کا وعدہ امریکی صدر ٹرمپ نے بھی انتخابی مہم کے دوران بھی کیا، اور ان کی نظر میں ڈیموکریٹس کو بدنام کرنے کے لئے یہ اچھا ہتھیار ثابت ہو سکتا ہے لیکن انتخابی کامیابی کے بعد اور ایلون مسک سے رشتے خراب ہونے کے بعد اپسٹین نامی بھوت خود ٹرمپ کو پریشان کرنے لگا۔ جب اپسٹین نامی بھوت سے امریکی صدر پریشان ہونے لگے تو انہوں نے ان فائلز کو دنیا پر اپنی حکمرانی کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اب یہ سیکس اسکینڈل یعنی جسمانی دھوکہ دہی نہیں بلکہ دنیا کے حکمرانوں کو اپنی حمایت میں لانے اور ان پر مزید ٹیکس نافذ کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع ہو گیا۔ اپسٹین فائلز یعنی اسرائیلی دبدبا ۔ پیسے کا پہلے ہی دبدبہ تھا اور اب دنیا بھر کے ممالک میں برسر اقتدار بیٹھے لوگوں کی اپسٹین نامی شخص کے ساتھ فائل میں نام اسرائیل اور ٹرمپ کے لئے موقع فراہم کر رہا ہے۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ طاقت اور دولت کے سنگم پر احتساب کیسے یقینی بنایا جائے۔ اس کا جواب ادارہ جاتی مضبوطی، آزاد عدلیہ، ذمہ دار میڈیا اور فعال شہری معاشرے میں پوشیدہ ہے۔ قوانین کی حکمرانی، مفادات کے ٹکراؤ سے بچاؤ، اور مالی شفافیت ایسے ستون ہیں جو کسی بھی معاشرے کو بے یقینی اور بداعتمادی سے نکال سکتے ہیں۔ جب اصول واضح ہوں اور ان پر یکساں عمل ہو تو نہ سرمائے دار بدنام ہوتا ہے اور نہ سیاست کمزور۔ سماجی تبدیلی کے داعیوں کے لیے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ وہ سرمایہ قبول کرتے وقت اپنی خودمختاری، مقصد کی پاکیزگی اور عوامی اعتماد کو مقدم رکھیں۔ سرمایہ کاروں کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ سماجی ذمہ داری، اخلاقی معیارات اور طویل مدتی اثرات کو نظر انداز نہ کریں۔ دونوں جانب اعتدال اور جواب دہی ہی وہ راستہ ہے جو پائیدار ترقی اور اجتماعی بھلائی کی ضمانت بن سکتا ہے۔

اس کا واحد علاج بہادری سے سچ کا سامنا اور اپنے اوپر لگے الزامات کو قبول کرنا ہے۔ اس کے بعد ہی جیفری اپسٹین جیسے افراد کی حوصلہ شکنی ہو سکتی ہے جس کے بعد ہی اقتدار میں بیٹھے افراد اپنے ملک پر توجہ دے سکتے ہیں۔ سرمائے دار کا انتخاب کرتے وقت قومی مفاد کو ذہن میں رکھنا ہوگا نہ کہ اقتدار میں بنے رہنے کی بھوک۔

☆☆☆

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

رمضان کے مہینے کا استقبال کیسے کریں؟

عبدالعزیز

رمضان المبارک کے مہینے سے پہلے شعبان المعظم کا مہینہ آتا ہے اس وقت شعبان کا مہینہ ختم ہونے میں دس بارہ دن باقی رہ گئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ رمضان کے آنے سے پہلے رمضان کی تیاری شروع کردیتے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو روزے کی اہمیت وافادیت بیان فرماتے اور اس کی حقیقت واضح کرتے۔

”حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا بابرکت مہینہ سایہ فگن ہورہا ہے۔ اس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس مہینے کے روزے کو اللہ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں (خدا کی بارگاہ میں) کھڑا ہونے کو نفل مقرر کیا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں کوئی نیک نفل کام اللہ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کیلئے کرے گا تو وہ ایسا ہوگا جیسے اس مہینے کے سوا دوسرے مہینے میں کسی نے فرض ادا کیا ہو اور جو اس مہینہ میں فرض ادا کرے گا وہ ایسا ہوگا جیسے اس مہینے میں کسی نے ستر فرض ادا کئے اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ ہمدری غمخواری کا مہینہ ہے اور وہ مہینہ ہے جس میں ایمان والوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ جس کسی نے اس میں کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اس کیلئے گناہوں کی مغفرت اور (جہنم کی) آگ سے آزادی کا سبب ہوگا اور اسے اس روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا بغیر اس کے کہ اس روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔“

آپؐ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم میں ہر ایک کو سامان میسر نہیں ہوتا۔ جس سے وہ روزہ دار کو افطار کراسکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسّی یا کھجور پر یا پانی ہی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کو افطار کرادے اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلادے اللہ اسے میری حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ اس کو پیاس ہی نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ یہ (رمضان) وہ مہینہ ہے جس کا ابتدائی حصہ رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری (دوزخ کی) آگ سے آزادی ہے اور جو شخص اس مہینہ میں اپنے مملوک (غلام یا خادم) کے کام میں تخفیف کردے گا۔ اللہ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اسے (دوزخ کی) آگ سے آزادی دے دیگا۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

اس حدیث کو پڑھنے سے روزے اور رمضان کی اہمیت سے آگاہی ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رمضان کے روزے سے متعلق صرف ایک مقام پر یعنی سورہ بقرہ میں بیان کیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ رمضان کے روزے کی اہمیت اتنی زیادہ کیوں ہے؟

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزے فرض کردیے گئے، جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔ چند مقرر دنوں کے روزے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو، یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے، تو یہ اسی کیلئے بہتر ہے۔ لیکن اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزہ رکھو۔

رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کیلئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہِ راست دکھانے والی اور حق وباطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔ لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔ اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جارہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرسکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“ (سورۂ بقرہ: آیت 183-185)

اللہ تعالیٰ کے فرمان میں بتایا گیا ہے کہ روزہ اس لئے فرض کیا گیا ہے کہ بندے کے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری کی صفت پیدا ہوجائے یعنی وہ گناہوں سے بچ سکے اور نیکیوں کی ادائیگی ذوق اور شوق سے کرے۔ روزے کی روح یا ہر عبادت کی روح تقویٰ ہے۔ تقویٰ انسان کو بریک لگاتا ہے، اسے قابو میں رکھتا ہے، اس کی غلط خواہشوں پر روک لگاتا ہے، خواہش نفس سے بچاتا ہے۔ اگر کسی مسلمان میں نفس پرستی ہے تو خدا پرستی اس کے اندر اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے کہ وہ اپنے نفس پرستی سے باز آئے۔ نفس یا خواہشوں کو کنٹرول میں کرنے کیلئے روزہ رکھنے کیلئے کہا گیا ہے۔

اگر کوئی رمضان کے آنے سے پہلے ان چیزوں سے واقف نہیں ہے اور رمضان کے پورے مہینے میں بھی اسے روزے کی حقیقت سے واقفیت نہیں ہوتی اور روزے کی شرائط کے مطابق روزہ نہیں رکھتا تو اس کے پلے بھوک و پیاس کے سوا کچھ نہیں پڑتا۔ مثلاً کوئی شخص جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹ پر قائم رہتا ہے اور اسے چھوڑنا نہیں چاہتا اور روزہ بھی رکھنا چاہتا ہے اور روزے کے دوران بھی اور روزے کے بعد بھی اپنے اس عمل پر قائم ودائم رہتا ہے تو روزہ کا کوئی اثر اس کے دل ودماغ نہیں پڑتا۔ روزے کی اہمیت بتاتے ہوئے بہت سی حدیثوں میں کہا گیا ہے کہ روزہ صرف بھوک وپیاس سے یا جنسی عمل سے باز نام نہیں ہے بلکہ آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور کان کے بھی روزے کا ذکر کیا گیا ہے۔ حلال، حرام کی حقیقت کے سلسلے میں بتایا گیا ہے کہ کوئی عبادت، کوئی دعا اللہ کی بارگاہ مین قابل قبول نہیں ہوگی اگر کسی شخص کی پرورش حرام مال یا حرام کمائی سے ہورہی ہو۔

خوش قسمتی سے مسلمانوں میں روزہ رکھنے کا جذبہ تو بہت پایا جاتا ہے لیکن بدقسمتی سے روزے سے فائدہ حاصل کرنے کی اور اپنی زندگی، اپنے گھربار اور اپنے محلے کو بدلنے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس موسم بہار میں عام طور صوم وصلوٰۃ، تلاوت قرآن، قیام اللیل، اعتکاف اور انفاق فی سبیل اللہ جیسی عبادات کا اہتمام روٹین کی عبادات کے طور پر کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مسلم معاشرہ پر اس ماہ مبارک کے خوشگوار اثرات مرتب نہیں ہوپاتے۔ اگر انہی امور دین کو کامل شعور، جذبہ اخلاص اور سنت رسولؐ کے مطابق ٹھیک ٹھیک ادا کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ ایک مہینہ ہی آدمی کی زندگی میں انقلاب برپا کرنے کیلئے کافی ہے۔ شعوری طور پر کی جانے والی عبادات کے نتیجے میں ذہن وفکر بدلتا ہے، اخلاق واعمال بدلتے ہیں، پسند اور ناپسند کے رجحانات بدل جاتے ہیں اور فی الجملہ پوری زندگی میں اسلامی رنگ نمایاں ہوتا جاتا ہے۔ روزے کے ذکر سے پہلے جان ومال کے سلسلے میں جو حکم دیا گیا ہے اس میں بھی یہ بتایا گیا ہے کُتِبَ عَلَیکُم یعنی تم پر فرض کیا گیا۔

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تمہارے لئے قتل کے مقدمے میں قصاص کا حکم لکھ دیا گیا ہے“ (سورہ بقرہ)

اور کہا گیا ہے:

”عقل وخرد رکھنے والو! تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے۔ امید ہے کہ تم اس قانون کی خلاف ورزی سے پرہیز کروگے۔“ (سورہ بقرہ: 179)

مال کے سلسلے میں کہا گیا ہے:

”مسلمانو! یہ بات بھی تم پر فرض کردی گئی ہے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے کہ اس کے مرنے کی گھڑی آگئی اور وہ اپنے بعد مال ومتاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا ہو، تو چاہئے کہ اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے اچھی وصیت کرجائے۔ یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔“ (سورہ بقرہ:180)

روزے کے بیان کے ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر مال کے بارے میں جو ذکر کیا ہے وہ انتہائی غور وفکر کے لائق ہے۔

”اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناروا طریقہ سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کیلئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔ (سورۂ بقرہ:188)“

مولانا ابوالکلام آزادؒ نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ مشقتِ نفس کی عبادتیں کچھ سودمند نہیں ہوسکتیں اگر ایک شخص بندوں کے حقوق سے بے پروا ہے اور مال حرام سے اپنے آپ کو نہیں روک سکتا۔ نیکی صرف اسی میں نہیں ہے کہ چند دنوں کیلئے تم نے جائز غذا ترک کردی نیکی کی راہ یہ ہے کہ ہمیشہ کیلئے ناجائز ترک کردو۔“

روزے سے پہلے، روزے کے بعد جو باتیں قرآن میں بیان کی گئی ہیں جس کا تذکرہ مضمون نگار نے اوپر کیا ہے اس کو اگر غور سے دیکھا جائے تو روزے کی مقصدیت پورے طور پر واضح ہوجائیگی۔ ایک طرف جان کی حرمت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے، دوسری طرف مال کی حرمت کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی انسان کی جان، اس کی آبرو، اس کی عزت کا خیال نہیں کرتا اور ناروا طریقہ سے دوسروں کا مال ہڑپ کرتا ہے تو اس کی ساری عبادتیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ یہی وہ حقیقت ہے کہ روزے دار جس سے ناواقف ہوتا ہے اور اگر واقف بھی ہوتا ہے تو اس کا خیال نہیں کرتا اور روزے داروں کی اکثریت کچھ ایسی ہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کہ رمضان آتے ہی مسجدیں بھر جاتی ہیں اور رمضان جاتے ہی خالی ہوجاتی ہیں۔ بھر اس لئے جاتی ہیں کہ ظاہری طور پر لوگ عبادت کے قائل ہیں لیکن ان کا باطن بدل جائے، ان کی فکر بدل جائے، ان کا رجحان بدل جائے، جھوٹ بولنا بند کردیں، وعدہ خلافی سے باز آجائیں، اپنے سے بڑوں کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی سے پیش نہ آئیں، چھوٹوں سے بے رحمی کا رویہ نہ اپنائیں، ماں باپ کے حقوق بلکہ رشتہ داروں، عزیزوں، پڑوسیوں کی حق تلفی نہ کریں۔ یہ چیزیں ایسے روزے داروں کے پلے نہیں پڑتیں جو محض بھوک پیاس اور جنسی عمل سے اپنے آپ کو باز رکھتے ہیں اور باقی سب کام دھڑلے سے بغیر کسی روک ٹوک کے کرتے رہتے ہیں۔

اوپر جو سطریں لکھی گئی ہیں مضمون نگار چاہتا ہے کہ ہر دینی جماعت اپنے حلقۂ اثر کے لوگوں میں روزے کی اس حقیقت سے واقف کرائیں کہ رمضان کا روزہ رکھنے کی کیا غرض وغایت ہوتی ہے اور رمضان میں روزے کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟ رمضان ہی میں قرآن نازل ہوا ہے یعنی اسلام کا احکامات، ہدایات اور قوانین نازل ہوئے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان سارے قوانین، احکامات کی پابندی کی جائے محض رات کے وقت تلاوت کرکے یہ نہ سمجھا جائے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا یا سننے کا حق ادا ہوگیا۔ ایک قرآن، دو قرآن، تین قرآن پڑھ کر ثواب لوٹ لیا گیا۔ اگر قرآن اسی کیلئے نازل ہوا ہوتا تو پھر وہ ہدایتیں جو چوروں کا ہاتھ کاٹنے کیلئے، زانی کو سنگسار کرنے کیلئے، جھوٹ بولنے والوں پر لعنت بھیجنے کیلئے، ناحق جان لینے والوں کیلئے، سزائے موت یا سنگسار کرنے کی بات کیوں کہی گئی ہوتی؟ تلاوت کرتے وقت امام کو اور مقتدی کو دونوں کو یہ باتیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے، اس میں وہ باتیں ہیں جو انسانی زندگی کو بدلنے کیلئے آئی ہیں، جو معاشرے میں تبدیلی لانے کیلئے آئی ہیں، جو ہر طرح کے کرپشن اور ہر طرح کی برائی، ہر طرح کی گندگی اور غیر پاکیزگی کو دور کرنے کیلئے آئی ہے۔ اگر ہم نہا کر بھی گندے رہیں، ہم کھا کر بھوکے رہیں، تو پھر نہانا کیسا اور پھر کھانا کیسا؟

رابطہ:9831439068
E-mail: azizabdul03@gmail.com

’اردو سفر در سفر (دستاویزات کی روشنی میں)‘: تجزیاتی مطالعہ

محمد شارب ضیاء رحمانی

اردو زبان تقسیم ہند کے بعد سیاسی حرارت کے تھپیڑوں سے مسلسل نبردآزما رہی۔ اس کے مسائل میں اضافہ ہوا، جب اسے ایک مخصوص طبقے کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جانے لگا، زبان کے مسئلے کو لسانی نقطۂ نظر سے نہیں، بلکہ سیاسی زاویے سے پرکھنے کی کوشش کی گئی۔ ایسے حالات میں اردو کو کئی نازک مرحلوں سے گزرنا پڑا، تاہم یہ زبان زندہ ہے اور پھل پھول رہی ہے۔ اس کا سہرا دراصل ان تحریکات کے سر جاتا ہے جو اردو زبان کو اس کا حق دلانے کے لیے برپا ہوئیں، وسیع جدوجہد کے بعد اردو کے آئینی حقوق کے تحفظ کے لیے مختلف کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں آئی اور متعدد اہم سفارشات سرکاری سطح پر زیرغور آئیں۔ زیرتبصرہ کتاب ’اردو سفر در سفر ‘(دستاویزات کی روشنی میں) اردو کی ترویج واشاعت کے لیے کی جانے والی ان ہی مساعی کا ایک جامع خاکہ پیش کرتی ہے۔ پروفیسر فاروق انصاری نے اس کتاب میں مشاہیر کی ان تحریروں کو جمع کیا ہے جو اردو کی ترویج واشاعت کی جدوجہد اور درپیش چیلنجز کا احاطہ کرتی ہیں، یہ کتاب ان سفارشات کا تفصیلی جائزہ پیش کرتی ہے جو وقتاً فوقتاً تشکیل شدہ کمیٹیوں نے پیش کی ہیں۔ اس سے یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ کتنی سفارشات پر عمل ہوسکا اور رپورٹ کے کن مندرجات پر مزید توجہ اور تحریک کی ضرورت باقی ہے۔

زیرنظر کتاب میں شامل مضامین میں شرح وبسط کے ساتھ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اردو زبان، ہندی کی حریف نہیں ہے (جیسا کہ سمجھا گیا اور سمجھایا گیا) بلکہ یہ دونوں ایک ہی سرزمین کی پروردہ بہنیں ہیں، ان بہنوں نے اسی سرزمین ہند کی آغوش میں نہ صرف پرورش پائی بلکہ ان کا وجود اسی ملک میں ہوا۔ اردو، ہندی کی جگہ نہیں مانگ رہی ہے بلکہ وہ اپنے دستوری حق کا مطالبہ کررہی ہے۔ یہ کسی ایک طبقہ کی زبان نہیں ہے بلکہ سب کی زبان ہے اور بالفرض اگر ایک طبقہ سے منسوب کیا جائے تو بھی ایک جمہوری ملک میں لاکھوں شہریوں کی زبان کو نظر انداز کرنا قرین انصاف نہیں ہوسکتا۔ مہاتما گاندھی نے قومی زبان کے لیے ’ہندوستانی‘ کا جو نظریہ پیش کیا تھا، یعنی وہ زبان جسے شمالی ہند میں سبھی بولتے اور سمجھتے ہیں، اگر اسے قبول کیا جاتا تو اردو اور ہندی کے درمیان کوئی خلیج باقی نہ رہتی، لیکن بدقسمتی سے اسے سیاسی زاویے سے دیکھا گیا۔ بقول حامد انصاری ”سیاسی تنگ نظری اور زبان کو غلط فہمی کی بنا پر ایک فرقہ کے ساتھ منسوب کرنے کے نتیجے میں یک لسانی رویہ معرض وجود میں آیا اور تکثیری سماج کے لسانی تنوع اور آئین کے مزاج پر غالب آگیا۔“ (کتاب ہذا، ص248)

مرتب کتاب پروفیسر فاروق انصاری نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت این سی ای آر ٹی) دہلی کے ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن اینڈ لینگویجز (ڈی ای ایل) کے تدریسی شعبہ کے صدر ہیں۔ اس سے قبل ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آکر مقبولیت عام پاچکی ہیں۔ انھوں نے دوسری زبانوں سے بھی متعدد کتابوں کو اردو کے قالب میں ڈھالا ہے جن میں ’برکھا‘ (چالیس کتابوں کی سریز)، ’خان زادہ‘، ’بہوروپ گاندھی‘، ’ریت‘ اہم ہیں۔ اشاریہ نگاری میں بھی ان کی خدمات نمایاں ہیں۔ انھوں نے ’ایوان اردو‘، ’غالب نامہ‘ اور ’معیار‘ جیسے اہم رسائل کا اشاریہ ترتیب دیا ہے۔ ان کا علمی وتحقیقی سفر جاری ہے۔ ’اردو-سفر در سفر‘ بھی ان کی ایسی ہی تحقیقی اور دستاویزی کاوش ہے جس سے اردو کے فروغ کے لیے کام کرنے والوں کو نئی روشنی ملے گی۔

پروفیسر فاروق انصاری نے کوشش کی ہے کہ ان تمام سفارشات کو یکجا کردیا جائے تاکہ استفادہ آسان ہو اور اردو سے وابستہ افراد بسہولت رہنمائی حاصل کرسکیں۔ اس کتاب میں مختلف تحریکات کا جائزہ بھی شامل ہے جس سے اردو کے تحفظ کی راہ میں پیش آنے والی دشواریوں کا بھی ادراک ہوتا ہے۔ مزید برآں، مرتب کتاب نے ان ماہرین کی تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں جنھوں نے نہ صرف عملی طور پر تحریکات میں حصہ لیا بلکہ سرگرم رول ادا کیا۔ مثلاً ڈاکٹر ذاکر حسین، عزیز قریشی، حامد انصاری، خلیق انجم، مرزا خلیل احمد بیگ، سید شریف الحسن نقوی، اطہر فاروقی، سید شہاب الدین کے وقیع مضامین دعوت غور وفکر بھی ہیں اور آئندہ کام کرنے والوں کے لیے مشعل راہ بھی۔

مضامین کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں حکم چند نیر نے 1875ء تک ہندوستان میں برطانوی حکومت کی لسانی پالیسی کا وقیع جائزہ لیا ہے۔ مظہر مہدی نے انیسویں صدی کے نصف آخر میں اردو-ہندی تنازعہ پر روشنی ڈالی ہے، صفدر امام قادری نے سرسید احمد خان اور ہندی - اردو مسئلہ پر تجزیہ پیش کیا ہے۔ دوسرے حصے میں گجرال کمیٹی، سید حامد کمیٹی، فاطمی کمیٹی، محمود الرحمن کمیٹی، آل احمد سرور کمیٹی، عزیز قریشی کمیٹی، سچر کمیٹی اور اختر الواسع کمیٹی وغیرہ کی سفارشات کا تفصیلی اور تحقیقی تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ سرکاروں نے اردو کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کمیٹیوں کی تشکیل ضرور کی لیکن عملی اقدامات کے تئیں مطلوبہ سنجیدگی کم رہی اور رپورٹ وسفارشات پر عمل درآمد میں نیک نیتی کا پوری طرح مظاہرہ نہیں کیا۔ کتاب کے تیسرے حصے میں ’سرکاری سرپرستی میں اردو کا فروغ: وسائل وامکانات‘، ’اردو تحریک اور مسعود حسین خاں‘، ’ہندوستان کے آئین میں اردو کی حیثیت‘، ’اسکولوں کے نظام میں اردو کی تعلیم‘، ’عصری ہندوستان میں اردو‘ جیسے تحقیقی مضامین شامل ہیں جو بصیرت افروز ہیں، ان تحریروں سے استفادہ وقت کی ضرورت ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کچھ ایک سفارشات پر عمل آوری ضرور ہوئی۔ یہ کہنا زیادتی ہوگی کہ سرکاروں نے اردو تحریکات کے نتیجے میں کوئی قابل قدر ذمہ داری ادا نہیں کی، سچ یہ ہے کہ فروغ اردو کے حوالے سے کئی اہم کام بھی سرکاری سطح پر ہوئے ہیں۔ مثلا مرکزی حکومت کے ذریعے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی وقومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کا قیام فروغ اردو میں سنگ میل ثابت ہوا، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی خدمات زبان وادب کی اپنی مستقل تاریخ ہے، اسی طرح قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (این سی ای آر ٹی) مرکزی وزارت تعلیم کے ماتحت ایک اہم ادارہ ہے، اس ادارہ کا بنیادی مقصد نصابی کتابوں کی تیاری اور اشاعت اور تربیت اساتذہ ہے، یہ ادارہ ابتدائی جماعتوں سے اعلیٰ ثانوی جماعتوں تک، سبھی مضامین کی، اردو میں درسی کتابیں فراہم کرتا ہے۔ ان کے علاوہ اردو زبان میں بی ایڈ، ایم ایڈ کی کتابوں، مختلف ڈکشنریوں، آموزشی ماحصل (Learning Outcomes)، تدریسی کٹ، آن لائن تدریسی مواد کی اشاعت بھی اس کی اہم خدمات ہیں، راقم السطور کو وہاں تقریباً آٹھ برسوں تک خدمت انجام دینے کا موقع ملا ہے، جہاں تمام مضامین کی اردو کتب کی اشاعت کو قریب سے دیکھنے کا تجربہ حاصل ہوا۔ سبھی درجات کے، سبھی مضامین کی کتابوں کی اردو زبان میں اشاعت کوئی معمولی خدمت نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہماری اردو آبادی اس سہولت سے بھرپور فائدہ نہیں اٹھاتی، جس کے نتیجے میں ان کتب کی اشاعت محدود رہ جاتی ہے۔ اردو تحریکات سے وابستہ شخصیات اور اداروں کو اس جانب توجہ دینی چاہیے کہ کس طرح این سی ای آر ٹی سے شائع اردو میں دیگر مضامین کی درسی کتابوں کی رسائی اردو میڈیم اسکولوں تک یقینی بنایا جائے تاکہ اردو میڈیم کے نصاب کا نفاذ عمل میں آسکے۔

اسی طرح بہار میں متعدد تحریکات کے نتیجے میں ریاستی حکومت نے اردو کو دوسری سرکاری زبان کا درجہ دیا، جس کے اثرات آج بھی نمایاں ہیں، اور بہار میں اردو ڈائرکٹوریٹ، محکمہ کابینہ سکریٹریٹ، اردو مشاورتی کمیٹی جیسے سرکاری اداروں کی سرپرستی میں اردو کو نہ صرف بڑے پیمانے پر فروغ مل رہا ہے بلکہ اس کے اثرات زمینی سطح پر نظر آرہے ہیں۔ اور اردو ڈائرکٹوریٹ کی سرگرمیوں، اس کی عملی کاوشوں کی دھمک پورے ملک میں محسوس کی جارہی ہے۔ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ اردو ڈائرکٹوریٹ کے تحت جاری آن لائن آموزی کورس سے بڑی تعداد میں، غیر اردوداں سنیئر سرکاری افسران وملازمین استفادہ کررہے ہیں، نیز بڑے پیمانے پر اردو مترجمین ومعاون مترجمین کی تقرری سے دفتری سطح پر بلکہ زمینی سطح پر اردو زبان پھل پھول رہی ہے۔ اسی طرح بہار کی ادبی شخصیات سے متعلق 22 منظور شدہ تقریبات میں سے اردو ڈائرکٹوریٹ نے رواں مالی سال میں، اب تک 18 یادگاری تقریبات کا اہتمام کرلیا ہے جو اپنے آپ میں بڑی حصولیابی ہے، اور ان شاء اللہ آنے والے دنوں میں یہ ہدف بھی حاصل ہوجائے گا، مزید برآں پوری ریاست کے سبھی اضلاع کے ضلع اردو زبان سیل کے زیراہتمام سالانہ فروغ اردو سمینار کا انعقاد بھی عمل میں آرہا ہے، جس میں ضلعی سطح کے سرکردہ افسران کی شرکت بھی ہوتی ہے۔

نیز اس تناظر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سرکاری وغیرسرکاری سطح پر بہار میں فروغ اردو کی سرگرمیاں نہ صرف قابل فخر ہیں، بلکہ مثالی ہیں۔ یہ نتیجہ ہے بہار میں اردو تحریکات کا اور آج بھی تحفظ اردو کے کئی کارواں سرگرم ہیں۔ ان تنظیموں کی خدمت میں بر سبیل تذکرہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ہر تنظیم اپنے اپنے دائرہ اثر میں، عوام کو اس جانب متوجہ کرے کہ جن دفاتر میں اردو مترجمین کی تقرری عمل میں آئی ہے، وہاں اردو آبادی اپنی درخواست اردو زبان میں ہی پیش کرے۔ جہاں یہ شکایت درست ہے کہ کمیٹیوں کی سبھی اہم سفارشات کو نافذ نہیں کیا گیا، وہیں اردو آبادی سے شکوہ بجا ہے کہ وہ خود سنجیدہ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ ریاستی دارالحکومت پٹنہ میں (جہاں متعدد تحریکات سرگرم ہیں۔) اردو میں درخواست دینے کا رجحان اب تک قائم نہیں ہوسکا ہے۔

زیرتبصرہ کتاب کے تناظر میں کہنا صرف یہ ہے کہ اگر نیک نیتی کے ساتھ ان سفارشات کو عملی جامہ پہنادیا جاتا تو اردو کے فروغ کے امکانات روشن ہوتے۔ ہوتا یوں رہا کہ ایک کمیٹی بنی پھر اس کی سفارشات پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے دوسری کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی، نتیجہ توقع کے مطابق نہیں رہا کیوں کہ خود حکومت نے اپنی تشکیل کردہ کمیٹیوں کی سفارشات کو پوری طرح قابل اعتنا نہ سمجھا۔

یقیناً ’اردو سفر در سفر‘ (دستاویزات کی روشنی میں) جہاں اردو کے تحفظ وفروغ کے لیے سنجیدہ افراد کے لیے نہایت مفید ہوگی۔ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب زبان سے متعلق مشکلات کو سمجھنے اور پھر انہیں حل کرنے میں نہ صرف راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلکہ اسے ایک دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ کتاب کے مطالعے سے مسائل کا جہاں ادراک ہوتا ہے وہیں اردو کو درپیش چیلنجز سے نبردآزما ہونے اوران کو حل کرانے کی رہ نمائی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ’اردو — سفر در سفر‘ 304 صفحات پر مشتمل ہے اور اسے اپلائڈ بکس، نئی دہلی نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ کتاب کی قیمت 400 روپے ہے۔

8750258097

کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب زبان سے متعلق مشکلات کو سمجھنے اور پھر انہیں حل کرنے میں نہ صرف راہنما کی حیثیت رکھتی ہے۔ بلکہ اسے ایک دستاویز کی حیثیت حاصل ہے۔ کتاب کے مطالعے سے مسائل کا جہاں ادراک ہوتا ہے وہیں اردو کو درپیش چیلنجز سے نبردآزما ہونے اور ان کو حل کرانے کی رہ نمائی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ’اردو — سفر درسفر‘ 304 صفحات پر مشتمل ہے اور اسے اپلائڈ بکس، نئی دہلی نے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ کتاب کی قیمت 400 روپیہ ہے۔

سب جانتے ہیں اس کو مٹانا محال ہے

سید اکرام علی

افزائش فن سید عباس رضا تنویر اعظمی کا دوسرا شعری مجموعہ ہے جو منظر عام پر آیا ہے ان کا پہلا مجموعہ غالباً پندرہ سولہ سال پہلے شائع ہوا تھا جس کی خوب پذیرائی ہوئی تھی اور انہیں کئی سرکاری اور غیرسرکاری اعزازات سے نوازہ گیا تھا۔

تنویر اعظمی کی نشونما خالص ادبی ماحول میں ہوئی۔ ان کے والد سید محمد فصیح خاصے خوش فکر شاعر تھے اور پروفیسر احتشام حسین ماہلی کے قریبی دوست تھے۔ تنویر صاحب کے بڑے بھائی واصف رضا اردو کے اچھے صحافی تھے۔ وہ خود تو شعر نہیں کہتے تھے لیکن انکا شعری ذوق بہت بلند تھا۔ اس ادبی ماحول نے تنویر اعظمی کے ذوق اور شوق کو بہت جلا بخشی، لکھنؤ میں ان کا تعلق پروفیسر مولانا شبیہ الحسن نونہروی اور عرفان صدیقی سے بہت رہا جس نے انکے شعری ذوق کو مذید پروان چڑھایا۔

افزائش فن کے مطالعہ سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ تنویر اعظمی بناداد طور پر نظم کے شاعر ہیں۔ مجموعہ میں شامل تاج محل، اردو زبان، پروفیسر احتشام حسین، مولانا شبیہ الحسن نونہروی، کیفی اعظمی، عرفان صدیقی پر لکھی نظمیں ان کی چابکدستی کا پتہ دیتی ہیں۔ لفظوں کا رچاؤ، خیالات کا بہاؤ، شخصیات سے والہانہ وابستگی ان نظموں کا خاصا ہیں۔ اردو زبان نظم میں انکے مندرجہ اشعار ان کی زبان سے محبت کے بہترین نمونے ہیں۔

سب جانتے ہی اس کو مٹانا محال ہے
گو آج کل یہ مائل راہِ زوال ہے
اپنوں کی بے رخی سے یہ کمزور ہوگئی
بوڑھی نہیں ہوئی یہ لب گور ہوگئی

’اے حسین تاج محل‘ ان کی ایک طویل نظم ہے جو دھیان کھینچتی ہے۔ یوں تو ساحر لدھیانوی نے:

ایک شہنشاہ نے بنوا کے حسیں تاج محل
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق

اور شکیل بدایونی نے

ایک شہنشاہ نے بنوا کے حسیں تاج محل
ساری دنیا کو محبت کی نشانی دی ہے

تاج محل پر مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے لیکن تنویر اعظمی نے اس کا کینوا س خاصا وسیع کردیا ہے۔ اپنی اس طویل نظم میں انہوں نے تاریخ، گردش ایام، خواہشات نفسی اور نہ معلوم کتنے موضوعات نظم کئے ہیں لیکن باالآخر وہ بھی اس بات پر متفق ہیں کہ تاج محل کی اصل حقیقت محبت ہے۔

اور اگر ایک خدا ہے تو یہ کہنا ہوگا
متحد عالم انسان کو رہنا ہوگا
اور تفریق کی دیوار کو ڈھنا ہوگا
پیار کے دائمی سیلاب میں بہنا ہوگا
اے حسین تاج محل دلنشیں تاج محل
یا پھر
ماہ پُرتاب میں اے زہرہ جبیں تاج محل
تو ہے میراثِ محبت کا امیں تاج محل
نور سے تیرے منور ہے زمیں تاج محل
اب جہاں پیار ملے بس ہے وہیں تاج محل
اے حسین تاج محل دلنشیں تاج محل

جہاں تک ان کی غزلیہ شاعری کا تعلق ہے تو وہ ایک دور حاضر کے شاعر ہیں جو اپنے قرب وجوار حالات اور ماحول سے پوری طرح متاثر ہیں۔ وہ کوئی کیمونسٹ نہیں ہیں جو بڑے بڑے نعرے لگائیں اور سماجی نا مساوات کی بات کریں لیکن وہ ایک دردمند دل رکھتے ہیں جو کسی غریب، مزدور یا فاقہ کش کو دیکھ کر دکھ جاتا ہے۔

گھر بناتے ہیں مگر سوتے ہیں فٹ پاتھ پہ سب
کاش مزدوروں کی اپنی بھی کوئی چھت ہوتی

رات بھر جاگتا رہا مزدور
اس کے بستر پہ سوگئی بارش

تنویر اعظمی کی غزلوں میں آج کے انسان کی بیچارگی بھی جھلکتی ہے اور تڑپ بھی

ہم مبتلائے رنج والم ہو کے رہ گئے
ہونا تو تھا کچھ اور کچھ ہم ہو کے رہ گئے

مدت ہوئی گھر دیکھا نہیں اپنے وطن کا
خالی جو پڑا ہے میرا گھر جائیں گے ایک روز

نئے افکار اور رجحانات کے ساتھ ساتھ تنویر اعظمی کے یہاں کلاسیکی اردو شاعری کے بھی اچھے حوالے نظر آئے۔

کبھی ملے جو سرِ راہ آتے جاتے ہم
زبان سے کچھ نہ کہا مسکرا کے دیکھ لیا

تم نے بھی ساتھ دینے کا وعدہ نہیں کیا
ہم بھی دمِ وداع نہ اسرار کرسکے

کربلا وہ استعارہ ہے جس سے غالب، اقبال، جوش محمد علی جوہر سے لیکر موجودہ دور میں عرفان صدیقی اور افتخار عارف جیسے شاعروں سے استفادہ کیا ہے۔ تنویر اعظمی بھی کربلا کی عظمت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

تاریخ ہے گواہ اب ایسا نہیں کوئی
سجدے میں سر کٹادے وہ سر کہاں سے لائیں

تنویر اعظمی کے اس شعر پر مجھے عرفان صدیقی کا ایک شعر بے اختیار یاد آگیا

تم جو کچھ چاہو وہ تاریخ میں تحریر کرو
یہ تو نیزہ ہی سمجھتا ہے کہ سر میں کیا تھا

زبان اور اسلوب کے اعتبار سے افزائش فن روائتی اور ماڈرن اردو شاعری کا اچھا امتزاج ہے۔ الفاظ پر شاعر کی قدرت ہے اور شعروں میں سلاست ہے۔ مجھے ان کی غزلوں میں کچھ مصرعہ اولیٰ بہت پسند آئے۔ اگر مصرعہ ثانی بھی اسی وزن کے ہوتے تو بڑے شعر ہوسکتے تھے۔ کچھ ذہنی کاوش سے اس کا ازالہ ہوسکتا ہے۔ امید ہے تیسرے مجموعے میں وہ نظر آئے گا۔ بہر حال ’افزائش فن‘ کی پذیرائی ہونی چاہئے جو مجھے امید ہے کہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆

یہ مجموعہ ’افزائش فن‘ کے نام سے اردو اور ہندی دونوں زبان میں شائع ہوا ہے جس کی قیمت ۲۰۰ روپیہ فی کتاب ہے۔

جو مندرجہ ذیل پتوں پر دستیاب ہیں:

(1) نظامی پریس نخاس لکھنؤ 6388148493

(2) دانش محل (نزد اروڑا اچار والے) نخاس لکھنؤ۔ 9792361533

(3) 203، دوسری منزل، یونٹی پلازہ، درگا دیوی مارگ، (بیلو سائکل والے کے سامنے) حسین آباد، لکھنؤ 9935374042

وزیر دفاع کا جی ٹی آر ای دورہ، ایرو انجن میں خود کفالت پر زور

برطانیہ و فرانس کے ساتھ ایرو انجن تعاون تیز، راجناتھ نے مقامی فوجی گیس ٹربائن انجن کی ترقی کے منصوبوں کا جائزہ لیا

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے آج بنگلورو میں ڈی آر ڈی او کے گیس ٹربائن ریسرچ اسٹیبلشمنٹ (جی ٹی آر ای) کا دورہ کیا اور مقامی فوجی گیس ٹربائن انجن کی ترقی سے متعلق جاری منصوبوں کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہیں اسٹیبلشمنٹ کے منصوبوں، ہندوستانی صنعت، تعلیمی اداروں اور آر اینڈ ڈی اداروں کے ساتھ بات چیت اور دفاعی افواج کو فراہم کی جانے والی مدد کے بارے میں بتایا گیا۔ انہوں نے مختلف مقامی انجنوں اور ان کے پرزوں کی نمائش کرنے والی نمائش کا بھی دورہ کیا اور کاویری انجن کے مکمل آفٹر برنر انجن ٹیسٹ کا مشاہدہ کیا۔ سائنسدانوں اور عہدیداروں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے وزیر دفاع نے ڈی آر ڈی او کو ہندوستان کی اسٹریٹجک صلاحیت کی بنیاد قرار دیتے ہوئے خود انحصاری کے ذریعے قومی سلامتی کو تقویت دینے کے لیے جی ٹی آر ای کی کوششوں کی تعریف کی انہوں نے موجودہ بدلتے ہوئے جغرافیائی وسیاسی منظرنامے میں ایرو انجن ٹیکنالوجی میں خود کفالت کے حصول کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ ہندستان میں ایرو انجنوں کی ترقی کو ترجیح دینے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جارہی ہے۔ ”سپلائی چین ٹوٹ رہی ہے اور نئے ماحولیاتی نظام ابھر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر شعبے میں خود کفالت حاصل کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت والی حکومت کے عزم کو دوہرایا، اور مزید کہا کہ مقامی اہم ٹیکنالوجی رکھنے والے ممالک محفوظ رہیں گے، مستحکم ہوں گے اور خود کو برقرار رکھ سکیں گے۔“ اس اہم ٹیکنالوجی کے شعبے میں جی ٹی آر ای کی کوششوں کو تسلیم کرتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے لیب پر زور دیا کہ وہ ایرو انجنوں میں خود کفالت حاصل کرتے ہوئے ملک گیر سطح پر مضبوط ماحولیاتی نظام کی تعمیر کرکے اگلی نسل کے انجنوں پر توجہ مرکوز کرے۔

انہوں نے مزید کہا کہ ”ہم تیزی سے ایڈوانسڈ میڈیم کامبیٹ ایئر کرافٹ (اے ایم سی اے) کے ڈیزائن اور ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں ہم نے ماضی میں ایرو انجن کے شعبے میں مہارت حاصل کرنے کے لیے بے شمار کوششیں کی ہیں۔ اب ان کوششوں کو مکمل کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ہم اپنے آپ کو صرف پانچویں نسل کے انجنوں تک محدود نہیں رکھ سکتے۔ ہمیں جلد از جلد چھٹی نسل کی جدید ٹیکنالوجی کی ترقی شروع کرنی چاہیے۔ ان پر تحقیق کرنا وقت کی ضرورت ہے۔ مصنوعی ذہانت، مشین لرننگ اور نئے مواد کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ ہمیں منحنی خطوط سے آگے رہنا چاہیے۔“ وزیر دفاع نے ایرو انجن کی ترقی کو ایک انتہائی پیچیدہ کوشش قرار دیا، جس میں تھرموڈینامکس، میٹریل سائنس، فلوئڈ میکینکس اور ایڈوانسڈ مکینیکل انجینئرنگ کو مربوط کیا گیا ہے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ترقی یافتہ ممالک کو بھی اگلی نسل کے انجن تیار کرنے میں اکثر 25-30 سال لگتے ہیں، انہوں نے ہندوستانی سائنسدانوں پر زور دیا کہ وہ ملک کی اسٹریٹجک ضروریات کے پیش نظر ٹائم لائنز کو کم کریں۔ انہوں نے کہا کہ ”ہمیں یہ فرض ادا کرنا چاہیے کہ 20 سال پہلے ہی گزر چکے ہیں اور اب ہمارے پاس صرف 5-7 سال باقی ہیں“، انہوں نے اسے قومی امنگوں کے مطابق کارروائی کی کال قرار دیا۔

آپریشن سندور کا حوالہ دیتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے اس بات پر زور دیا کہ آپریشن کے دوران دفاعی افواج نے دفاعی شعبے میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آتم نربھرتا کا مظاہرہ کیا۔“ چاہے وہ مواصلاتی نظام ہو، نگرانی کا سامان ہو، یا حملہ کرنے والے ہتھیار ہوں، سب کچھ ملک میں ہی تیار کیا گیا تھا۔ اس سے ہمارے فوجیوں کا حوصلہ بڑھا اور شہریوں میں فخر پیدا ہوا۔ ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے پیش نظر، مقامی طریقوں پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا اور اپنی افواج کو عالمی معیار کے نظام اور آلات فراہم کرنا ضروری ہے۔“ وزیر دفاع نے ایرو انجن کی ترقی کے لیے برطانیہ کے ساتھ مشترکہ مطالعہ کے لیے جی ٹی آر ای کی تعریف کی، انہوں نے مزید کہا کہ نیشنل ایرو انجن مشن کے تحت فرانس کے ساتھ ساتھ ایرو انجنوں کے لیے بھی یہ عمل شروع کیا گیا ہے۔ ”فرانس اور برطانیہ دونوں ایرو انجن ٹیکنالوجی میں بہت ترقی یافتہ ہیں۔ یہ تعاون نہ صرف ہمیں نئی ٹیکنالوجیز سیکھنے کا موقع فراہم کریں گے بلکہ ہمیں ان چیلنجوں کو سمجھنے میں بھی مدد کریں گے جن کا انہیں پچھلی دہائیوں میں سامنا کرنا پڑا ہے۔“ مسٹر راج ناتھ سنگھ نے اس طرح کی پیچیدہ ٹیکنالوجیز کے دوہرے استعمال کی صلاحیت پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ جی ٹی آر ای اعلی درجہ حرارت کے مرکب بنا رہا ہے، جس سے مستقبل میں شہری ہوا بازی، بجلی کی پیداوار اور خلائی شعبوں کو نمایاں فائدہ ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان دنیا میں شہری ہوابازی کی سب سے تیزی سے بڑھتی ہوئی منڈیوں میں سے ایک ہے اور دفاعی ایرو انجنوں میں آج حاصل ہونے والی تکنیکی ترقی کل شہری ہوابازی اور اقتصادی ترقی میں تبدیلی کا کردار ادا کرسکتی ہے۔ وزیر دفاع نے ہندوستان کو فراہم کیے جانے والے متعدد مواقع کا فائدہ اٹھانے پر زور دیا، ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کا خصوصی ذکر کرتے ہوئے، جو 18 سال سے زیر التوا تھا، اب مکمل ہو چکا ہے۔

مفتی شیخ ابوبکر کی پی ایم مودی سے اہم ملاقات

ملک میں سماجی ہم آہنگی، تعلیمی فروغ، اقلیتی فلاحی منصوبے اور موجودہ عالمی صورتحال پر تبادلہ خیال

نئی دہلی سکالی کٹ۔ بین الاقوامی شہرت یافتہ بزرگ عالم دین، گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد کی دارالحکومت میں اعلیٰ سطحی وفد کیساتھ وزیر اعظم نریندر مودی سے ایک اہم ملاقات ہوئی۔ ملاقات کے دوران مختلف سماجی انسانی تعلیمی اور ترقیاتی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس کے علاوہ اقلیتی بہبود سے متعلق معاملات اور بین الاقوامی حالات پر بھی گفتگو ہوئی۔ ملاقات میں ملک میں سماجی ہم آہنگی تعلیم کے فروغ اور فلاحی سرگرمیوں کو مضبوط بنانے پر زور دیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے موجودہ عالمی صورتحال اور اس کے اثرات پر بھی تفصیلی بات چیت کی۔ تمام طبقات کو ساتھ لے کر ترقی کو یقینی بنانے پر زور دیا گیا اور اس بات کی اہمیت اجاگر کی گئی کہ معاشی پیش رفت کے ساتھ ساتھ خوشحالی کے اشاریے اور انسانی ترقی کو بھی مناسب ترجیح دی جائے۔ وسائل کی تقسیم آبادی کے تناسب اور علاقائی توازن کو مدنظر رکھتے ہوئے کرنے کی ضرورت پر بھی توجہ دلائی گئی۔

وقف سے متعلق ایس آئی آر خدشات قدیم مساجد اور اسلامی ورثے کی تاریخی یادگاروں کے تحفظ اور آزاد نیشنل فیلوشپ سمیت اقلیتی تعلیمی فلاحی منصوبوں کی بحالی جیسے امور بھی زیر بحث آئے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ملپورم سینٹر کی ترقی اور ملک کی اقلیتی برادری کے ساتھ مرکزی حکومت کے مؤثر رابطے کو بھی اہم قرار دیا گیا۔

اس ملاقات کے دوران ہز ایمینینس نے وزیر اعظم کے ساتھ سماجی انسانی تعلیمی اور ترقیاتی امور کے وسیع دائرے پر بامعنی گفتگو کی۔ شیخ ابوبکر احمد نے کیرالہ کے حالیہ دورے کے دوران مختلف طبقات سے حاصل ہونے والی تجاویز اور خدشات وزیر اعظم کے سامنے پیش کیے۔ یہ دورہ انسانیت کے عنوان کے تحت منعقد کیا گیا تھا۔ انہوں نے آنے والے مقدس مہینے رمضان المبارک کے حوالے سے اپنا پیغام اور تاثر بھی پیش کیا۔ وزیر اعظم نے سمستہ کیرالا جمعیۃ العلماء اور جامعہ مرکز کی قیادت میں جاری تعلیمی اور سماجی فلاحی سرگرمیوں کو سراہا اور کہا کہ ایسی کاوشیں معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور عالمی سطح پر بھارت کے وقار میں اضافہ کرتی ہیں۔

گفتگو میں وقف اور ایس آئی آر سے متعلق خدشات قدیم مساجد اور اسلامی ورثے کی تاریخی یادگاروں کے تحفظ اقلیتی تعلیمی فلاحی منصوبوں بشمول مولانا آزاد نیشنل فیلوشپ کی بحالی بے قصور افراد کو انصاف کی فراہمی شمالی ہند کے اسلامی اداروں جیسے مبارکپور جامعہ اشرفیہ کو درپیش مسائل جنوبی ہند کے بڑے زیارتی مراکز کو جوڑنے کے لیے ٹرین خدمات کی تجاویز اور Aligarh Muslim University کے ملپورم سینٹر کی ترقی جیسے موضوعات شامل تھے۔ ملک بھر کی اقلیتی برادریوں کے ساتھ مرکزی حکومت کے مؤثر اور قریبی رابطے کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا۔ اس ملاقات میں سمستہ کیرالا جمعیۃ العلماء کے سیکریٹری شیخ عبدالرحمن ثقافی اور مرکز نالج سٹی کے منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد عبدالحکیم ازہری بھی موجود تھے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ گرینڈ مفتی کی قیادت میں بھارت میں جاری تعلیمی اور سماجی فلاحی سرگرمیاں نہایت مؤثر انداز میں انجام دی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح پر بھارت کا وقار بلند کرنے کے لیے گرینڈ مفتی کی سماجی اور ثقافتی کاوشیں قابل تحسین ہیں اور حکومت ان سرگرمیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

ابوسلیم کی 25 سال قید کی سزا مکمل، پھر بھی سپریم کورٹ نے راحت دینے سے کیا انکار!

نئی دہلی۔۔ ممبئی میں 1993 کے دوران پیش آئے بم دھماکوں کے قصوروار گینگسٹر ابوسلیم کو سپریم کورٹ نے قید سے فی الحال آزاد کیے جانے پر روک لگا دی ہے۔ سپریم کورٹ نے سلیم کی رہائی سے متعلق عرضی خارج کردی۔ جسٹس وکرم ناتھ اور سندیپ مہتا کی بنچ نے کہا کہ ناسک جیل سے ملے دستاویز کے مطابق ہائی کورٹ معاملہ کی سماعت کرے گا۔ ہائی کورٹ کو جلد سماعت کی ہدایت دینے سے بھی سپریم کورٹ نے منع کردیا۔ دراصل ابوسلیم کے وکیل کا کہنا تھا کہ ان کے موکل نے 25 سال کی سزا پوری کر لی ہے، اس لیے جیل سے رہائی کی اجازت دی جائے۔ وکیل نے بتایا کہ سلیم کو 11 نومبر 2005 کو حراست میں لیا گیا تھا۔ اس پر سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا تھا کہ کیا وکیل چھوٹ (ریمشن) کو جوڑ کر 25 سال کا شمار کر رہے ہیں؟ 'بار اینڈ بنچ' کی رپورٹ کے مطابق سینئر ایڈووکیٹ رشی ملہوترا نے کہا کہ ابوسلیم کو 10 ماہ سے ناجائز طریقے سے حراست میں رکھا گیا ہے، اس کی سزا 25 سال سے زیادہ نہیں ہوسکتی ہے، اور ہائی کورٹ اس کا کیس نہیں سن رہا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ 25 سال کو لے کر جو کنفیوژن ہے، وہ صرف ریاضی کی غلطی ہے، اور کچھ نہیں۔ انھوں نے سپریم کورٹ سے گزارش کی کہ ہائی کورٹ میں آئی جی پی کا حلف نامہ ہے، اسے بھی دیکھنا چاہیے۔

توجہ طلب ہے کہ ابوسلیم کو طویل قانونی لڑائی کے بعد 11 نومبر 2005 کو پرتگال سے حوالہ کیا گیا تھا۔ ہندوستان اور پرتگال کے درمیان حوالگی سمجھوتہ کے تحت سلیم کو سزائے موت نہیں دی جاسکتی اور نہ ہی اسے 25 سال سے زیادہ قید کی سزا ہوسکتی ہے۔ ابوسلیم کو 2002 میں پرتگال میں فرضی پاسپورٹ معاملہ میں گرفتار کیا گیا تھا اور ہندوستان نے اس کی حوالگی کا مطالبہ کیا۔ جب پرتگال نے ابوسلیم کو ہندوستان کے حوالہ کیا تو یہ شرط رکھی تھی کہ ہندوستان ابو سلیم کو پھانسی کی سزا نہیں دے گا، اور نہ ہی 25 سال سے زیادہ کی جیل ہوگی۔ ہندوستان کی یقین دہانی کے بعد پرتگال کی عدالت نے فروری 2004 میں حوالگی کو منظوری دی۔ 11 نومبر 2005 کو ابوسلیم پرتگال سے ہندوستان لایا گیا۔ یہ یقین دہانی اس لیے اہم تھی کیونکہ پرتگال میں موت کی سزا نہیں ہے اور قید کی زیادہ سے زیادہ مدت محدود ہوتی ہے۔ اسی لیے پرتگال نے ہندوستان سے اسی طرح کی شرطوں پر ہی حوالگی کو منظوری دی تھی۔

احمد آباد اور وڈودرا کے 17 اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی، ای میل میں لکھا 'گجرات بنے گا خالصتان...'

احمد آباد (ایجنسی) گجرات میں ایک بار پھر اسکولوں کو بم سے اڑانے کی دھمکی ملی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ریاست کی راجدھانی احمد آباد اور وڈودرا کے 17 اسکولوں کو بم سے اُڑانے کی دھمکیاں موصول ہوئی ہیں۔ ان سبھی اسکولوں کو ای میل کے ذریعہ بم سے اڑانے کی دھمکیاں دی گئی ہیں۔ ای میلز میں لکھا ہے کہ ”گجرات خالصتان بنے گا اور ہندوستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے“۔ ان دھمکی آمیز ای میلز کے بعد بڑے پیمانے پر کھلبلی مچ گئی ہے۔ پولیس تمام اسکولوں میں پہنچ گئی ہے اور سیکورٹی وجوہات کی بنا پر اسکول کے احاطے کی جانچ شروع کر دی ہے۔ وڈودرا میں یہ واردات مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے دورے کے ٹھیک بعد سامنے آئی ہے۔ دھمکی آمیز ای میلز ملنے کے بعد بم اسکواڈ ٹیم اور پولیس کی جانب سے اسکول کے تمام احاطے میں سخت تلاشی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ اسکول کے گوشہ گوشے کی تلاشی لی جا رہی ہے۔ پولیس نے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اور حفاظتی اقدامات اختیار کئے ہیں۔ اس دوران اسکولوں میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں اور معاملے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ احمد آباد کے جن اسکولوں کو بم سے اُڑانے کی دھمکیاں ملی ہیں ان میں ڈی اے وی انٹرنیشنل اسکول، ایشیا اسکول، اے-ون اسکول، انکور انٹرنیشنل اسکول، سنت کبیر اسکول، سلور بیل اسکول اور ٹیولپ انٹرنیشنل اسکول شامل ہیں۔ وہیں دوسری طرف وڈودرا شہر اور ضلع کے 10 اسکولوں کو بھی دھمکیاں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں ڈی آر امین (واسنا روڈ)، ارمی اسکول (سماسوالی روڈ)، نالندہ (واگھوڈیا روڈ)، بڑودہ ہائی اسکول (باغی خانہ)، نوبگ انگلش میڈیم (سما)، جیون سادھنا (ناگرواڑہ)، ای ڈبلیو ایس (ڈبھوئی)، شانین (کھوڈیار نگر)، جی پی ایس (واگھوڈیا)، اور برائٹ ڈے (واسنا) شامل ہیں۔

'یہ مضبوط سرکار ہے یا مجبور سرکار'، ہند-امریکہ تجارتی معاہدہ پر کانگریس نے پھر کیا طنز

تجارتی معاہدے کے تحت ہم ضرورت کا 52 فیصد تیل نہیں خرید سکیں گے، اس معاہدے سے کپاس کے کسانوں کو ہوگا بڑا نقصان: کانگریس

کانگریس کے راجیہ سبھا رکن رندیپ سنگھ سرجے والا نے امریکہ کے ساتھ تجارتی معاہدہ کرنے پر حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ہوئے تجارتی معاہدہ میں ہندوستانی کسانوں، انرجی سیکورٹی اور ڈیجیٹل فریڈم کی قربانی دی گئی ہے۔ پریس کانفرنس کے دوران کانگریس کے سینئر لیڈر نے 'آتم نربھر بھارت' (خود کفیل ہندوستان) کے نعرے پر ہی سوال کھڑے کردیے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا یو ایس ڈیل کے خدشات کے درمیان ہندوستان 'امریکہ نربھر' (امریکہ پر منحصر) بن رہا ہے۔ اس تجارتی معاہدے میں مودی حکومت نے کسانوں اور زرعی زمین کے مالکان کی قربانی دی ہے۔ رندیپ سرجے والا نے ڈیجیٹل فریڈم اور ڈیٹا پرائیویسی پر بھی سنگین سوال کھڑے کیے ہیں۔ ہندوستانی مفادات کے تحفظ کو مضبوط کرنے کے بجائے ایک مضبوط حکومت نے ہندوستان کی آزادی اور ڈیٹا پرائیویسی سے سمجھوتہ کیا ہے۔ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ ”یہ ایک مضبوط سرکار ہے یا ایک کمزور سرکار ہے؟ کیا آتم نربھر بھارت (خود کفیل ہندوستان) ہے یا امریکہ نربھر (امریکہ پر منحصر) ہندوستان ہے؟“

کانگریس نے ہندوستان اور امریکہ کے درمیان حال ہی میں ہوئے تجارتی معاہدے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ مودی حکومت نے ملک کے کسانوں کے مفادات کو نظرانداز کرکے یہ معاہدہ کیا ہے، جس سے خاص طور پر کپاس کے کسانوں کو بڑے نقصان کا خدشہ ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا نے پیر کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے اس معاہدے سے ملک کی ٹیکسٹائل انڈسٹری پر سنگین اثرات پڑنے کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس معاہدے سے ٹیکسٹائل کے شعبے کو کھربوں روپے تک کا معاشی نقصان ہوسکتا ہے، جس سے کسانوں سے لے کر برآمد کنندگان تک پوری زنجیر متاثر ہوگی۔ مسٹر سرجے والا کے مطابق، اگر امریکی کپاس اور متعلقہ زرعی مصنوعات کی درآمدات ڈیوٹی فری یا کم ڈیوٹی پر بڑھتی ہیں، تو اس سے ہندوستانی بازار میں خام مال کی قیمتوں پر دباؤ پڑے گا۔ امریکہ اپنے کسانوں کو بڑی سبسڈی دیتا ہے، جس کی وجہ سے وہاں کی کپاس نسبتاً سستی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندوستانی کپاس پروڈیوسروں کی جننگ یونٹس یعنی کپاس سے ریشوں کو بیج الگ کرنے والی یونٹوں اور اسپننگ ملوں یعنی کتائی ملیں جہاں کپاس کے ریشوں سے کتائی کر کے سوت تیار کرنے والی ملوں کو سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔ انہوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر امریکہ کے ساتھ بنگلہ دیش جیسے ممالک کے تجارتی انتظامات مزید مضبوط ہوتے ہیں، تو ہندوستانی ملبوسات کی برآمدات کو اضافی مسابقت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ مہاراشٹر، گجرات، تلنگانہ، مدھیہ پردیش، راجستھان، ہریانہ، پنجاب، آندھرا پردیش اور کرناٹک جیسی ریاستوں میں کپاس کی پیداوار بڑے پیمانے پر ہوتی ہے اور ان کی دیہی معیشت ٹیکسٹائل کی صنعت سے گہرائی جڑی ہوئی ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ درآمدات میں کسی بھی بڑے دھچکے سے ان ریاستوں میں کسانوں اور چھوٹی صنعتوں کی آمدنی پر بڑا اثر پڑسکتا ہے۔

کانگریس نے کہا ہے کہ حال ہی میں امریکہ کے ساتھ ہوئے تجارتی معاہدے کے تحت جو شرط رکھی گئی ہے کہ ہندوستان روس سے خام تیل نہیں خریدے گا، اس کے بعد ہندوستان اپنی ضرورت کا 52 فیصد خام تیل اب نہیں خرید سکے گا جس سے ملک کو بڑا معاشی نقصان ہوگا کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا ممبر رندیپ سنگھ سرجے والا نے پیر کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ امریکی صدر نے 6 فروری کو ایک حکم میں کہا ہے کہ ہندوستان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ روس سے خام تیل نہیں خریدے گا اور اگر خریدتا ہے تو امریکہ اس پر نظر رکھے گا۔

مکوکا کیس میں دہلی کی عدالت نے ملزم کو بری کیا

نئی دہلی (یو این آئی) دہلی کی ایک عدالت نے مہاراشٹر آرگنائزڈ کرائم کنٹرول ایکٹ (مکوکا) کے تحت نامزد ایک شخص کو بری کر دیا ہے کیونکہ اسے کسی منظم جرائم پیشہ گروہ کا رکن ثابت کرنے کے لیے کوئی ٹھوس ثبوت موجود نہیں تھا۔ عدالت نے اپنے حکم میں قرار دیا کہ ملزم تلویندر عرف جارا کو مکوکا کی دفعات 3 اور 4 کے تحت عائد الزامات سے بری کیا جاتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ ”البتہ عدالت کے مطابق ملزم کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 174-A (پارٹ I) کے تحت بادی النظر جرم ثابت ہوتا ہے، اس لیے اس پر باقاعدہ الزامات طے کیے جاسکتے ہیں۔ مسٹر جارا کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر 50,000 روپے کا ضمانتی مچلکہ داخل کریں۔“ عدالت نے نوٹ کیا کہ ملزم کے خلاف صرف ایک مجرمانہ کیس کا حوالہ دیا گیا تھا، جس میں وہ پہلے ہی بری ہو چکا ہے۔ یہ بھی پایا گیا کہ مکوکا کے تحت درج اعترافی بیانات میں جبراً وصولی یا غیر قانونی سرگرمیوں کے مخصوص واقعات کا ذکر نہیں تھا، بلکہ صرف عمومی دعوے کیے گئے تھے۔ عدالت کا کہنا تھا کہ ”بیانات میں واضح طور پر جبراً وصولی کے کسی مخصوص واقعے یا کسی دوسری غیر قانونی سرگرمی کا کوئی حوالہ نہیں ہے۔“ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ 2013 کے بعد ملزم کی کسی بھی مجرمانہ سرگرمی میں ملوث ہونے کا کوئی ریکارڈ پر نہیں تھا۔

امت شاہ نے دہلی پولیس کے 79 ویں یوم تاسیس پر کئی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا

نئی دہلی، (یو این آئی) امور داخلہ کے مرکزی وزیر امت شاہ نے پیر کو دہلی پولیس کے 79 ویں یوم تاسیس کی تقریب میں شرکت کی اور دہلی پولیس کے دس نئے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا مسٹر شاہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سیف سٹی پروجیکٹ کے پہلے مرحلے کا افتتاح کر دیا گیا ہے تقریباً 857 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کردہ جدید انٹیگریٹڈ کمانڈ، کنٹرول، کمیونیکیشن اینڈ کمپیوٹر سینٹر (سی 4 آئی) دہلی کے عوام کے نام وقف کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گیارہ ضلعی سطح کے سی 3 آئی مراکز اور پچھتر تھانہ سطح کی سی 2 آئی اکائیوں کو اس نظام کے ساتھ مربوط کیا جائے گا۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ دہلی کو 10,000 کیمروں سے جوڑنے کے پروگرام کے تحت پہلے مرحلے میں 2,100 کیمروں کو لائیو جوڑا جاچکا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ سیف سٹی پروجیکٹ آئندہ دنوں میں دہلی کی سیکورٹی میں کافی حد تک اضافہ کر دے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ گزشتہ 11 برسوں میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک نے کئی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ پارلیمنٹ سے منظور شدہ تین نئے فوجداری قوانین کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگلے تین سال کے اندر مکمل نفاذ کے بعد ملک کے کسی بھی کونے میں درج ہونے والی کوئی بھی ایف آئی آر سپریم کورٹ تک پہنچے گی، جس سے مجرموں کو سزا اور متاثرین کو انصاف ملنا یقینی ہوجائے گا۔ وزیر داخلہ نے بتایا کہ نئے قوانین میں بچوں اور خواتین کے خلاف جرائم کے لیے ایک الگ باب شامل کیا گیا ہے۔

کانگریس کا دہرادون میں حکومت کے خلاف زبردست احتجاج

امن و امان کی بگڑتی صورتحال اور ہلاکتوں پر حکومت کو گھیرا، حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی

دہرادون۔ اتراکھنڈ میں لا اینڈ آرڈر کی بگڑتی ہوئی صورتحال، مہنگائی اور بدعنوانی کے معاملے کو لے کر کانگریس ریاستی حکومت کو گھیر رہی ہے۔ پیر (16 فروری) کو دہرادون میں کانگریس نے حکومت کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہوئے راج بھون کی طرف مارچ کیا۔ اس دوران پوری ریاست سے سینئر لیڈران اور ہزاروں کارکنان نے راجدھانی دہرادون میں جمع ہو کر حکومت کے خلاف آواز اٹھائی۔ پارٹی نے ریاست میں جرائم، بے روزگاری، مہنگائی، لا اینڈ آرڈر، بدعنوانی، جنگلی جانوروں کے حملے، ہجرت، آفات سے متاثرہ لوگوں کو امداد اور معاوضہ، ناقص صحت کی خدمات اور کسانوں کو فصل کا نقصان ہونے پر معاوضہ نہ ملنے سمیت دیگر مسائل پر لوک بھون کا گھیراؤ کیا۔ کانگریس ریاستی صدر گنیش گودیال کی قیادت میں پریڈ میدان میں ہزاروں کارکنان جمع ہوئے اور حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی۔ کانگریس لیڈران نے 15 دنوں میں 5 قتل کے معاملے پر ریاستی حکومت کو گھیرنے کی کوشش کی۔ لیڈران نے وارننگ دی ہے کہ اگر ریاست میں لا اینڈ آرڈر میں بہتری نہیں آئی اور جرائم پر لگام نہیں لگا تو کانگریس آج سے بھی زیادہ شدید احتجاج کرے گی۔ دوسری جانب احتجاج کے پیش نظر انتظامیہ نے سیکورٹی کے پختہ انتظام کر رکھے تھے، لوک بھون کی جانب جانے والے راستوں پر بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے تھے۔ 4 سطحوں میں بیریکیڈنگ کی گئی تھی تاکہ مظاہرین کو آگے بڑھنے سے روکا جا سکے۔ لوک بھون کی طرف مارچ کے دوران مظاہرین اور پولیس کے درمیان تصادم بھی ہوا۔ اس دوران کانگریس کارکنان 2 بیریکیڈنگ پار کرنے میں کامیاب رہے، جس کی وجہ سے کچھ دیر تک حالات کشیدہ رہے۔ ساتھ ہی پولیس کو بھیڑ کو کنٹرول کرنے میں سخت مشقت کرنی پڑی۔ کانگریس لیڈران نے ریاستی حکومت پر لا اینڈ آرڈر کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہنے، مہنگائی پر قابو نہ کر پانے اور بدعنوانی کے معاملوں میں سست روی کا الزام عائد کیا۔ ساتھ ہی پارٹی نے ریاستی حکومت کو وارننگ دی ہے کہ اگر حکومت نے جلد ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تو احتجاج کو مزید تیز کیا جائے گا۔

انتخابات سے قبل آسام کانگریس کے سابق صدر کا پارٹی سے استعفیٰ

گوہاٹی، (یو این آئی) آسام پردیش کانگریس کمیٹی کے سابق صدر بھوپین بورا نے انتخابات سے محض چند ماہ قبل پارٹی سے استعفیٰ دے دیا ہے، جو کہ پارٹی میں پائے جانے والے انتشار کا واضح اشارہ ہے۔ مسٹر بورا جولائی 2021 سے پارٹی کی قیادت کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنا استعفیٰ اے آئی سی سی کی اعلیٰ قیادت بشمول ملکارجن کھڑگے اور راہل گاندھی کو بھیج دیا ہے۔ بورا 2006 سے 2016 تک آسام قانون ساز اسمبلی میں بیہپوریا حلقے کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ پارٹی سے استعفیٰ دینے کے بعد مسٹر بورا نے اپنے سوشل میڈیا ہینڈلز سے اپنا عہدہ بھی ہٹا دیا ہے۔ مسٹر بورا کا یہ فیصلہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب آسام میں کانگریس نے ریاست بھر کے لوگوں سے رابطہ کرنے کے لیے ”تبدیلی کا سفر“ شروع کر رکھا تھا۔ مسٹر بورا، جو رنگاندی حلقے سے کانگریس کی طرف سے اہم امیدوار بھی تھے، پارٹی صدر گورو گگوئی کے ساتھ ”پریورتن یاترا“ میں سرگرمی سے حصہ لے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ استعفیٰ کے پیچھے پارٹی کے مستقبل سے متعلق وجوہات ہیں اور انہوں نے پارٹی ہائی کمان کو ان تمام اسباب سے آگاہ کر دیا ہے۔ جب ان سے سوال کیا گیا تو انہوں نے کوئی واضح جواب نہیں دیا۔

ملک میں بڑھتی ہوئی نفرت کی سیاست پر تشویش کا اظہار

مسلم مجلس مشاورت کے جنرل باڈی اجلاس میں اہم قرار دادیں

نئی دہلی۔ آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) کے جنرل باڈی اجلاس میں ملک میں بڑھتی ہوئی نفرت کی سیاست کا نوٹس لیتے ہوئے خبردار کیا گیا ہے کہ اگر جلد اس پر قابو نہیں پایا گیا تو یہ ملک کو تباہ کردے گی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ آسام اور اتراکھنڈ کے وزراء اعلیٰ کھلے عام ملک کے دستور اور اقلیتی حقوق کو چیلنج کر رہے ہیں، لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی۔ دیگر قراردادوں میں اوقاف، ایس آئی آر، اسرائیلی غنڈہ گردی کی مذمت، بنگلہ دیش کے انتخابی نتائج کا خیرمقدم اور وندے ماترم سے متعلق قرار دادیں پاس کی گئیں۔ جنرل باڈی اجلاس کی صدارت مشاورت کے صدر ڈاکٹر ظفرالاسلام خاں نے کی۔ اس میٹنگ میں کارگزار صدر پروفیسر محمد سلیمان، نائب صدر مفتی عطاء الرحمن قاسمی، جنرل سکریٹری معصوم مرادآبادی، کارگزار جنرل سکریٹری سید تحسین احمد، خزانچی شمس الضحیٰ کے علاوہ اراکین میں فیروز خاں غازی ایڈووکیٹ، ابرار احمد مکی اور عبید اقبال عاصم نے شرکت کی۔ کئی ممبران نے زوم کے ذریعہ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اس موقع پر ایس آئی آر سے متعلق پاس کی گئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ایک عرصے سے ملک میں مسلمانوں کے نام ووٹر جسٹروں سے حذف کرنے کی سازش چل رہی ہے۔ این آر سی اور سی اے اے کے ذریعہ مسلمانوں کی شہریت چھیننے کی سازش ناکام ہونے کے بعد مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن نے ”خصوصی نظر ثانی مہم“ (ایس آئی آر) کا سہارا لے کر پورے ملک میں یہ کام شروع کر دیا ہے جس کا پردہ کئی جگہوں پر فاش ہو چکا ہے، لیکن اس کے باوجود حقیقی ووٹروں کے نام کاٹے جا رہے ہیں اور بوگس ووٹروں کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ مشاورت اس خطرناک عمل کے خلاف آواز بلند کرتی ہے کیونکہ اس طرح آسام کے ”ڈی ووٹر“ جیسا مسئلہ پورے ملک میں پیدا ہو رہا ہے جو بالآخر کروڑوں لوگوں کو ان کی شہریت سے محروم کر دے گا۔ اس سازش کو ناکام بنانے کے لیے سیاسی اور قانونی کارروائی کے لیے مقتدر اداروں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو متوجہ کیا گیا ہے۔

وندے ماترم سے متعلق قرار دار میں کہا گیا ہے کہ اس کے تمام قطعوں کو لازمی قرار دینا مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہیں ہے کیونکہ ان میں زمین کو دیوتا کہا گیا ہے جبکہ مسلمانوں کے نزدیک دیوتا صرف خدائے واحد ہے۔ اس لیے مشاورت مطالبہ کرتی ہے کہ اس فیصلے کو واپس لے کر مسلمانوں کی بے چینی دور کی جائے۔ اوقاف سے متعلق قانون سازی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ مرکزی حکومت نے مسلم تنظیموں کی مرضی کے خلاف نیا وقف قانون بنایا ہے۔ وقف قانون میں تبدیلی اور محدود مقررہ وقت کے اندر پورٹل پر اندراج دراصل وقف املاک میں خرد برد کی راہ ہموار کرتی ہے۔ مشاورت ان اقدامات کی مذمت کرتے ہوئے سابقہ قانون کو واپس لانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ایک قرارداد میں یو جی سی ریگولیشنز کی تائید کی گئی ہے جس کا مقصد اعلیٰ تعلیمی اداروں میں سماجی انصاف کا قیام اور ذات پات پر مبنی تفرقہ پرستی کو روک لگانا ہے۔

مہوبہ میں پانی کی ٹنکی 'جھرنے' میں تبدیل!

اکھلیش یادو اور کانگریس کا بی جے پی پر بدعنوانی کا الزام

مہوبہ: 16 فروری (پی این ایس) اتر پردیش کے ضلع مہوبہ کے بلاک جیت پور کے گاؤں نگاراڈانگ میں جل جیون مشن کے تحت تعمیر کی گئی پانی کی ٹنکی ٹیسٹنگ کے ایک دن بعد ہی پھٹنے کا معاملہ سامنے آیا ہے، جس کے بعد ریاستی سیاست میں ہلچل تیز ہوگئی ہے۔ اس واقعہ کو لے کر سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو اور کانگریس نے بی جے پی حکومت پر سخت تنقید کی ہے اور منصوبے میں بدعنوانی کے الزامات عائد کیے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق سال 2025 میں نمامی گنگے پروگرام کے تحت ہر گھر نل سے جل اسکیم کے لیے اس ٹنکی کی تعمیر کی گئی تھی۔ 3 فروری کو ٹنکی کو جانچ کے لیے پانی سے بھرا گیا تھا، تاہم 4 فروری کو دوپہر تقریباً تین بجے اچانک ٹنکی پھٹ گئی اور ہزاروں لیٹر پانی بہہ کر ضائع ہو گیا۔ واقعہ کے بعد تعمیراتی معیار اور نگرانی کے نظام پر سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ردعمل دیتے ہوئے لکھا کہ مہوبہ میں بی جے پی کی بدعنوانی کا بوجھ پانی کی ٹنکی برداشت نہیں کرسکی۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ یہاں بلڈوزر نہیں چلے گا کیونکہ بدعنوانی کی پائپ لائن مہوبہ سے لکھنؤ تک جل کی جگہ دھن کی فراہمی کررہی ہے۔ انہوں نے جل جیون مشن کو کمیشن مشن قرار دیتے ہوئے حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا۔ ان کے بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں بحث چھڑ گئی ہے۔ کانگریس کے آفیشل ایکس ہینڈل سے بھی اس واقعہ پر سخت ردعمل سامنے آیا۔ بیان میں کہا گیا کہ یہ مودی حکومت کی بدعنوانی کا ثبوت ہے۔ کانگریس کے مطابق اس ٹنکی کی تعمیر پر عوام کے 65 لاکھ روپے خرچ کیے گئے، لیکن ٹیسٹنگ کے اگلے ہی دن اس سے جھرنے کی طرح پانی گرنے لگا۔ پارٹی نے الزام لگایا کہ جل جیون مشن اور اسی طرح کی دیگر اسکیمیں بدعنوانی کا ذریعہ بن چکی ہیں اور بی جے پی سے وابستہ افراد کو ٹھیکے دے کر عوامی رقم کی لوٹ کھسوٹ کی جا رہی ہے۔ دوسری جانب گاؤں کی پردھان گایتری نے ٹنکی پھٹنے کی شکایت ضلع مجسٹریٹ غزل بھاردواج اور ایڈیشنل ضلع مجسٹریٹ نمامی گنگے سے کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ تعمیر میں بڑے پیمانے پر سرکاری رقم کا غلط استعمال ہوا ہے اور غیر جانبدار جانچ کرائی جائے۔ ادھر چرکھاری کے رکن اسمبلی برج بھوشن راجپوت اور ریاستی جل شکتی وزیر سوتنتر دیو سنگھ کے درمیان بھی اسکیم کو لے کر تلخ بیانات کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ وزیر نے 30 دن کے اندر تمام دیہات میں پانی کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایت دی تھی، جس کے بعد کام میں تیزی لائی گئی تھی۔ فی الحال انتظامیہ کی جانب سے واقعہ کی جانچ کی بات کہی جا رہی ہے، تاہم اپوزیشن جماعتوں کے حملوں کے بعد یہ معاملہ ریاستی سیاست کا اہم موضوع بن گیا ہے۔

سینئر کانگریس رہنما کے۔کے شرما ایس پی میں شامل

ایس پی صدر اکھلیش یادو کی موجودگی میں آج سینئر کانگریس رہنما اور سابق رکنِ اسمبلی کے۔کے۔ شرما نے سماج وادی پارٹی کی پالیسیوں پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے پارٹی کی رکنیت اختیار کرلی۔ انہوں نے سن 2027 کے انتخابات میں اکھلیش یادو کو وزیرِ اعلیٰ بنانے کا بھی عزم ظاہر کیا۔ کے۔کے۔ شرما کے ساتھ اننت شرما، سبھاش شرما، ہردیپ بھاٹی، سدھیر بھاٹی، ستیندر تیاگی، ہرش تیاگی، بابو رام تیاگی، ریٹائرڈ کرنل امردیپ تیاگی، انکیت شرما، پنٹو چودھری، امیت چودھری، پنکج شرما، سچن شرما، دھرمیندر شرما، شرد شرما، رویکانت شرما، انیل کمار، راجہ شرما اور کپل کاتیاین بھی سماج وادی پارٹی میں شامل ہو گئے۔ اکھلیش یادو نے پارٹی میں شامل ہونے والے تمام ساتھیوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ وہ سب مل کر سماج وادی پارٹی کو مضبوط بنانے کے لیے متحد ہو کر کام کریں گے۔

یونانی ڈاکٹر ایسوسی ایشن بارہ بنکی کے زیرِ اہتمام یونانی ڈے منایا گیا

طبی خدمات پر ممتاز شخصیات کو اعزاز سے نوازہ گیا

بارہ بنکی (پریس ریلیز) یونانی ڈاکٹر ایسوسی ایشن بارہ بنکی کے زیرِ اہتمام یونانی ڈے کی تقریب نہایت جوش وخروش کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تقریب میں بطور مہمانِ خصوصی سابق وزیر اروند سنگھ گوپ اور مہمان ذی وقار نگر پالیکا چیئر پرسن شیلا سنگھ نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اروند سنگھ گوپ نے کہا کہ ڈاکٹروں کو زمین پر اوپر والے نے انسانوں کے لئے ایک بڑی نعمت بنا کر بھیجا ہے اسی لیے وہ معاشرے کے کمزور اور ضرورت مند طبقات کی خدمت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ انہوں نے ضلع کے یونانی ڈاکٹروں کی خدمات کو سراہتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ نگر پالیکا چیئر پرسن شیلا سنگھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ یونانی ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے اطباء سماجی خدمات میں نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔ اس موقع پر انہوں نے حکیم اجمل خاں کو ملک کا عظیم معالج قرار دیتے ہوئے ان کے افکار کو مشعلِ راہ بنانے پر زور دیا۔ تقریب میں طبی میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے پر "حکیم اجمل خاں لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ 2025" سابق ریسرچ آفیسر، مرکزی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لکھنؤ کے حکیم وحید الزماں کو پیش کیا گیا۔ مہمانانِ کرام کو مومنٹو اور انگ وستر پیش کرکے اعزاز سے نوازا گیا۔ پروگرام کے دوران یونانی ڈے کیپ اور یادگاری مومنٹو کی رونمائی بھی عمل میں آئی۔ پروفیسر رضوان نور رضا نے خوبصورت غزل پیش کرکے محفل کو مزید پرکیف بنا دیا۔ تقریب کے کنوینر ڈاکٹر سعید الرحمان نے ادارے کا تعارف پیش کیا اور حکیم اجمل خاں کی علمی و تحقیقی خدمات پر روشنی ڈالی۔ صدر ڈاکٹر زین العابدین نے تمام یونانی اطباء سے اتحاد و اتفاق کے ساتھ کام کرنے کی اپیل کی اور کہا کہ باہمی تعاون سے ہی معاشرے اور ادارے دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سماجی کارکن عمیر قدوائی نے انجمن کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ ہر ڈاکٹر کو حکیم اجمل خان کے سنہری اصولوں اور نظریات کو اپنانا چاہیے۔ انہوں نے یونانی طب کی ترویج اور اس کے فروغ کے لیے اجتماعی کوششوں پر زور دیا۔ اس موقع پر حق کلینک اور گلیکسی ہاسپٹل کے تعاون سے یونانی ڈے کیپ اور یادگاری مومنٹو کی رونمائی بھی عمل میں آئی۔ تقریب سے حکیم محمد اللہ ضلع صدر جمعیت علماء ہند بارہ بنکی نے بھی خطاب کیا۔ تقریب کی نظامت کے فرائض فضل امام مدنی نے انجام دیے، جبکہ آخر میں سکریٹری ڈاکٹر کپیش کمار نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں متعدد ڈاکٹروں، سماجی شخصیات اور معززینِ شہر نے شرکت کی اور یونانی طب کے فروغ کے عزم کا اعادہ کیا۔ اس موقع پر شمع انڈیا فارمیسی کا اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔

مدرسہ انوار العلوم بھولے پور میں اصلاحِ معاشرہ اجلاس کا انعقاد

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) مدرسہ انوار العلوم بھولے پور ٹانڈہ میں اصلاحِ معاشرہ کے عنوان عنوان پر ایک عظیم الشان اجلاسِ عام کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں بڑی تعداد میں علماء کرام، معززین اور مقامی لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر معروف عالمِ دین مولانا اظہر مدنی صاحب مہمانِ خصوصی کے طور پر شریک ہوئے۔ اپنے خطاب میں مولانا اظہر مدنی نے کہا کہ آج کے دور میں معاشرے کو بہتر بنانے کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن وسنت کی تعلیمات پر عمل کرکے ہی ہم اپنے معاشرے کو اچھا بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اچھے اخلاق اپنائیں اور برائیوں سے دور رہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مدارس دینی تعلیم کے اہم مراکز ہیں، جہاں سے لوگوں کو صحیح راستہ دکھایا جاتا ہے۔ ایسے پروگرام لوگوں میں بیداری پیدا کرتے ہیں اور انہیں اپنی ذمہ داری سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس موقع پر دیگر علماء کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور لوگوں کو اچھے کام کرنے اور برائیوں سے بچنے کی نصیحت کی۔ آخر میں ملک وملت کی سلامتی اور معاشرے کی بہتری کے لیے دعا کی گئی۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں ٹانڈہ کے سابق رکنِ اسمبلی مرحوم حاجی عظیم الحق پہلوان کے صاحبزادے سماجوادی پارٹی کے نوجوان لیڈر عظیم سمیت مدرسہ کے ذمہ داران اور مقامی لوگوں کا اہم تعاون رہا۔ جبکہ بڑی تعداد میں لوگوں کی موجودگی نے اجلاس کو کامیاب بنایا۔

مولانا اظہر مدنی مہمانِ خصوصی، نوجوانوں کو دین پر چلنے کا پیغام

جلال پور میں خون عطیہ کیمپ، 43 نوجوان شریک

شہدائے کربلا کی یاد میں راہِ نجات گروپ کا اقدام

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلال پور شہر کے سرحدی علاقے چلونیا میں قدیمی بڑی درگاہ میں راہ نجات گروپ کے زیر اہتمام منعقدہ خون کے عطیہ کیمپ میں نوجوانوں نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ شہدائے کربلا کی یاد میں منعقدہ تقریب میں شیعہ اکثریتی علاقوں مصطفی آباد، نگپور، آسی پور، نیا بازار، جعفر آباد، عثمان پور اور دیگر مختلف علاقوں سے 43 نوجوانوں نے خون کے عطیات دیے۔ کیمپ کا افتتاح الامام چیریٹیبل فاؤنڈیشن کے صدر خواجہ شفاعت حسین نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ خون کا عطیہ صدقہ کی سب سے بڑی شکل ہے۔ خون کے عطیہ کیمپ میں پچاس نوجوانوں نے رجسٹریشن کرائی۔ نمایاں عطیات دینے والوں میں آرزو عباس، ڈاکٹر علی حسن، مولانا عابد نجفی، بلال احمد، تنظیم فاطمہ، عذرا حیدری، محمد جواد، زمان عباس، جاذب، محمد ریاض، قمر عباس، محمد عباس امین، محمد مہدی، اور دیگر شامل تھے۔ کیمپ کی قیادت مولانا رہبر سلطانی، مولانا میثم رضا زاہدی، مولانا مشیر اور ماسٹر محمد مہدی نے کی جنہوں نے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کی۔ منتظر حسین، کمیل عباس، عون کربلائی، کلیم عباس، میثم، اور راجو نے بھی تعاون کیا۔

سپر 72 کیمپس میں اے ایم یو کے طلبہ کے لیے کیریئر گائیڈنس پروگرام کا انعقاد

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): امامیہ میڈکس انٹرنیشنل، علی گڑھ سپر 72 سینٹر میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ کے لیے پیش رفت یوتھ مینٹورشپ اور کیریئر گائیڈنس پروگرام کا کامیاب اور با مقصد انعقاد کیا۔ یہ پروگرام علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے طلبہ کو درپیش مستقبل سے متعلق رہنمائی کی شدید ضرورت کے پیشِ نظر منعقد کیا گیا، کیونکہ بہت سے طلبہ اپنے تعلیمی اور پیشہ ورانہ راستے کے حوالے سے تذبذب کا شکار ہوتے ہیں۔ اس پروگرام میں بطور مہمانِ خصوصی میجر (ریٹائرڈ) ایس جے ایم جعفری، نئی دہلی نے شرکت کی اور موجود طلبہ سے ملازمت کے لیے اپنے آپ کو کیسے تیار کریں اس کے لیے مناسب ومفید طور وطریقے سے آگاہ کیا۔ مہمانانِ اعزازی جناب ایس مسعود حسن، سابق چیئرمین، سی ڈبلیو سی، حکومتِ ہند، دہلی نے شریک طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ بے شک آئی اے ایس، آئی پی ایس اور آئی ایف ایس کے مسابقتی امتحانات میں حصہ لیں، اس کے لیے ہمت افزائی ہونی چاہیے لیکن اسٹاف سلیکشن کے امتحانات میں بھی حصہ لیں۔ مسعود حسین صاحب نے اس طرف بھی متوجہ ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔ سب سے بڑھ کر کیریئر کو بنانا اہمیت کی حامل ہے۔ جناب ایس عباس حسن نقوی، ایس ڈی ایم، فیروز آباد نے بھی طلبہ کو مخاطب کیا اور مفید رائے سے جوش وجذبے سے لبریز کردیا۔

گیسٹ اسپیکر ڈاکٹر مہدی علی، ایم بی بی ایس، ایم ڈی، سینئر ریزیڈنٹ (ہاسپٹل ایڈمنسٹریشن)، ایمس، دہلی صدر، لداخ میڈیکل ایسوسی ایشن نے دور دراز سے سفر کرکے اپنی قیمتی رہنمائی اور تجربات شیئر کیے، جس سے تقریباً 125 طلبہ مستفید ہوئے اور پروگرام سے متاثر ہوئے۔ یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ سپر 72 کے بانی و ڈائریکٹر ڈاکٹر سید وصی جعفری صاحب نے طلبہ اور معزز مہمانوں کا اظہار تشکر کے ساتھ اس اقدام کو سراہا اور اسے بروقت اور نہایت ضروری قدم قرار دیا۔ ڈاکٹر وصی صاحب نے مستقبل میں بھی ایسے مزید پروگراموں کے انعقاد کی ضرورت پر زور دیا تاکہ طلبہ کی حوصلہ افزائی ہو اور انہیں مسلسل رہنمائی حاصل ہوتی رہے۔ یہ پروگرام آن لائن بھی نشر کیا گیا، جسے ملک کے مختلف حصوں سے سینکڑوں طلبا وطالبات نے دیکھا اور سراہا۔

میں وہ میکش ہوں ساقیا جس نے ★ زینت میکدہ بڑھا دی ہے

ادبی کینوس "کے زیر اہتمام عظیم الشان طرحی مشاعرہ

بارہ بنکی (پریس ریلیز): اردو زبان وادب کی نشرو اشاعت اور ترویج وترقی کے لیے کوشاں ادبی تنظیم ادبی کینوس کے زیر اہتمام مدرسہ اسلامیہ نئی بستی پیر بٹاون کے احاطے میں ایک عظیم الشان طرحی مشاعرہ تنظیم کے صدر ضیاء الدین احمد کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس مشاعرے میں بطور مہمانان خصوصی نصیر انصاری، ہاشم علی ہاشم، اصغر عثمانی (محمد میاں) شریک ہوئے جبکہ مہمان اعزازی کی حیثیت سے ضمیر فیضی اور مہمان ذی وقار کے طور پر راہی صدیقی موجود رہے۔ تنظیم کے سکریٹری آدرش بارہ بنکوی نے اپنے منفرد اور دلکش انداز میں نظامت کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے۔ مشاعرے کا آغاز افضال الرحمٰن کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد دیے گئے مصرع

"پھر پھر کسی نے مجھے صدا دی ہے" پر باقاعدہ مشاعرے کا آغاز کیا گیا۔ مشاعرہ انتہائی کامیاب رہا۔ شعراء نے عمدہ کلام پیش کیا اور سامعین نے بھرپور داد وتحسین سے نوازا۔ منتخب اشعار پیش خدمت ہیں:

میں وہ میکش ہوں ساقیا جس نے
زینت میکدہ بڑھا دی ہے
نصیر انصاری

کیا بگاڑے گی میرا گردش وقت
ماں نے جب حفظ کی دعا دی ہے
ہاشم علی ہاشم

جب کہ میں دو گھڑی کا مہماں ہوں
تم نے دامن کی اب ہوا دی ہے
راہی صدیقی

کیا کہا عشق کر لیا یعنی
زندگی داؤ پر لگا دی ہے
ضمیر فیضی

جس کو میں نے سنائی تھی لوری
نیند اس نے مری اڑا دی ہے
ذکی طارق بارہ بنکوی

اصل ہے حسن وہ جسے رب نے
حسن کے ساتھ میں حیا دی ہے
ڈاکٹر ریحان علوی

ایکتا پریم اور محبت کی
اس نے بنیاد تک ہلا دی ہے
ڈاکٹر فدا حسین

آتش مفلسی کی لپٹوں نے
خواہشوں کی چتا جلا دی ہے
آدرش بارہ بنکوی

زخم کھائیں اور آہ بھی نہ بھریں
کیا عجب شرط یہ لگا دی ہے
کیفی ردولوی

بات ان تک ضرور پہنچے گی
بات کم ظرف کو بتا دی ہے
ماسٹر عرفان بارہ بنکوی

رنج و غم درد نامرادی ہے
دل تو ان حادثوں کا عادی ہے
وقار بارہ بنکوی

کتنا آساں تھا عقد ماضی میں
آج دشوار رسم شادی ہے
انجم احمد پوری

پھر کسی نے مجھے صدا دی ہے
یعنی بیمار کو دوا دی ہے
کرن بھاردواج

اس کے ہاتھوں کو چوم لوں جا کر
مجھ کو جس جس نے بد دعا دی ہے
طفیل زیدپوری

ایک ظالم نے گلشن ہستی
ایک مظلوم کی جلا دی ہے
نفیس بارہ بنکوی

اپنے دل میں مجھے جگہ دے کر
اس نے قیمت مری بڑھا دی ہے
نفیس احمد پوری

ایسا لگتا ہے کوہ فاراں سے
پھر کسی نے مجھے صدا دی ہے
اسلم سیدنپوری

آئینہ رکھ کے سامنے اس کے
اس کی صورت اسے دکھا دی ہے
نورعین چمن ولی

ٹھیک ہونے لگا مریض عشق
کس نے بیمار کو دوا دی ہے
ارشاد بارہ بنکوی

زخم دے کر جو مسکراتے تھے
وقت نے ان کو بھی سزا دی ہے
وفا علی آبادی

جاؤ جا کر مدد کرو اس کی
جس کی بیٹی کی آج شادی ہے
سلیم ہمدم

لے کے پھرتا ہے امن کا پرچم
وہ جو سب سے بڑا فسادی ہے
نازش بارہ بنکوی

مدرسے کی طالبہ ادیبہ خاتون نے علامہ اقبال کی ایک بہترین نظم پیش کرکے سامعین سے خوب داد حاصل کی۔ مشاعرے میں تنظیم کی نائب صدر گلزار فاطمہ، نائب صدر صحافی شمیم انصاری، قاری مقبول احمد، عمران قدوائی، قمر اسلم سمیت دیگر سامعین کرام نے شرکت کی اور شعراء کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔ بزم کے ذمہ داران کی موجودگی میں یہ طے پایا کہ آئندہ نشست ہولی اور عید ملن کے عنوان سے منعقد ہوگی۔ تنظیم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر ریحان علوی نے تمام شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اعلان کیا کہ آئندہ مشاعرہ غیر طرحی ہوگا جس کی اطلاع چند روز قبل دے دی جائے گی۔

جمہوریت کے تحفظ کی جدوجہد سڑکوں سے ایوان تک جاری رہے گی: ضیاء الرحمن

لکھنؤ اسمبلی کا گھیراؤ کرنے جارہے کانگریس کے ضلع صدر اور دیگر لیڈران کو نظر بند کیا

بلندشہر 16 رفروری (پریس ریلیز) منگل کو لکھنؤ میں اسمبلی کے کانگریس کے منصوبہ بند محاصرے سے گھبرا کر بی جے پی حکومت نے جمہوری حقوق کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہوئے بلندشہر کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن ایڈوکیٹ کو اس وقت حراست میں لے لیا جب وہ لکھنؤ جارہے تھے۔ چھتاری تھانہ پولیس کانگریس کے ضلع صدر اور دیگر قائدین کو ناروَ میں ضلع صدر کے گھر لے گئی اور انہیں گھر میں نظر بند کردیا۔ ضلع صدر ضیاء الرحمن کے ساتھ سابق ضلع صدر سبھاش گاندھی، کوآرڈینیٹر راجکمار پنڈت، ضلع سکریٹری کنور عادل، سریندر اپادھیائے اور بھجن لال ولی کو بھی گھر میں نظر بند کردیا گیا۔ اس دوران کانگریس ضلع صدر کی پولیس کے ساتھ نوک جھونک بھی ہوئی۔ باشندگان نے پولیس کی تاناشاہی کے خلاف جم کر نعرے بازی کی۔ کانگریس کے ضلع صدر ضیاء الرحمن نے کہا کہ مزدوروں، غریبوں اور عام لوگوں کی آواز کو دبانے کے لیے یوگی حکومت کانگریس لیڈروں کو نظر بند کررہی ہے۔ یہ اقدام مکمل طور پر غیر جمہوری ہے۔ کانگریس پارٹی اس آمرانہ رویہ کی شدید مذمت کرتی ہے اور تمام قائدین کی فوری رہائی کا مطالبہ کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریسی مفاد عامہ کی لڑائی سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور جمہوریت کے تحفظ کی جدوجہد سڑکوں سے ایوان تک جاری رہے گی۔ ضیاء الرحمن نے کہا کہ منریگا کو بچانے کی لڑائی مزدوروں اور غریبوں کو بچانے کی لڑائی ہے۔ یوگی حکومت کانگریس کے محاصرے سے خوفزدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلندشہر ضلع میں پولیس نے ہمارے قائدین کو مختلف مقامات پر حراست میں لے کر جمہوریت کی توہین کی ہے۔

15 ویں برسی پر یاد کئے گئے معروف اردو ادیب وشاعر ڈاکٹر یوسف گوہر

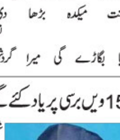

شاہجہاں پور: 16 فروری (پی این ایس) اردو کے نامور افسانہ نگار اور شاعر و ادیب ڈاکٹر یوسف گوہر کی 15 ویں برسی کے موقع پر انہیں جذباتی خراج پیش کیا گیا۔ ان کے فن اور شخصیت پر روشنی ڈالی گئی۔ اتوار کو اردو کے معروف افسانہ نگار اور شاعر ڈاکٹر یوسف گوہر کی 15 ویں برسی یہاں ایمن زئی جلال نگر میں واقع کاشان گوہر میں منائی گئی۔ اس دوران قرآن خوانی وفاتحہ خوانی کی گئی۔ اس موقع پر حافظ فراست اللہ خاں نے کہا کہ یوسف گوہر شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ افسانہ نگار، ادیب اور اردو میگزین افق نو کے مدیر بھی تھے۔ وہ ایک ملنسار اور شفیق انسان تھے۔ نظر میموریل سوسائٹی کے بانی شاعر حمید خضر نے کہا کہ یوسف گوہر نہایت ایماندار انسان تھے۔ وہ نئے لکھنے والوں کی خوب حوصلہ افزائی کرتے تھے اور اردو زبان وادب سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ ادراک ادبی تنظیم کے بانی شاعر اصغر یاسر نے کہا کہ ڈاکٹر یوسف گوہر نے اردو ادب کے لیے جو خدمات انجام دی ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ ڈاکٹر یوسف گوہر نے معاشرے کی بہتری کے لیے ہمیشہ بامقصد تخلیق کی ہے۔ ڈاکٹر یوسف گوہر نے اردو زبان وادب کے فروغ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ اس لئے انہیں کئی اعزازات سے نوازا گیا۔ سہ ماہی افق نو کے مدیر اور شاعر راشد حسین راہی نے کہا کہ تعلیم وادب کے میدان میں ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ ایڈووکیٹ ارشاد علی خاں نے کہا کہ یوسف گوہر نے اپنے کاموں کے ذریعے معاشرے کو مثبت پیغام دینے کا کام کیا۔ اس دوران حافظ ایان رضا نے نعت اور حافظ قاسم اختر وارثی نے منقبت سنائی۔ اس موقع پر حافظ محراب حسین، امانت اللہ نوری، قاری کلام الدین منظری، حافظ شاہنواز خان، ڈاکٹر مونس خان، حاجی اسماعیل، اقتدار شمس، مختار علی خاں، سید تصور حسین، حافظ تسلیم رضا، منور علی خاں، وسیم نظامی، محمد اسد، وسیم الدین، عبدالحنان، عدنان، عادل خان، عارف حسین، پرویز احمد، نوید علی، جاوید علی، غفران خان، نعیم احمد، عفوان یار خاں، جنید، غلام محی الدین، محمد توصیف منا وغیرہ موجود رہے۔

تعلیمی اور سماجی خدمات کے اعتراف میں حاجی نور محمد قریشی ایوارڈ سے سرفراز

آل انڈیا جمعیۃ القریش کی 100 ویں سالگرہ کے موقع پر جے پور میں تقریب کا انعقاد

بلندشہر 16 رفروری (پریس ریلیز) بلندشہر کے ڈسٹرکٹ حج کمیٹی کے انچارج حاجی نور محمد قریشی کو آل انڈیا جمعیۃ القریش کے بانی بھیا رشید الدین احمد ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازا گیا، جے پور کے برلا آڈیٹوریم میں آل انڈیا جمعیۃ القریشی کی 100 ویں سالگرہ کے موقع پر منعقدہ ایک شاندار تقریب میں راجستھانی پگڑی، شال اور پھولوں کے ہار پہناتے ہوئے حاجی نور محمد قریشی کو ایکسیلنس ایوارڈ سے نوازے جانے پر انھیں متعلقین نے مبارکباد پیش کی ہے۔ غور طلب ہے کہ حاجی نور محمد قریشی کو یہ اعزاز ان کی تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بے لوث خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سماجی کارکن اور ڈسٹرکٹ حج ٹریننگ سینٹر کے انچارج حاجی نور محمد قریشی متعدد تعلیمی اداروں میں اپنے تعاون سے ہزاروں بچوں کو مفت تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ قریشی کو تعلیم کے میدان میں نمایاں کام کرنے پر اب تک 14 ایوارڈز سے نوازا جا چکا ہے۔ اس موقع پر تنظیم کے قومی صدر سراج الدین قریشی، نعیم الدین قریشی ریاستی صدر راجستھان، ڈاکٹر یوسف قریشی ریاستی صدر اتر پردیش، ظفر قریشی ریاستی صدر مہاراشٹر، سلیم قریشی نائب صدر، حاجی صلاح الدین نائب صدر، بابو عمران قریشی ممبئی، زینت قریشی خواتین ونگ کی صدر، محمد حنیف قریشی، بابو مرتضی قریشی صدر تیلنگانہ وغیرہ موجود تھے۔ جمعیۃ القریش بلندشہر کے عہدیداروں نے حاجی نور محمد قریشی کو ایوارڈ ملنے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ انہیں مبارکباد دینے کے لیے ان کی رہائش گاہ پر ان کے متعلقین اور رفقاء کا سلسلہ جاری ہے۔

ہر فرد کو انصاف کی فراہمی حکومت کا عزم اور ترجیح ہے

کیشو پرساد موریہ نے جنتا درشن میں مسائل سنے اور ان کے فوری حل کی ہدایات دیں

لکھنؤ: 16 فروری۔اتر پردیش کے نائب وزیراعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے پیر کو اپنے لکھنؤ کیمپ آفس میں منعقد جنتا درشن پروگرام کے دوران ریاست کے مختلف اضلاع کے سینکڑوں لوگوں کے ذاتی اور عوامی مسائل کو غور سے سنا اور متعلقہ محکموں کے افسران کو ان کے فوری اور موثر حل کے لیے واضح ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں بڑی تعداد میں مرد، خواتین، بزرگ اور نوجوانوں نے شرکت کی اور اپنے مسائل براہ راست پیش کئے۔ زیادہ تر مقدمات میں زمین کے تنازعات، محصولات کے مسائل، طبی امداد، پنشن، رہائش، سڑکیں، بجلی اور پانی کے مسائل، پولیس کارروائی، تعلیم اور روزگار شامل تھے۔ مسٹر موریہ نے کہا کہ جنتا درشن عوام سے براہ راست رابطے کا ایک ذریعہ ہے، زمینی حقائق کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی کوتاہی یا غفلت نہ برتی جائے۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ جہاں ضرورت ہو موقع پر معائنہ کیا جائے اور متاثرین کو بروقت امداد فراہم کی جائے۔نائب وزیراعلیٰ نے کہا کہ ضرورت مند اور اہل لوگوں کو تمام ممکنہ سرکاری سہولیات کا بھرپور فائدہ حاصل پہنچنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کی فلاح و بہبود کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور عوامی مفاد سب سے مقدم ہے۔ مسٹر موریہ نے موجود لوگوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی اور کسی بھی مایوس واپس نہیں جانا چاہیے - یہ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ مسٹر موریہ نے جنتا درشن کے لئے آئے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کے ہر مسئلہ کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ ہر شکایت کنندہ کے ہر مسئلہ کو جلد اور تسلی بخش حل کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ مسائل کو مکمل طور پر حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ زمینوں پر ہراساں کرنے اور ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر شخص کے مسائل کو انتہائی سنجیدگی کے ساتھ سنا اور متعلقہ حکام کو انہیں حل کرنے کی ہدایت دی۔انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی خدمات حاصل ہوں گی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو یہ بھی ہدایت دی کہ مسائل کو اس انداز میں حل کیا جائے کہ متاثرہ افراد مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں دوبارہ ادھر ادھر بھٹکنے پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد اور بزرگوں کے مسائل اور شکایات سنی اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری رہنمائی فراہم کی۔ زمین سے متعلق زیادہ تر معاملات میں، انہوں نے متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ہدایت دی کہ وہ ریونیو اور پولیس محکموں کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم بنائیں اور انہیں موقع پر بھیجیں تاکہ بامعنی حل کو یقینی بنایا جا سکے۔

نائب وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے صحافی برجیش شکلا کی والدہ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا

لکھنؤ: 16 فروری۔اتر پردیش کے نائب وزیراعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے سینئر صحافی برجیش شکلا اور بخشی کا تالاب، لکھنؤ کے ایم ایل اے، جناب یوگیش شکلا کی والدہ محترمہ پرمیلا شکلا، کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔سوگوار کنبے کے تئیں تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے جناب موریہ نے مرحومین کی روح کی تسکین کے لئے دعا کی۔

دو ریاستی یونیورسٹیوں کے قیام کا ترمیمی بل اسمبلی میں منظور

اعلیٰ تعلیم کے وزیر یوگیندر اپادھیائے نے انتودے کی بنیاد پر تعلیم کو وسعت دینے پر زور دیا

لکھنؤ: 16 فروری۔قانون ساز اسمبلی کے 2026-27 کے بجٹ اجلاس میں، یوگی حکومت نے اتر پردیش اسٹیٹ یونیورسٹیز (ترمیمی) بل، 2026 اور اتر پردیش اسٹیٹ یونیورسٹیز (دوسری ترمیم) بل، 2026 کو منظور کرکے اعلیٰ تعلیم کے فروغ کی سمت میں اہم قدم اٹھایا۔ گھر ایوان میں تجویز پیش کرتے ہوئے اعلیٰ تعلیم کے وزیر نے کہا کہ یوگی حکومت کا مقصد اعلیٰ تعلیم کو سماج کے نچلے درجے تک پہنچانا ہے۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے کے فلسفہ انتودیا اور انٹیگرل ہیومنزم کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ حکومت سماجی تبدیلی کے لیے تعلیم کو ایک طاقتور ذریعہ سمجھنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ یوگی حکومت کی قیادت میں دیہی، پسماندہ اور پسماندہ علاقوں میں یونیورسٹیوں کو لانے کے لیے ٹھوس فیصلے کیے جا رہے ہیں، تاکہ نوجوان اپنے علاقوں میں معیاری تعلیم تک رسائی حاصل کر سکیں۔وزیر اپادھیائے نے کہا کہ ترمیمی بل کے تحت بھدوہی ضلع کے گیان پور میں واقع کاشی نریش پوسٹ گریجویٹ کالج کو اپ گریڈ کرکے یونیورسٹی میں ترقی دی جائے گی۔اس سے 23 قریبی کالجوں کا الحاق ممکن ہو سکے گا، جو خطے کے ہزاروں طلباء کو اعلیٰ تعلیم، تحقیق اور اختراع کے بہتر مواقع فراہم کرے گا۔ یہ فیصلہ پوروانچل خطے کو اعلیٰ تعلیم کے ایک نئے مرکز کے طور پر ترقی دینے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔دوسرا ترمیمی بل شاہجہاں پور میں ممکشو آشرم ٹرسٹ کی تعلیمی اکائیوں کو اپ گریڈ کرکے سوامی سکھدیوانند یونیورسٹی کے قیام کی راہ ہموار کرتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ ٹرسٹ نے ایک ایم او یو کے ذریعے اپنی منقولہ اور غیر منقولہ اراضی اور وسائل حکومت کو منتقل کرکے یونیورسٹی کے قیام میں تعاون کیا ہے۔یہ 60 علاقائی کالجوں کے الحاق کا باعث بنے گا، جو نوجوانوں کے لیے مقامی تعلیم اور روزگار کے نئے مواقع فراہم کرے گا۔وزیر اپادھیائے نے ایوان کو بتایا کہ 2017 سے یوگی حکومت نے اعلیٰ تعلیم کے میدان میں بڑے پیمانے پر اصلاحات نافذ کی ہیں۔ اگرچہ بہت سے اضلاع میں پہلے سرکاری یونیورسٹیوں کی کمی تھی، اب نئی یونیورسٹیاں مسلسل قائم کی جا رہی ہیں۔حکومت کی ہائر ایجوکیشن پروموشن پالیسی کے تحت، ہر ضلع میں ایک یونیورسٹی فراہم کرنے کا مقصد تعلیم کی متوازن اور غیر مرکزی ترقی کو یقینی بنانا ہے۔انہوں نے کہا کہ یوگی حکومت صرف اداروں کی تعداد بڑھانے تک محدود نہیں ہے بلکہ معیار میں بہتری، بین الاقوامی تعاون، تحقیق اور ہنر پر مبنی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دے رہی ہے۔غیر ملکی طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ریاست میں نئے تعلیمی مواقع اس تبدیلی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔حکومت اعلیٰ تعلیم کو روزگار، اختراع اور خود انحصاری سے جوڑ کر قومی اور عالمی تعلیمی نقشے پر اتر پردیش کے لیے ایک مضبوط پوزیشن قائم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔

شیوگنگا ایکسپریس کے دو ڈبے پٹری سے اتر گئے

وارانسی 16 فروری (یواین آئی) اتر پردیش کے وارانسی ریلوے اسٹیشن کے نزدیک شیوگنگا ایکسپریس کی دو خالی بوگیاں پٹری سے اتر گئیں۔واقعہ اس وقت پیش آیا جب ٹرین کو دیکھ بھال کے لیے واشنگ یارڈ لے جایا جا رہا تھا۔خوش قسمتی سے اس حادثے میں کوئی زخمی نہیں ہوا۔ریلوے حکام کے مطابق خالی ٹرین اسٹیشن سے واشنگ یارڈ کی طرف جا رہی تھی کہ منڈوادیہ سبزی منڈی کے نزدیک اس کی دو بوگیاں پٹری سے اتر گئیں۔اطلاع ملتے ہی ریلوے افسران، عملہ اور تکنیکی ٹیم موقع پر پہنچ گئی اور بوگیوں کو دوبارہ پٹری لانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔وارانسی اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ وویک سنگھ نے بتایا کہ خالی کوچ مرمت اور صفائی کے لیے واشنگ لائن کی طرف جا رہے تھے۔

دینی تعلیم سے انسان فلاح وکامرانی کی منزل سے ہم کنار ہوتا ہے: نگہت پروین خان

علم حاصل کرو خواہ کتنی ہی مشکلات سے گزرنا پڑے: شہلا حق

لکھنؤ۔جامعہ ام المؤمنین میمونہ الاسلامیہ للبنات احمد نگر فیض اللہ گنج سیتاپور روڈ لکھنؤ میں نگہت پروین خان (رکن مجلس عاملہ آل انڈیا مسلم پرسنل لابورڈ) کی صدارت میں تعلیمی وثقافتی سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔فارحہ جنید کی تلاوت کلام پاک کے ذریعہ پروگرام کا آغاز ہوا، اقصیٰ پروین نے تلاوت کردہ آیات کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ثانیہ قربان علی نے بارگاہ رب العزت میں حمد پیش کی، عظمیٰ غازی نے بارگاہ رسالت مآبؐ میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔مشکوٰۃ عزیز احمد، عائشہ بانو بلال، سدرہ نفیس، حمیراء آصف اردو، ہندی، انگریزی، عربی تقریر پیش کی۔ جامعہ کی طالبات نے ترانے و نظمیں پیش کیں جامعہ کے مہتمم مفتی جنید احمد ندوی نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جامعہ کی ننھی منی بچیوں نے اردو نظم پر ایکشن پیش کرکے تمام مہمانوں کے دل موہ لئے اور بہت مبارک باد حاصل کیں۔ پروگرام کی مہمان خصوصی شہلا حق صاحبہ (سکریٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن لکھنؤ) کو سماجی خدمات ایوارڈ سے نگہت پروین خان کے ذریعہ نوازا گیا۔مہمان خصوصی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ اپنے بچے وبچیوں کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلائیں۔خواہ ان کو اس کے لئے کتنی ہی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے۔جامعہ کی معلمہ محسنہ خاتون اور مولانا عبدالقادر ندوی کو بہتر کارکردگی کی بنیاد پر بیسٹ ٹیچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔صدف خانم نے اظہار خیال کی۔ ہما عبدالرؤف کو تعلیمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔خالدہ خالد خان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ فائزہ جنید نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے متعلق نظم پیش کی۔ پروگرام پیش کرنے والی بچیوں کو نگہت پروین خان، نشاء خان، میمونہ خالد خان، شہلا حق، امیر خالد خان، عمر خالد خان کے ذریعہ انعامات سے نوازا گیا۔صدر جلسہ نگہت پروین خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کی دینی تعلیم وتربیت سے انسان فلاح وسرخروئی کی منزل سے ہمکنار ہوتا ہے۔ دینی مدارس ملت اسلامیہ کا تشخص ہی نہیں بلکہ ایمان وعقیدے کے وہ مراکز ہیں جہاں انسانی کردار کی نشونما ہوتی ہے اسلامی تعلیمات سے ان کے کردار کو بنایا اور سنوارا جاتا ہے، جامعہ کے منیجر امیر خالد خان نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جامعہ کی وائس پرنسپل ام ہانی طاہراتی، راشدہ خاتون، نداء خاون مؤمناتی، قاری سید حسان فرقانی نے پروگرام کے انعقاد میں نمایاں رول ادا کیا۔عثمان خالد نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ جلسہ میں خواتین اور شہر کی معزز شخصیات نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

لکھنؤ میں عالمی یونانی میڈیسن ڈے کی عظیم الشان تقریب منعقد

دہلی، گجرات، مغربی بنگال، بہار، ہریانہ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ مدھیہ پردیش اور آسام کے محکمہ آیوش میں ڈپٹی ڈائرکٹر یونانی کا تقرر یقینی بنایا جائے: طبی کانگریس

لکھنؤ۔ 16 فروری 2026 (پریس ریلیز)۔آل انڈیا یونانی طبی کانگریس (اتر پردیش) کی جانب سے عالمی یونانی میڈیسن ڈے کی عظیم الشان تقریب رویندرالے آڈیٹوریم، لکھنؤ میں زیر صدارت پروفیسر مشتاق احمد منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ملک بھر سے یونانی ڈاکٹروں نے شرکت کی اور اتفاق رائے سے تجویز منظور کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ طب یونانی کے مکمل فروغ کے لیے لازمی طور پر دہلی، گجرات، مغربی بنگال، بہار، ہریانہ، ہماچل پردیش، اتراکھنڈ، مدھیہ پردیش اور آسام کے محکمہ آیوش میں ڈپٹی ڈائرکٹر یونانی کے تقرر کو یقینی بنایا جائے نیز مسیح الملک حکیم اجمل خاں کو بھارت رتن دیا جائے اور ان کے نام سے نیشنل یونانی یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے۔مہمان خصوصی کی حیثیت سے آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف آیوروید انئی دہلی کے ڈائرکٹر پروفیسر پردیپ کمار پرجاپتی نے شرکت کی۔انہوں نے اپنے خطاب میں اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ مرکزی حکومت نے ملک میں رائج دیسی طریقہ علاج کے فروغ کے لیے نہ صرف الگ سے آیوش وزارت قائم کی بلکہ آیوش میں شامل سبھی طریقہ علاج کو یکساں ترقی کے لیے پالیسی بنائی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ممتاز مجاہد آزادی مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے یوم پیدائش کو حکومت ہند نے یونانی میڈیسن ڈے کے طور پر منظوری دی۔ اس کی وجہ سے حکیم اجمل خاں کو بھی سمجھنے کا موقع ملتا ہے، ان کی شخصیت ہم سب کے لیے مشعل راہ ہے۔ اس موقع پر مولانا خالد رشید فرنگی محلی (شاہی امام عیدگاہ لکھنؤ)، پروفیسر عبدالحلیم، ڈاکٹر محمود احسن صدیقی، ڈاکٹر رگھوویر سنگھ، پروفیسر عبدالقوی، ڈاکٹر سکندر حیات صدیقی، پروفیسر محمد ادریس، پروفیسر ایس ایم عارف زیدی، پروفیسر راشد قاضی، ڈاکٹر ٹی یو صدیقی، ڈاکٹر نجم السحر، ڈاکٹر شجاع الدین احمد اور ڈاکٹر سیّد احمد خاں نے بھی اظہار خیال کیا جبکہ ڈاکٹر محمد طاہر (سابق ایڈوائزر یونانی، حکومت ہند) کے علاوہ ڈاکٹر ایس ایم یعقوب، ڈاکٹر صباحت اللہ امروہوی، ڈاکٹر لائق علی خاں، ڈاکٹر مجیب الرحمن، ڈاکٹر یاسر قریشی، ڈاکٹر محمد خالد لکھنوی، ڈاکٹر خبیب احمد، ڈاکٹر احمد جمال، ڈاکٹر سیّد زین العابدین، پروفیسر شبیر احمد، ڈاکٹر نفیس احمد، ڈاکٹر اے ایچ لاری، پروفیسر ایم اے فاروقی، ڈاکٹر منی رام سنگھ، ڈاکٹر بلال احمد، حکیم ارباب الدین، حکیم عزیر بقائی، ڈاکٹر شکیل احمد میرٹھی، ڈاکٹر ذکی الدین، ڈاکٹر مرزا آصف بیگ، حکیم محمد مرتضیٰ دہلوی، ڈاکٹر خورشید عالم، ڈاکٹر جاوید انور، ڈاکٹر سیّد منصور جمال کاظمی، شکیل احمد ہاپوڑی، ڈاکٹر اطہر محمود، ڈاکٹر غیاث الدین صدیقی، ڈاکٹر فہیم ملک، ڈاکٹر احسان صدیقی، ڈاکٹر فیضان احمد صدیقی، ڈاکٹر فرمان علی صدیقی، ڈاکٹر طیب انجم، ڈاکٹر محمد اعزاز خاں، ڈاکٹر اعجاز علی قادری، ڈاکٹر فرقان رضا، ڈاکٹر ذیشان انصاری، ڈاکٹر عاصم قدوائی، ڈاکٹر راشد قدوائی، ڈاکٹر محمد دانش، ڈاکٹر محمد راشد الہ آبادی، ڈاکٹر محمد اکمل علوی، ڈاکٹر جاوید کمال، ڈاکٹر وجاہت امروہوی، ڈاکٹر اللہ نواز، ڈاکٹر ناصر علی، جناب قاضی عبدالباسط، محمد اویس گورکھپوری، ندیم عارف اور محمد عمران قنوجی وغیرہ اہم شرکاء موجود تھے۔ اس موقع پر مجلہ عالمی یوم یونانی میڈیسن 2026 (خصوصی گوشہ، ڈاکٹر محمد فضل الرحمن شرر مصباحی: حیات وخدمات) کا اجرا بھی عمل میں آیا۔اس تاریخ ساز موقع پر حکیم وسیم احمد اعظمی (لکھنؤ)، حکیم محمد عرفان نجف غلیجی (الہ آباد)، ڈاکٹر عبیداللہ بیگ (چنئی)، پروفیسر نفاست علی انصاری (لکھنؤ)، پروفیسر اشہر قدیر (علی گڑھ)، پروفیسر سلیم اختر (اندور)، پروفیسر ارشد علی (لکھنؤ)، پروفیسر قاضی راشد انور (ممبئی)، پروفیسر عبدالرحمن شیخ (اورنگ آباد)، ڈاکٹر سہیل احمد (کولکاتا)، حکیم ارشد کافی (الہ آباد)، ڈاکٹر ذکی احمد صدیقی (دہلی)، ڈاکٹر محمد خالد صدیقی (لکھنؤ)، ڈاکٹر شائستہ عروج (دہلی)، پروفیسر عطاء اللہ خاں (بستی)، پروفیسر محفوظ الرحمن (بھوپال)، ڈاکٹر محمود عالم (دہلی)، ڈاکٹر شہناز پروین (دہلی)، ڈاکٹر محمود احسن صدیقی (جے پور)، ڈاکٹر ذاکر حسین (جے پور)، ڈاکٹر فیروز احمد (جے پور)، پروفیسر سراج الحق خان (جے پور)، پروفیسر سیّد عبدالمجیب (ٹونک)، حکیم آفتاب عالم (کانپور)، ڈاکٹر صدیق احمد خان (پرتاپ گڑھ)، ڈاکٹر محمد اقبال (فیض آباد)، حکیم محمد اسحاق (بنگلور)، حکیم محمد اشرف لون (کشمیر)، ڈاکٹر عقیل احمد (اعظم گڑھ)، حکیم ارباب الدین (دہلی)، حکیم عزیر بقائی (دہلی) کے علاوہ شاہی لیبارٹیریز، اون ہربل ریمیڈیز، نیشنل لیبارٹیریز آف انڈیا حکیم اجمل خاں عالمی یونانی میڈیسن ڈے ایوارڈ سے سرفراز ہوئے۔

معاصر اردو ادب میں ترقی پسند نظریات کی معنوی تجدید: امیر مہدی

خواجہ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں ایک روزہ بین الاقوامی سیمینار کا انعقاد

لکھنؤ، 16 فروری 2026: خواجہ معین الدین لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ اردو کی جانب سے ایک روزہ بین الاقوامی سیمینار بعنوان ”معاصر اردو ادب میں ترقی پسند نظریات کی بازگشت“ کا انعقاد اٹل ہال میں عمل میں آیا۔ اس بین الاقوامی سیمینار کے افتتاحی اجلاس میں مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے اور موضوع کی عصری معنویت واہمیت اور اس کی انفرادیت پر گفتگو کرتے ہوئے اپنے استقبالیہ تقریر میں کہا کہ ترقی پسند تحریک محض ایک ادبی رجحان نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر فکری وسماجی شعور کا نام ہے۔ معاصر اردو ادب میں ان نظریات کی نئی تعبیرات، جدید اسالیب اور بدلتے ہوئے سماجی سیاق میں ان کی معنویت اس بات کی دلیل ہے کہ ترقی پسند فکر آج بھی زندہ اور فعال ہے۔ پروفیسر ثوبان سعید نے اس امر پر زور دیا کہ اس سیمینار کا مقصد محض ماضی کی بازخوانی نہیں بلکہ معاصر ادب میں ترقی پسند افکار کے نئے امکانات، ان کی فکری جہات اور عصری تناظر میں ان کی افادیت کا سنجیدہ تجزیہ پیش کرنا ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ اس بین الاقوامی سیمینار میں پیش کیے جانے والے تحقیقی مقالات اور علمی مباحث اردو ادب کی تفہیم میں نئی جہتیں پیدا کریں گے اور طلبہ و محققین کے لیے فکری رہنمائی کا ذریعہ بنیں گے۔ اس بین الاقوامی سیمینار کے افتتاحی اجلاس مہمان خصوصی اور کلیدی خطبہ خواں امیر مہدی (چیف ایڈیٹر، معاصر فکر، لندن) نے اپنے بصیرت افروز کلیدی خطاب میں کہا کہ ترقی پسند تحریک نہ صرف اپنے عہد کی سب سے مؤثر اور ہمہ گیر تحریک تھی بلکہ اردو ادب کی تاریخ کی سب سے اہم اور فیصلہ کن تحریک بھی تھی جس نے ادب کے ہر شعبے کو فکری تازگی، سماجی شعور اور نئی جہات سے روشناس کرایا۔ اس تحریک نے ادب کو محض جمالیاتی اظہار تک محدود رکھنے کے بجائے اسے سماجی ذمہ داری، انسانی ہمدردی اور عصری مسائل کے شعور سے ہم کنار کیا۔ اس ضمن میں انھوں نے معاصر شعری و ادبی تخلیقات کے متنوع حوالوں سے یہ واضح کیا کہ شناخت کا بحران، اقتصادی ناہمواری، طبقاتی کشمکش، صنفی امتیازات، نسائی مسائل، کارپوریٹ نظام کے اثرات اور کسانوں کی مشکلات جیسے موضوعات جو بنیادی طور پر ترقی پسند فکر سے گہرا تعلق رکھتے ہیں اور وہ آج کے ادب میں نئے اسلوب، علامتی اظہار اور فکری سطح پر جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس سیمینار کے معزز مہمان ذی وقار پروفیسر خواجہ اکرام الدین نے اپنے خطاب میں کہا کہ ترقی پسند تحریک اپنے عہد میں اپنا تاریخی کردار بخوبی ادا کرچکی ہے تاہم اس کے فکری عناصر اور نظریاتی نقوش آج بھی بدلی ہوئی صورت میں اپنی معنویت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق ادبی تحریکات اور رجحانات کسی خاص عہد تک محدود نہیں رہتے بلکہ اپنے اثرات کے ذریعے آئندہ ادوار کی فکری تشکیل میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ معاصر اردو ادب میں مختلف تحریکات کے اثرات کم وبیش محسوس کیے جاسکتے ہیں، جن میں ترقی پسند تحریک کے عناصر نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ معاصر اردو ادب نے سماجی و انسانی مسائل کو براہِ راست نعرہ بازی کے بجائے فنی شعور، تخلیقی رمزیت اور جمالیاتی آہنگ کے ساتھ پیش کر کے ترقی پسند نظریات کو نئی معنویت عطا کی ہے۔ شناخت کا بحران، معاشی ناہمواری، طبقاتی کشمکش، صنفی امتیازات اور دیگر عصری مسائل آج کی ادبی تخلیقات میں نئے اسلوب اور فکری گہرائی کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔ یوں یہ کہا جاسکتا ہے کہ موجودہ عہد کے اردو ادب میں ترقی پسند نظریات کی بازگشت نہ صرف زندہ ہے بلکہ وہ نئے فکری اور اسلوبی سانچوں میں ڈھل کر اپنی معنوی وسعت اور عصری معنویت کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ سیمینار کے ایک اہم مقرر پروفیسر عباس رضا نیر نے موضوع کے حوالے سے اپنی مختصر مگر نہایت معنی خیز گفتگو میں کہا کہ ترقی پسند نظریات اور خیالات نے محض چند ادیبوں یا شعرا کو ہی نہیں بلکہ ایک پوری نسل کی فکری تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ ان کے مطابق ترقی پسند تحریک نے اردو ادب کو سماجی شعور، انسانی ہمدردی، انصاف پسندی اور حقیقت نگاری جیسے بنیادی اوصاف سے ہم کنار کیا، جس کے نتیجے میں ادب فرد کے ذاتی احساسات سے آگے بڑھ کر اجتماعی زندگی کے مسائل کا ترجمان بن گیا۔ اس سیمینار کی صدارت کرتے ہوئے لینگویج یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ اردو زبان ایک محبت کی زبان ہے اور اس زبان نے نہ صرف ہندوستان کی آزادی میں اہم کردار ادا کیا بلکہ ترقی پسند تحریک نے انسانی مساوات اور آزادی کی گفتگو کی۔ پروفیسر سید شفیق اشرفی نے بھی اس موضوع پر اظہار خیال کیا اور ساتھ ہی پہلی اشاعت انگارے کی کاپی اردو شعبے کی لائبریری کے لئے پیش کی۔ اس افتتاحی سیشن کی نظامت پروفیسر فخر عالم نے اپنے مخصوص انداز میں کی۔ اور شکریے کے کلمات ڈاکٹر محمد اکمل نے کی۔

حیات اللہ انصاری اردو ادب، صحافت اور سیاست کی ایک قدآور اور ہمہ جہت شخصیت: احمد ابراہیم علوی

لکھنؤ: 16 فروری (پی این ایس) حیات اللہ انصاری اردو ادب، صحافت اور سیاست کی ایک ایسی قدآور اور ہمہ جہت شخصیت تھے۔ وہ ممتاز افسانہ وناول نگاری، بیباک صحافی، ماہر تعلیم ہونے کیساتھ ہی اہم سیاسی خدمات انجام دیں۔ حیات اللہ انصاری محض ایک نام نہیں بلکہ ایک ادارہ تھے۔ ارد کی ترویج واشاعت کے لئے لکھنو٭ میں 'آل انڈیا تعلیم گھر' قائم کیا۔ تعلیم بالغان کے لئے '۱۰ دن میں اردو' جیسی کتاب لکھی۔ قومی ا٭ واز کے بانی ایڈیٹر تھے اور کئی دہائیوں تک اس کے ذریعے اردو صحافت کو نئی بلندیوں سے روشناس کرایا۔ یہ باتیں احمد ابراہیم علوی نے کہیں، وہ یک روزہ بین الاقوامی سمینار بعنوان 'ہمہ جہت شخصیت : حیات اللہ انصاری' سے بطور صدر خطاب کررہے تھے۔اس موقع پر نمایاں خدمات کے اعتراف میں ڈاکٹر عشرت ناہید 'مانو' اور دینک جاگرن کیسینئر صحافی راجو مشرا کو اعزاز سے نوازا گیا۔ وہیں منیجر تحسین مرتضیٰ کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر عشرت ناہید نے حیات اللہ انصاری اردو زبان وادب کیلئے کی گئی ان کی خدمات کا احاطہ کیا۔انہوں نے حیات اللہ انصاری کی حیات وخدمات پر تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔انہوں نے کہا کہ حیات اللہ انصاری ایک صاحب طرز افسانہ نگار اور ناول نگار تھے۔ ان کا ضخیم ناول 'لہو کے پھول' جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے، تحریک آزادی کی تاریخ اور سماجی پس منظر پر ایک شاہکار دستاویز قرار دیا جاتا ہے، جس کیلئے انہیں 1970 میں ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ وہ ایک بیباک صحافی بھی تھے اور صحافت کے میدان میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ حیات اللہ انصاری عملی سیاست میں بھی سرگرم رہے۔ وہ اتر پردیش قانون ساز کونسل اور بعد ازاں راجیہ سبھا کے رکن منتخب ہوئے۔

لندن سے آئے امیر مہدی نے کہا کہ حیات اللہ انصاری کا افسانہ 'ڈھائی سیر آٹا' پڑھ کر میں جذباتی ہوگیا۔ وہیں سامعین میں بڑی تعداد میں موجود خواتین کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ اردو ادب درست ہاتھوں میں ہے۔ سنجے مشرا شوق نے کہا کہ حیات اللہ انصاری کو عمر کا ایک طویل عرصہ ملا کام کرنے کے لئے ۱۰۹۱ ئمیں پیدائش اور ۹۹۹۱ء٭ مین وفات ہوئی۔ انہوں نے کئی محاذ پر کامیابی کے ساتھ کام کیا۔یہی وجہ ہے کہ انہیں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے نوازا گیا اور ۵۸۹۱ ئمیں پدم بھوشن سے نوازا گیا، جو اپنے آپ میں بہت اہم اور ان کی قدوقامت کی دلیل ہے۔ انہوں نے حیات اللہ انصاری کی دیگر تخلیقات پر بھی روشنی ڈالی۔

سمینار میں ڈاکٹر منصور حسن خان اور شکیل گیاوی نے حیات اللہ انصاری کو منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔مقالہ نگاران میں ڈاکٹر سدھا مشرا، ڈاکٹر نادرہ پروین، سلطانپور، ریسرچ اسکالر محمد نسیم، مہرالنساء، سلمان ساجد اور ام ایمن کے نام شامل ہیں، جنھوں نے حیات اللہ انصاری کی ادبی، سیاسی، صحافتی اور زندگی کے دیگر گوشوں پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ نظامت کیفرائض ڈاکٹر وصی احمد اعظم انصاری نے انجام دئے۔

آل انڈیا تعلیم گھر و بزم خواتین کی صدر بیگم شہناز سدرت نے سبھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ سبھی مقالہ نگاران کو آل انڈیا تعلیم گھر کی جانب سے توصیفی سند سے بھی نوازا گیا۔ اس موقع پر بڑی تعداد میں شہر وبیرون شہر کی خواتین، ریسرچ اسکالر و دیگر اہم شخصیات موجود رہیں۔